NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
New Era Magazine
یقینِ کامل
از بنتِ نذیر
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یقینِ کامل

ازبنتِ نذیر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کرواناچاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

جون کا گرم ماہ چل رہا تھا۔درختوں پر خاموشی تھی۔گرمی کی شدّت سے گھبرا کر پرندے بھی اپنے گھونسلوں میں دبکے ہوئے تھے۔طلحہ مظہر لغاری گھر کے پچھلے حصے میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے اپنی چچا زاد کزن اور مستقبل میں ہونے والی بیوی کا انتظار کر رہا تھا جو نہ جانے کہاں رہ گئی تھی۔

کہاں رہ گئی یہ لڑکی

اس نے جھنجھلا کر گھڑی پر ٹائم دیکھا

اس کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے جس چہرے پر پہلے ہلکی سی مسکراہٹ تھی اب وہاں غصہ نمودار ہو رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سیل فون نکال کر اس کا نمبر ڈائل کر رہا تھا جب اسے چوڑیوں کے کھنکنے اور قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

اسلام علیکم

پاس کر اسکی چچا زاد کزن ماہا اظہر لغاری نے ادب سے سلام کیا۔اس نے ٹائٹ جینز کیساتھ سبز کلر کی قمیص پہن رکھی تھی دوپٹہ شانے پر جھول رہا تھا۔بالوں کی دو تین لٹیں چہرے کو چھو رہی تھی جنہیں وہ بار بار کان کے پیچھے اڑستی۔

وعلیکم سلام۔کہاں رہ گئی تھی تم

ماہا کو دیکھ کر اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا اور اب چہرے پر ناراضگی

کا عکس نمایاں تھا۔

اسٹڈی کر رہی تھی

ماہا نے بے نیازی سے کہا

میں ضروری ہوں یا پڑھائی

ناراضگی بدستور قائم تھی۔

آپ ہر چیز سے ضروری ہیں طلحہ۔کیوں یہ بات بھول جاتے ہیں کہ میری زندگی میں جتنی اہمیت اور مقام آپ کی ہے وہ اور کسی کا نہیں ہے۔اور جہاں تک پڑھائی کا تعلق ہے وہ بھی تو ضروری ہے کل کو تاکہ آپ کو کوئی یہ نہ کہے کہ طلحہ مظہر لغاری کی بیوی اَن پڑھ اور جاہل ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا نے تفصیل سے وضاحت کی تھی جسے سن کر طلحہ کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

میں جانتا ہوں میری جان، مگر ہر بار تمہارے منہ سے اقرار سننا بہت اچھا لگتا ہے بس جی چاہتا ہے تم باتیں کرتی رہو اور میں سنتا رہوں

طلحہ کے لہجے میں پیار ہی پیار تھا

اب تمہارے بِن گزارا مشکل ہے امی جان سے بات کرنی پڑے گی

طلحہ نے سر کھجاتے ہوئے شریر لہجے میں کہا جانتا تھا ماہا اس بات سے چڑ

جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔

کیا؟ ہوش میں تو ہیں آپ۔جان لے لوں گی آپ کی اگر تائی جان سے ایسی کوئی بات کی تو ابھی مجھے پڑھنا ہے تعلیم مکمل ہونے سے پہلے سوچنا بھی مت ایسا ویسا۔

اس نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی جبکہ اسکی بات پر طلحہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس پڑا

لے لو جان تمہاری ہی ہے

وہ پٹڑی سے اتر رہا تھا تبھی ماہا اسے ہاتھ ہلا کر جانے کے لیے مڑی

ارے سنو، رکو، تمہارے لیے کچھ لایا تھا

طلحہ نے اسے روکا

وہ واپس اس کے پاس آگئ تھی۔طلحہ نے کانچ کی رنگ برنگی چوڑیاں اس کے سامنے کیں۔

ہائے اتنی پیاری چوڑیاں

وہ کانچ کی چوڑیوں کی دیوانی تھی ابھی بھی اسکی کلائیاں چوڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔

میں پہنا دوں؟

طلحہ کی خواہش پر ماہا نے جھٹ سے بازو اس کے سامنے کر دیے۔

افف پہلے سے اتنی چوڑیاں پہن رکھی ہیں.

طلحہ احتیاط سے اسے چوڑیاں پہنانے لگا۔

شکریہ طلحہ

وہ ستائش سے چوڑیوں کو دیکھتی اس کا شکریہ ادا کر کے واپس گھر کے رہائشی حصے کی طرف بڑھ گئی تھی۔طلحہ نے اس کے جانے کے بعد ایک لمبی سانس لی۔نازک سی ماہا اسے دل و جان سے بڑھ کر پیاری تھی اگر اس کی ناراضگی کا ڈر نہ ہوتا تو وہ کب سے شادی کی بات اپنی امی جان سے کر چکا ہوتا۔

وہ لاؤنج میں داخل ہو کر اِدھر اُدھر کا جائزہ لیتی اپنے کمرے میں آگئی۔آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر وہ کافی دیر چوڑیوں کو دیکھتی رہی شاید چوڑیاں اس لیے بھی اسے زیادہ پسند آئی تھی کہ ان کا دینا والا طلحہ تھا۔

اس نے احتیاط سے چوڑیاں اتاری اور دراز میں رکھ دی۔

گاؤں میں رہنے والے مرحوم شوکت لغاری کے تین بیٹے احسن لغاری، مظہر لغاری اور اظہر لغاری تھے۔تینوں شادی شدہ اور بال بچوں سمیت اپنی زندگی میں مگن تھے۔احسن لغاری کی شادی گاؤں میں رہنے والی کنیز بیگم سے ہوئی جو

کافی سلجھی ہوئی، سادہ اور نیک عورت تھیں۔ان کا ایک بیٹا عماد احسن اور ایک ہی بیٹی مدیحہ احسن تھی۔مظہر لغاری نے وحیدہ بیگم سے اپنی پسند کی شادی کی جو لہجے کی کافی تیز و طرار تھی۔وحیدہ بیگم نے اظہر لغاری کی شادی اپنی بہن سے کروا دی۔

وحیدہ بیگم گاؤں میں ایڈجسٹ نہیں کر پا رہی تھی اسی لیے شوکت لغاری نے اپنی زندگی میں ہی ان کو شہر والے فلیٹ بھیج دیا تھا۔یہی وجہ تھی کہ احسن لغاری اپنی فیملی سمیت گاؤں میں رہتے تھے اور وہ دونوں بھائی شہر میں اکھٹے رہتے تھے۔

مظہر لغاری کا ایک بیٹا طلحہ لغاری اور ایک بیٹی زارا لغاری تھی اور اظہر لغاری کو خدا نے ایک ہی بیٹی ماہا لغاری سے نوازا تھا۔

وحیدہ بیگم نے اپنے بیٹے طلحہ لغاری کے لیے اپنی بہن عابدہ سے ماہا کے لیے زبانی کلامی بات کی ہوئی تھی اور سب اس رشتے کے حق میں تھے کیونکہ طلحہ لغاری اس پر جان دیتا تھا اور یہ بات گھر کی سبھی عورتیں جانتی تھی۔ہر اتوار جب دوپہر کو سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کرتے تھے وہ دونوں گھر کے پچھلے حصے میں ملتے تھے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اکیلے تنہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیا نہ جائے تیرے بن

بھلانا تجھ کو

ناممکن

اکیلے تنہا

وہ آنکھیں موندے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سونگ سے لطف انداز ہو رہی تھی جب زارا چپکے سے اس کے کمرے میں داخل ہوئی اور ٹیپ ریکاڈر بند کر دیا۔

واہ کیا شان ہے آپ کی۔ایگزام سر پر کھڑے ہیں کل اسائمنٹ بھی سبمٹ کروانی ہے اور ادھر یہ میڈم مجنوں کے پیچھے تنہا جیا نہ جائے سن رہی ہیں۔ابے کچھ ہوش بھی ہے لڑکی. زارا نے مصنوعی غصے سے کہا

کسی دن یہ بھی ہو گا کہ مجنوں یعنی بھائی کو لوگ پتھر ماریں گے اور ماہا میڈم لہراتی ہوئی جائیں گی اور کوئی پتھر سے نہ مارے میرے معصوم دیوانے کو چیخ کر گائیں گی جسے سن کر مجنوں صاحب کا عشق ایسے غائب ہو گا جیسے گدھے کے سر سے سینگ

زارا نان اسٹاپ شروع ہو گئی تھی اور وہ ہونق بنی اسی کو دیکھے جا رہی تھی۔

اللہ نہ کرے کبھی طلحہ کو کوئی پتھر مارے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا نے اسے غصے سے گھورا جبکہ زارا اس کی بات پر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئی۔

غالبؔ صاحب ٹھیک ہی کہا ہے

عشق نے کر دیا نکما

ورنہ غالب بڑے بڑے کام کیا کرتا تھا

زارا کی بات پر اس کی بھی ہنسی چھوٹ گئی۔

اب بتاؤ اسائنمنٹ بنائی یا نہیں ورنہ یہ پیار تمہارا مجھے بھی ساتھ لے ڈوبے گا

تمہیں کیوں ساتھ لے ڈوبے گا تم بناؤ اسائنمنٹ

ماہا نے بے نیازی سے کہا۔

جانتی بھی ہو ہم دونوں ساتھ بیٹھ کر کام کرتے ہیں اکیلے مجھ سے کام نہیں ہوتا

زارا نے مسکین سی شکل بنائی

لے آؤ بیگ ادھر ہی بیٹھ کر پڑھتے ہیں

ماہا بیڈ سے اتری اور ہاتھ پھیر کر قمیص کی سلوٹیں درست کی۔

پہلے ادھر آؤ تمہیں کچھ دکھاتی ہوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دراز کھول کر چوڑیاں نکالی اور زارا کے سامنے کیں۔

ہائے کتنی پیاری ہیں کہاں سے لائی ضرور میرے بھائی نے دی ہوں گی۔

زارا نے چوڑیاں میں ہاتھ میں لے کر دیکھتے ہوئے کہا

دی ہی نہیں پہنائی بھی ہیں

اس نے شرماتے ہوئے کہا

اوہ تبھی تو میں کہوں تم سرخ انار کیوں کی ہوئی ہو

زارا نے آنکھیں مٹکائیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب زیادہ باتیں مت بھگارو جاؤ بیگ لے آؤ

ماہا نے اسے یاد دلایا

میں تو بھول ہی گئی تھی

زارا نے اپنے ماتھے پر چپت لگائی اور باہر نکل گئی۔

ماہا اور زارا ہم عمر تھیں اور بہترین دوستیں بھی۔

اگلے چند ہفتے ماہا اور زارا ایگزام کی تیاری میں گھن چکر بن کر رہ گئی۔ماہا طلحہ سے بھی نہیں مل پائی تھی ویسے تو گھر میں ملاقات ہو جاتی تھی مگر اکیلے مل

کر محبتوں کا اظہار نہیں ہوا تھا۔

لاسٹ پیپر والے دن وہ دونوں تھکی ہاری گھر آئی ارادہ تو بغیر کھائے پیے بس لمبی تان کر سونے کا تھا مگر لاؤنج میں ہی انہیں وحیدہ اور عابدہ بیگم نک سک تیار نظر آئی۔

اسلام علیکم۔

دونوں نے مشترکہ سلام کیا اور صوفے پر بیگ پھینک کر بیٹھ گئ

وعلیکم سلام۔تھک گیا میرا بچہ

وحیدہ بیگم نے ماہا کو کہا

امی جان آپ کا دوسرا بچہ بھی یہاں موجود ہے اور اس بچے سے بھی زیادہ تھکا ہوا ہے مگر آپ کو پرواہ ہی نہیں

وحیدہ بیگم کو ماہا پر محبتیں لٹاتے دیکھ کر زارا جل بھن گئی۔وہ دونوں اس کی بات پر کافی دیر ہنستی رہی۔

اچھا کھانا لگاتی ہوں جاؤ فریش ہو آؤ

عابدہ بیگم اٹھ کر کچن کی طرف بڑھی۔

نہیں امی جان بھوک نہیں ہے بس نیند پوری کرنی ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا نے جمائی لیتے ہوئے کہا

اب رات کو ہی آرام کرنا ہم گاؤں جا رہے ہیں احسن بھائی کا بیٹا سعودیہ سے آگیا ہے۔

عابدہ بیگم اطلاع دیتے ہوئے واپس صوفے پر براجمان ہو گئی۔

تو امی جان کل چلے جانا آج جانا لازمی ہے

ماہا نے بیزاری سے کہا اسے گاؤں پسند نہیں تھا البتہ زارا کو گاؤں کا ماحول اور رہن سہن بہت پسند تھا۔

کل ان کی بیٹی کا نکاح ہے اور احسن بھائی نے خاص طور پر ہمیں بلایا ہے اب نہیں جائیں گے تو ناراض ہوں گے وہ۔ہاں رخصتی پر ہم سب چلیں گے

عابدہ نے تفصیلی جواب دیا۔

واؤ خالہ جانی میں تو جاؤں گی مدیحہ آپا کی شادی پر بہت مزہ آئے گا اب تو ایگزام بھی ہو گئے بس بھائی کو کہیں شاپنگ پر لے چلیں ہمیں

زارا کی تھکن اتر گئی تھی ماہا کو بھی خوشی ہوئی تھی کہ پہلی بار ان کی فیملی میں کوئی شادی کا فنکشن تھا۔

چلی جانا فلحال ہمیں جانا ہے تمہارے پاپا اور چچا آتے ہوں گے۔

وحیدہ بیگم نے کہا مگر وہ دونوں سر جوڑ کر شادی کی شاپنگ کی گفتگو میں

مصروف ہو چکی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اگلے دن طلحہ کے آفس جانے کے بعد ان دونوں کی آنکھ کھلی۔فریش ہو کر وہ دونوں نیچے آئی۔ملازمہ سے ناشتے کی کہہ کر وہ لاؤنج میں آگئی۔

ماہا نے ٹی وی آن کیا اسے انڈین ڈرامے بہت پسند تھے اور زارا کو بھی دیکھنے پر مجبور کرتی تھی۔

تم دیکھو یہ سڑے ہوئے ڈرامے میں باہر لان میں چکر لگا آؤں

زارا ناشتہ کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس دھوپ میں کوئی پاگل ہی باہر نکلے گا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|poetry|Interviews

ماہا نے ٹی وی سے نظریں ہٹائے بغیر کہا

زارا کے باہر جانے کے بعد ڈرامہ دیکھنے میں دلچسپی ختم ہو گئی تھی۔ٹی وی بند کر کے وہ لان میں نکل آئی تبھی اسے زور دار چیخ کی آواز سنائی دی۔

ہائے اللہ

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی وہ جلدی سے آواز کے سمت بھاگی۔

زارا زمین پر پڑی پاؤں پکڑ کر کراہ رہی تھی ماہا اسے دیکھ کر ہنسی سے لوٹ

پوٹ ہونے لگی۔

کیا ہوا زارا؟

وہ اس کے پاس آکر زمین پر پاؤں کے بل بیٹھتے ہوئے بولی۔

موچ آگئی پاؤں میں

زارا نے کراہتے ہوئے کہا

کمینی ہنس رہی ہو اگر تم ساتھ آجاتی تو ایسا نہ ہوتا میں نے تو سوچا کوئی ہیرو کسی کونے کھدرے سے نکلے گا اور مجھے بچا لے گا مگر یہاں ایک تو آئی وہ بھی ہنسی سے بے حال ہو رہی ہو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زارا نے اسے ہنستے دیکھ کر کہا

الٹے کاموں کے یہی نتیجے ہوتے ہیں زارا میڈم۔بائی دا وے تمہیں موچ آئی کیسے

ماہا نے اس کے پاؤں کی طرف دیکھ کر کہا

وہ درخت پر چڑھ کر کیریاں توڑ کر چھلانگ لگائی تو پاؤں میں موچ آگئی

زارا نے پاس بکھری ہوئی کیریوں کو دیکھ کر کہا

چلو اب کمرے میں۔۔

ماہا نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور اس کا بازو تھام کر مشکل سے لاؤنج تک لے کر گئی۔اس کا پاؤں چلنے کی وجہ سے سوج گیا تھا اب ماہا کو صحیح معنوں میں پریشانی ہوئی۔اس نے جلدی سے طلحہ کو کال کر کے صورتحال سے آگے کیا اور اگلے آدھے گھنٹے میں طلحہ ڈاکٹر کیساتھ وہاں موجود تھا۔

ڈاکٹر نے پاؤں پر پلستر کیا تھا اور چند دن چلنے پھرنے سے بھی منع کیا تھا۔

ماہا جاؤ زارا کے لیے ہلدی والا دودھ لے کر آؤ

ڈاکٹر کے جانے کے بعد طلحہ نے ماہا سے کہا وہ جلدی سے زارا کے لیے دودھ لے کر آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ دودھ پلا دینا اسے میں آفس جا رہا ہوں

طلحہ نے اسکے ہاتھ میں دودھ کا کپ دیکھ کر کہا

جی

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی

اور سنو خیال رکھنا اسکا اور اپنا بھی

وہ آخری جملہ سرگوشی میں کہتا باہر نکل گیا۔

تمہیں بہت خدمتیں کروانے کا شوق ہے نا اب یہ دودھ کا کپ خالی کرو

وہ اسے کپ پکڑاتی صوفے پر بیٹھ گئی

زارا نے ہلدی والا دودھ دیکھ کر منہ کے زاویے بگاڑے۔

ماہا وہ میں سوچ رہی تھی نا

خدا کے لیے اب کچھ اچھا سوچنا۔

ماہا نے اسکی بات کاٹ کر ہاتھ جوڑ کر کہا

وہ سوچ رہی تھی نا جو کیریاں توڑی تھی ان کو ٹھکانے لگا دو اور پلیز انہیں کچھ مت بتانا ورنہ وہ جان سے مار دیں گی مجھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زارا نے بے چارگی سے کہا وہ خود تو اب یہ کام کر نہیں سکتی تھی

اچھا ٹھیک ہے تم آرام کرو

ماہا سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

غضب خدا کا ایک دن گھر سے باہر کیا نکلی یہ لڑکی پاؤں توڑ کر بیٹھ گئی

طلحہ نے وحیدہ بیگم کو کال کر کے صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا وہ شام کو ہی دوڑے دوڑے آگئے تھے اور اب وحیدہ بیگم اور عابدہ بیگم زارا کے کمرے میں کھڑی ان دونوں کی کلاس لے رہی تھیں۔

ہائے امی کیسے باتیں کر رہی ہیں اللہ نہ کرے میرا پاؤں ٹوٹے بس ذرا سی موچ آئی ہے

وحیدہ بیگم کی بات پر اس نے دہل کر دل پر ہاتھ رکھا۔

ذرا سی موچ ہونہہ پاؤں تمہارا سوج سوج کر غبارہ بن گیا ہے۔ضرور کسی درخت سے گری ہو گی۔چلنا بھی تو تمیز سے نہیں آتا تمہیں ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں پھلانگتی ہو۔

وحیدہ بیگم کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا اور وہ دونوں نظریں جھکائے ان کی باتیں سن رہی تھی۔

بس کرو آپا اس کا ہی سارا قصور نہیں ہوگا ماہا بھی کچھ کم نہیں ہے

عابدہ کی بات پر ماہا کچھ کہنے والی تھی جب زارا نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

اب پڑی رہو بستر پر۔

وحیدہ بیگم دوپٹہ کو درست کرتے ہوئے باہر نکل گئی تھی۔

بیٹا جو ہوا سو ہوا مگر آئندہ کے لیے احتیاط کرنا اگر پاؤں ٹوٹ جاتا تو۔

عابدہ بیگم نے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر نرمی سے کہا

اب آرام کرو زیادہ چلنا پھرنا نہیں۔اور تم۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عابدہ بیگم نے ماہا کو مخاطب کیا

اپنا سامان پیک کر دینا کل طلحہ کیساتھ گاؤں جانا ہے تمہیں بھابی اور مدیحہ بہت اصرار کر رہے تھے۔

مگر امی زارا کا خیال کون رکھے گا

وہ منمنائی

تم خیال رکھو گی اگر تم نے اس کا خیال رکھا نہ تو وہ دوسرا پاؤں بھی پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ جائے گی

عابدہ بیگم کے انداز پر زارا نے بمشکل ہنسی روکی

مگر ماما وہ شاپنگ بھی تو شادی کی ابھی کرنی ہے زارا ٹھیک ہو جائے گی تو ہم دونوں ایک ساتھ۔۔۔

شاپنگ میں تمہاری خود کر لوں گی اور مہندی سے ایک دن پہلے ہم بھی گاؤں آجائیں گے بے فکر ہو کر پیکنگ کرو بھابی ناراض ہوں گی

وہ سختی سے اسے کہتی باہر نکل گئی۔

ان کے باہر جانے کے بعد ماہا نے بے چارگی سے زارا کو دیکھا اور وہ جو کب سے ہنسی روک بیٹھی تھی ماہا کی شکل دیکھ کر وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔

ان ٹیڑھے میڑھے دانتوں کی نمائش مت کرواؤ سمجھی۔

ماہا غصے سے پاؤں پٹختی باہر نکل گئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اگلے دن وہ طلحہ کے ساتھ گاؤں جانے کے لیے تیار کھڑی تھی موسم کے تیور بھی کچھ ٹھیک نہیں تھے اس لیے انہیں گھر سے جلدی نکلنا تھا۔

زارا بار بار اسے چھیڑ رہی تھی۔

یہ برسات کا موسم اور ساتھ محبوب بھی واہ ماہا میڈم کیا قسمت پائی ہے تم نے اور ایک ہم ہیں۔

زارا نے ٹھنڈی آہ بھری۔

وہ ماہا کا سہارا لے کر لاؤنج تک آئی تھی

ویسے تو خیال رکھنے والے تمہارے ساتھ جا رہے ہیں مگر پھر بھی خیریت سے جاؤ

زارا نے معنی خیزی سے کہا اور وہ اسے ہاتھ ہلاتی باہر نکل گئی۔

وہ فرنٹ سیٹ پر سکڑ کر بیٹھ گئی اور طلحہ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں ہو چکی تھی۔

وہ خاموشی سے ونڈاسکرین سے باہر دیکھ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت خوبصورت لگ رہی ہو

طلحہ نے خاموشی کو توڑا۔

سچ میں۔شکریہ

اس نے ایک نظر کپڑوں کو دیکھ کر کہا۔

اس نے ٹائٹ جینز کے ساتھ وائٹ لان کی قمیص زیب تن کر رکھی تھی جس پر کالے رنگ کی خوبصورت کڑھائی کی ہوئی تھی۔دوپٹہ ہمیشہ کی طرح اپنی ناقدری پر رو رہا تھا۔

اسے فٹنگ والے لباس بہت پسند تھے اور طلحہ کو بھی وہ انہی لباس میں اچھی لگتی تھی۔

تم وہاں سب سے منفرد اور خوبصورت لگو گی

طلحہ نے ایک نظر اس کیطرف دیکھ کر کہا

کیوں وہاں کیا سب بدصورت ہیں

وہ ہنسی

بدصورت نہیں ہیں گاؤں کا لباس مجھے پسند نہیں ہے عجیب کھلا بے ڈھنگا سا لباس ہے یا گاؤں کی عورتوں کو اچھا لباس پہننے کا سینس نہیں ہے۔

طلحہ کی بات پر اسے حیرت ہوئی ان دونوں کی سوچ کتنی ملتی جلتی تھی وہ بھی گاؤں کے بارے میں اسی طرح کی رائے رکھتی تھی۔

اور سنو اپنا خیال رکھنا میں تو تمہیں چھوڑ کر واپس شہر آجاؤں گا اپنی حفاظت خود کرنی ہے تم امانت ہو میری

طلحہ نے اسے مسکرا کر کہا

صبح سے سو بار تو کہہ چکے ہیں خیال رکھنا خیال رکھنا

اس نے منہ بسورا

ایک بار کی تم سنتی نہیں ہو نا

طلحہ نے اسے لاجواب کر دیا وہ کھسیانی ہنسی ہنسنے لگی۔واقعی وہ اور زارا ڈھیٹ واقع ہوئی تھی۔

باقی کا سفر خاموشی سے طے ہوا۔

گاؤں کی حدود شروع ہو چکی تھی۔گاڑی گاؤں کی کچی پکی سڑک سے گزرنے لگی وہ بہت احتیاط سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔گاڑی کے ٹائروں سے اڑتی دھول ونڈاسکرین پر جم رہی تھی۔۔سڑک کے ساتھ درختوں کی قطار تھی۔باغات اور دور دور تک پھیلے سر سبز کھیت۔وہ اس منظر میں کھو گئی۔

گاڑی احسن لغاری کے آگے رُکی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں آگے پیچھے ان کے گھر داخل ہوئے۔

ڈیوڑھی میں داخل ہوئے تو سبھی انہی کے منتظر تھے وہ شاید ان کی آمد سے باخبر تھے۔

تایا ابو نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔تائی جان اور مدیحہ بھی اس سے محبت اور شفقت سے ملی تھی۔

وہ دونوں برآمدے میں رکھی چارپائی پر بیٹھ گئے۔

طلحہ جلدی جانا تھا مگر احسن لغاری نے اسے کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دیا طلحہ کے جانے کے بعد اسے گھر ویران ویران سا لگنے لگا تھا۔تایا ابو ، تائی جان اور مدیحہ آپا کے ہوتے ہوئے بھی وہ خود کو تنہا محسوس کر رہی تھی۔

مدیحہ اسے لے کر اپنے کمرے میں آگئی تھی اور اسے شادی کی شاپنگ دکھانے لگی۔کپڑوں کا ڈیزائن اور رنگ بہت خوبصورت تھا اور ماہا کو بھی پسند آیا تھا ہر چیز ہی خوبصورت اور اچھی کوالٹی کی تھی۔

شادی کی شاپنگ دیکھتے ہوئے وہ کچھ دیر کے لیے بہل گئی تھی۔

اچھا اب تم آرام کرو تھک گئی ہو گی نا

مدیحہ اسے شاپنگ دکھا چکی تھی اب اسے آرام کی کہہ کر باہر نکل گئی۔

ماہا مدیحہ کے کمرے میں ٹھہری ہوئی تھی۔سانولے رنگ کی مدیحہ اسے بہت

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پسند آئی تھی بلکل تائی جان کی طرح نرم طبیعت کی مالک تھی اور انہی کی طرح آرام اور شائستگی سے بات کرتی تھی۔

تائی جان کا رنگ اتنا سرخ و سفید ہے مگر پھر مدیحہ کا رنگ سانولا کیوں شاید تایا جان پر گئی ہیں

وہ بیڈ پر لیٹ کر سوچنے لگی۔

تایا جان کا بیٹا بھی تھا عماد بھائی ہاں وہ تو سعودیہ سے واپس آ گئے تھے پھر نظر نہیں آئے۔چلو رات کو پوچھوں گی۔

اس کی آنکھیں تھکان کی وجہ سے بند ہو رہی تھی اور کچھ ہی دیر بعد وہ گہری نیند میں تھی۔

اس کی آنکھ شور سے کھلی۔اس نے آنکھیں مسل کر گھڑی کی تلاش میں نظر دوڑائی مگر گھڑی ہوتی تو نظر ہوتی مجبوراً وہ بیڈ سے اتری اور بیگ سے موبائل نکال کر وقت دیکھا رات کے آٹھ بج چکے تھے۔

اففففف اتنی دیر میں سوتی رہی کسی نے جگایا بھی نہیں

اس نے واپس موبائل بیگ میں رکھا اور فریش ہونے واش روم کیطرف بڑھی۔

باہر سے برابر باتوں اور قہقہوں کی آوازیں آرہی تھی اور کمرے کیساتھ ہی کچن

تھا جہاں سے برتنوں کے چٹخنے کی آوازیں آرہی تھی۔

بالوں کو کنگھی کر کے اس نے ہاتھ پھیر کر کپڑوں کی شکنیں درست کی۔ تبھی دروازہ کھول کر مدیحہ اندر داخل ہوئی۔

نیند تو پوری کر لی تم نے

مدیحہ نے مسکرا کر کہا۔ماہا نے اثبات میں سر ہلایا۔

اب چلو ہال میں لڑکیاں ڈھولک بجا رہی ہیں تم بھی ساتھ دو ان کا۔چچی جان تو کہتی تھی تم اور زارا بہت ہلہ گلہ کرتی ہو۔

مدیحہ اسے ساتھ لے کر باہر آگئی۔

مدیحہ اسے ہال میں لے کر آئی تھی جہاں بڑی عورتیں ہال میں رکھے صوفے اور کرسیوں پر براجمان تھیں اور کم عمر لڑکیاں قالین پر ڈھولک لے کر بیٹھی تھی اور کچھ ماہیے اور ٹپے بول رہی تھی اور اسی شور و ہنگامے کی وجہ سے ماہا کی آنکھ کھلی تھی۔

مدیحہ کنیز بیگم کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔

اسے نہ ان لڑکیوں میں دلچسپی تھی اور نہ ہی ان کے ماہیے گیتوں میں۔بس مدیحہ کی خاطر وہ بھی ان لڑکیوں سے کچھ فاصلے پر منہ کے ٹیڑھے میڑھے زاویے بنا کر بیٹھ گئی۔

مگر اگلے ہی پانی پینے کے بہانے وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلی آئی۔

بیگ سے سیل فون نکال کر چیک کیا تو طلحہ کی بارہ مسکڈ کالز اور تین میسیج شو ہو رہے تھے۔

اس نے جلدی سے طلحہ کو کال بیک کی۔

ہیلو

کہاں تھی تم۔۔کتنی کالز کی میں نے پک کیوں نہیں کر رہی تھی ذرا سا بھی احساس ہے میں کتنا پریشان ہو رہا تھا

اس کے ہیلو کے جواب میں طلحہ نے بے تابی سے کہا۔وہ اس کی اس قدر فکر پر مسکرا دی۔

کیا ہو گیا ہے طلحہ موبائل بیگ میں تھا اور میں باہر تھی۔

اس نے وضاحت دی

باہر کہاں؟

لڑکیاں ڈھولک بجا رہی تھی نا ان کے پاس بیٹھی تھی۔

وہ کافی دیر اس سے بات کرتی رہی مگر دروازے کی چرچرانے کی آواز سن کر اس نے جلدی سے طلحہ کو خدا حافظ کہہ کر کال بند کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم

دروازے کے بیچا بیچ عماد کھڑا تھا

وعلیکم سلام کیسے ہیں

ماہا نے بہت پہلے اسے دیکھا تھا اور اب پہلی نظر میں اسے دیکھ کر وہ پہچان ہی نہ سکی۔

جی الحمداللہ آپ کیسی ہیں؟ میں نے سوچا مدیحہ ہے کمرے میں اس لیے اندر آگیا

عماد نے ایک نظر اس کے کپڑوں پر ڈالی وہ جو شہر سے پہن کر آئی تھی انہی کپڑوں میں ملبوس تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اٹس اوکے

وہ اور کچھ کہے بغیر باہر نکل گیا تھا۔

ماہا واپس طلحہ کا نمبر ڈائل کرنے لگی تھی۔

وہ چھت پر اداس سی کھڑی تھی ماہا کو گئے ہفتہ ہونے کو آیا تھا اور وہ اکیلے بور ہو رہی تھی اب تو اس کا پاؤں بھی ٹھیک ہو گیا تھا۔

کتنی کمینی ہے وہاں خود انجوائے کر رہی ہے اور مجھے یہاں بور ہونے کے لیے چھوڑ گئی۔

واپس آئے گی تو میں بھی اسے اکیلا چھوڑ کر گاؤں چلی جاؤں گی۔تب اسے احساس ہو گا تنہائی کسے کہتے ہیں

وہ اردگرد سے بے نیاز خود سے باتیں کرنے میں مصروف تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی دیوار کی دوسری جانب کھڑا ارتضٰی ملک نہ صرف اس کی باتوں کو سن رہا ہے بلکہ سن کر انجوائے بھی کر رہا ہے۔

بے مروتی کی بھی حد ہوتی ہے اتنا نہیں کہا تم بھی آجاؤ ہونہہ بے حس لوگ

ہاں واقعی دنیا بڑی بے حس واقع ہوئی ہے البتہ آپ مجھ سے اچھی توقع کر سکتی ہیں

مردانہ آواز سن کر وہ ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ارتضٰی شاید اس کے تاثرات کا اندازہ کر چکا تھا تبھی کہا

ادھر اُدھر نہیں دیوار کے پار ہوں نظر نہیں آؤں گا

اس کی بات سن کر وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی۔

کوئی پیچھے لگا ہے جو اس طرح بھاگم بھاگ سیڑھیاں اتر رہی ہو اگر کچھ یاد ہو تو کچھ دن پہلے سیڑھیوں سے گر کر ہی آپ کو موچ آئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وحیدہ بیگم کا لہجہ خود بخود ہی طنزیہ ہو گیا وہ اسے سیڑھیاں پھلانگتے دیکھ چکی تھی۔

مگر ابھی وہ کچھ بولنے کے قابل نہیں تھی جلدی سے کمرے میں آکر اس نے اپنی سانسوں پر قابو پانے کی کوشش کی۔

ہائے اللہ نہ جانے کون تھا اور کب سے کھڑا میری باتیں سنتا رہا ہو گا

اور یہی سوچ اسے پریشان کر رہی تھی

شادی کی تیاریاں اپنے عروج پر تھی۔پورے گھر کو سجا دیا گیا تھا۔وہ ہر کام میں برابر حصہ لیتی رہی تھی۔

ماہا بیٹا میں سوچ رہا تھا تم نے شاپنگ وغیرہ نہیں کی۔اب مدیحہ کی رخصتی میں تو چند دن رہ گئے ہیں وہ بازاروں کے چکر لگائے یہ اک نازیبا سی بات ہے تم عماد کے ساتھ جا کر شاپنگ کر لو۔

وہ ہال میں اکیلی بیٹھی مدیحہ کے کپڑے ٹانک رہی تھی اور اس کی تمام چیزوں کو ترتیب سے رکھ رہی تھی جب احسن لغاری نے اس کے پاس آکر کہا۔

نہیں شکریہ تایا ابو اس کی ضرورت نہیں ہے امی جان کل میرے کپڑے شہر سے لے کر آئیں گے

اس نے شائستگی سے انکار کیا

ضرورت ہے تم یہ کام چھوڑو باقی بچیاں کر لیں گی میں عماد سے کہتا ہوں وہ تمہیں لے جائے انکار ہر گز نہیں سنوں گا۔

وہ انگلی اٹھا کر اسے کہتے باہر نکل گئے۔

وہ دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی عماد کے ساتھ اس کا شاپنگ پر جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔اس سے سامنا تو ایک بار ہی ہوا تھا مگر وہ جان گئی تھی کہ وہ سنجیدہ مزاج اور لیے دیے انداز والا شخص ہے سو وہ مطمئن تھی وہ تایا ابو کی بات ہر گز نہیں مانے گا مگر چند منٹوں بعد ہی وہ اس کے سامنے شاپنگ پر جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔

جلدی چلیں میرے پاس وقت کم ہے

وہ اس کو اسی طرح بیٹھے دیکھ کر بولا

میں اپنا بیگ لے آؤں

وہ اٹھ کھڑی ہوئی چار ناچار اب اسے عماد کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہی تھا۔

کیا کریں گی بیگ کو چھوڑیے اور چلیے میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے اور کام بہت ہیں

وہ ریسٹ واچ پر وقت دیکھتے ہوئے بولا

ماہا کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ ضبط کر کے اس کے ساتھ چل پڑی مگر دل میں اس کو خوب صلواتیں سنا ڈالی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ سہ پہر کے وقت گھر سے نکلے تھے اور اب گاؤں سے کافی آگے نکل آئے تھے۔

ماہا گاڑی کی پچھلی سیٹ پر براجمان تھی اور مسلسل باہر دیکھ رہی تھی۔گاڑی ڈرائیو کرتا عماد بھی بیک ویو مرر سے اس پر ایک نظر ڈال لیتا۔سنجیدہ چہرہ پر بلا کی معصومیت اور بھولپن تھا۔

عماد کی نظروں کی تپش سے اس کے ماتھے پر ناگواری کی شکن ابھری۔عماد بے ساختہ مسکرا دیا۔بچپن کی ماہا اور اس ماہا میں بہت فرق تھا وہ ماہا عماد کی انگلی پکڑے پورے گاؤں کی سیر کرتی تھی۔

اور یہ ماہا۔۔وہ سوچ کر رہ گیا

عماد اسے گاؤں سے کافی دور مہنگے بوتیک میں لے کر آیا تھا۔وہ آج بھی چست لباس میں ملبوس تھی آس پاس سے گزرنے والوں کے ستائش بھرے تبصرے سن کر عماد کا موڈ خراب ہو چکا تھا جبکہ ماہا ان سب سے بے نیاز اس کے ساتھ کپڑے پسند کر رہی تھی۔

وہ ماتھے پر شکنیں ڈالے بڑے ضبط سے اسے شاپنگ کرواتا رہا مگر واپسی پر وہ

خاموش نہ رہ سکا

چچا جان ایسا لباس پہننے پر تمہیں کچھ نہیں کہتے

ایسا لباس مطلب؟

وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگی

یہ جو تم نے پہن رکھا ہے تمہارے جسم کو چھپانے کی بجائے نمایاں کر رہا ہے
اور میں نہیں چاہتا ہمارے خاندان کی کوئی لڑکی ایسا لباس پہنے

اس نے صاف لفظوں میں بتا دیا کہ اسے یہ لباس قطعی پسند نہیں ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ تو آپ چاہتے ہیں میں گاؤں کی جاہل عورتوں کی طرح یہ کھلا بے ڈھنگا سا لباس پہنوں۔

ماہا نے استہزایہ انداز میں کہا

آپ جیسے تعلیم یافتہ لوگوں سے بہتر ہیں وہ کم از کم مردوں سے تو حیا کرتی ہیں

عماد نے دوبدو جواب دیا

آپ مجھے بے حیا کہہ رہے ہیں؟

اس کی آنکھوں میں حیرانی کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا۔

جو آپ سمجھ لیں

عماد سپاٹ لہجے میں بولا

آپ کون ہوتے ہیں مجھے ایسا کہنے والے جب مجھے میرے بڑوں نے نہیں منع کیا آپ کی ہمت کیسے ہوئی یہ سب مجھے کہنے کی

وہ آپے سے باہر ہونے لگی تھی مگر عماد ضبط کر کے بیٹھا رہا اس کے پاس ماہا کے ہر سوال کا جواب تھا مگر جو بھی تھا ابھی وہ ان کے گھر مہمان تھی۔

جواب دیں میری بات کا۔آپ جیسے شکی اور دقیانوسی مردوں کی وجہ سے عورت محض قید ہو کر رہ گئی ہے جاہل لوگ

ماہا نے تنک مزاجی سے کہا

ہم جیسے مرد بے غیرت نہیں ہوتے کہ عورت بے حیا لباس پہن کر بازاروں میں گھومے لوگ اسے سراہیں اور ہم چپ چاپ دیکھتے رہیں۔اگر چچا جان کا خیال نہ ہوتا تو میں۔۔۔۔

عماد نے غصے سے لب بھینچے

جسٹ اسٹاپ اٹ۔کیا کر سکتے ہیں آپ؟ میں ضرور پہنوں گی کیا برائی ہے اس لباس میں۔

ماہا نے غصے سے کانپتے لہجے میں کہا آنکھوں میں غصہ ہلکورے لے رہا تھا۔

کیا کر سکتا ہوں میں یہ بھی بتا دوں گا وہ صرف سوچ کر رہ گیا کہ ابھی خاموش رہنا ہی بہتر تھا۔

باقی کا رستہ بھی خاموشی سے کٹا مگر وہ اندر سے خوب جلتی کڑھتی رہی اور دل میں پکا ٹھان چکی تھی کہ اب گاؤں کبھی نہیں آئے گی۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

وہ چھت پر جانا چھوڑ چکی تھی۔ماہا کے بغیر وہ سارا دن گھر میں بولائی بولائی پھرتی رہتی۔آخر کار وہ وقت بھی آگیا جب انہیں گاؤں جانا تھا۔

گاؤں کی طرف دو گاڑیاں روانہ تھی۔

ایک گاڑی میں اظہر لغاری اور ان کی بیوی بیٹھے ہوئے رھے اور دوسری میں طلحہ اور زارا۔

آفس کی وجہ سے مظہر لغاری اور وحیدہ نے ولیمہ کے دن جانے کا فیصلہ کیا تھا کہ فنکشن کے ساتھ کام بھی ضروری تھا۔

وہ طلحہ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی مسلسل اس کی سوچوں میں محو تھی۔گاڑی میں بیٹھنے سے قبل غیر ارادی طور پر اس کی نظر چھت کی طرف اٹھ گئی تھی ارتضٰی ملک وہاں ہی کھڑا تھا

وہ زارا کو پہچان گیا تھا تبھی اس نے مسکرا کر ہاتھ ہلایا تھا۔دل زور سے دھڑکا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا وہ اسے اچھی طرح پہچان گئی تھی۔

یہ اس سے پہلے نظر نہیں آیا واپس آکر ساتھ والی آنٹی سے پتہ کروں گی

اتنے دن بعد مجھے یہ خیال آیا پہلے ہی پوچھ لیتی

اس نے بھولنے کے انداز میں ماتھے پر چپت لگائی

کیا ہوا زارا، کچھ بھول آئی ہو کیا؟

طلحہ نے استفسار کیا

ک کچھ نہیں بھائی

اس نے شرمندگی سے کہا وہ اپنی سوچوں میں طلحہ کو یکسر بھلا چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ شام کے وقت احسن لغاری کے گھر پہنچے ان کا استقبال شاندار طریقے سے کیا گیا۔جس میں ماہا بھی شامل تھی۔

زارا ماہا کو دیکھ کر سب کچھ بھول گئی تھی کتنے دنوں بعد تو آج اپنی رازدار دوست ملی تھی۔وہ دونوں مہمانوں کو نظر انداز کر باتیں کرنے کے لیے کمرے میں گم ہو گئی تھی کہ اب ان کی باتوں کی پٹاری ختم ہونے والی نہیں تھی۔

مہندی کی رات کو زارا کے اصرار پر وہ ہال میں آئی تھی۔زارا نے لڑکیوں سے

ڈھولک لے کر بجانا شروع کر دیا تھا وہ گھر میں بہت بور ہوئی تھی اب یہاں بور نہیں ہونا چاہتی تھی۔شادی کی ہر رسم میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی۔

بہت ہو گئے یہ بے سرے راگ آج ہم دونوں گائیں گی اور آپ سننا

زارا نے ماہا کو کھینچ کر اپنے ساتھ بٹھایا اور بلند آواز میں کہا۔

تیری پھٹے ڈھول جیسی تو آواز ہے مجھے بھی شرمندہ کروائے گی

ماہا نے اس کے کان میں سرگوشی کی جس پر زارا نے اسے گھوری دی

مہندی ہے سجنے والی

ہاتھوں پہ گہری لالی

کہیں سکھیاں،اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنی والی ہیں

تیرے من کو ، جیون کو

نئی خوشیاں ملنے والی ہیں

زارا اور وہ دونوں آواز ملا کر جھوم جھوم کر گا رہی تھی اور باقی لڑکیاں تالیاں بجا رہی تھی اور بڑی عورتیں بھی انہیں داد رہی تھی۔

مدیحہ پیلی کرتی اور سبز غرارہ پہنے اسٹیج پر براجمان تھی۔

مہندی کے فنکشن کے بعد وہ مدیحہ کو ابٹن لگا رہی تھی جب زارا نے آکر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

بھائی تمہیں لان میں ارجنٹ بلا رہے ہیں۔جلدی جاؤ

تم ابٹن لگاؤ آپی کو میں ابھی آتی ہوں

وہ سر ہلاتی اسٹیج سے اتری اور لان کی طرف بڑھنے لگی۔لان سنسان پڑا تھا وہ آہستہ آہستہ چلتی طلحہ کے ہیولے کی طرف بڑھنے لگی

کیوں بلایا ہے آپ نے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کے پاس پہنچ کر بولی

افففف تم کیا جانو میری بے تابیوں اور بے چینیوں کو۔ترس گیا تھا میں یہ بھولی شکل دیکھنے کو اور تم پوچھ رہی ہو کیوں بلایا۔

اس نے والہانہ پن سے کہتے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

طلحہ ہاتھ چھوڑیں کوئی آجائے گا

ماہا نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا وہ اس کی محبت کی بے تابیوں سے واقف تھی مگر یہاں ملنا اسے ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

کوئی نہیں آئے گا ادھر۔پیار کیا ہے تو ڈرتی کیوں ہو؟

وہ بدستور اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا

ڈرتی نہیں ہوں مگر یہ گاؤں ہے یہاں ایسی باتوں کو سخت برا سمجھا جاتا ہے

اتنی جلدی واقف ہو گئی ہو گاؤں سے

طلحہ آہستہ سا ہنسا تھا

تبھی ماہا کو قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تھی وہ جلدی سے ہاتھ چھڑوا کر بھاگی تھی مگر عماد (جو طلحہ کو ڈھونڈتے ہوئے ادھر نکل آیا تھا) اسے دیکھ چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پوری رات اس کی بستر پر کروٹیں بدلتے گزری تھی۔دن بھر کی تھکن کے باوجود نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اسے یہی سوچ پریشان کر رہی تھی کہ

اگر وہ کسی کے گھر اس قدر آزادی سے مل سکتے ہیں تو اپنے گھر او مائی گاڈ

وہ رات بھر سو نہیں سکا تھا صبح اس کی آنکھیں سرخ انگارہ کی ہوئی تھی۔اس نے ڈھکے چھپے لفظوں میں کنیز بیگم سے ماہا کی منگنی کے بارے میں پوچھا تھا۔

ابھی زبانی کلامی بات ہوئی ہے دونوں کی۔اب شاید باقاعدہ منگنی کی رسم کریں

ان کی بات نے اسے اور زیادہ ڈسٹرب کر دیا تھا دل میں دبی خواہش نے سر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔وہ اس کی خوبصورتی کا اسیر ہو گیا تھا وہ ان سوچوں کو جھٹک کر بھی پہلے کی طرح شادی کی تیاریوں میں حصہ نہیں لے سکا۔

مدیحہ نے روایتی دولہنوں کی طرح میرون لہنگا پہنا تھا جس پر موتیوں اور ستاروں کا کام بنا ہوا تھا۔بیوٹیشن کی ذرا سی محنت سے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔نکاح ہو چکا تھا اس لیے بارات آنے کے بعد دولہا اور دلہن کو اسٹیج پر بٹھا دیا۔

ماشاءاللہ میری بہن بہت پیاری لگ رہی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عماد اس کے پاس آکر بیٹھا اور سر پر ہاتھ رکھ کر مسکرا کر بولا۔نہ چاہتے ہوئے بھی دونوں کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔

کتنا عجیب ہوتا ہے نا ان بہن بھائیوں کا رشتہ بھی۔ہر وقت لڑنے جھگڑنے والے، ذرا سی بات پر ناراض ہو جانے والے یہ بہن بھائی جب جدا ہوتے ہیں تو نہ جانے کیوں دل کی دنیا ویران اور اداس ہو جاتی ہے۔آنکھیں بے اختیار آنسو بہانا شروع کر دیتی ہیں۔یہ پاک رشتہ مُحبّ مخلص میں بندھا ہوتا ہے۔

اب رونا نہیں سدا سُکھی رہو۔وہ اسے نرمی سے کہتا اسٹیج سے اتر آیا۔اگر وہ کچھ دیر اور بیٹھتا تو اس کا ضبط ٹوٹ جاتا۔اپنی لاڈلی اور فرماں بردار بہن کی جدائی وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

مگر بیٹیاں تو پرائی ہوتی ہیں انہیں ایک نہ ایک دن پیا گھر سدھارنا ہوتا ہے۔

شادی کا فنکشن عروج پر تھا لڑکیاں زرق برق لباس پہنے ، قہقہے لگاتی ادھر سے اُدھر گھوم رہی تھی۔مہندی، ابٹن اور مختلف پرفیومز کی ملی جلی خوشبو نے فضا کو نئ خوبصورتی بخش دی تھی۔

زارا اس عرصے میں اس اجنبی کو مکمل طور پر بھلا چکی تھی مگر وہ اس کے بارے میں متفکر تھا اور اس کی واپسی کا منتظر بھی۔۔

رخصتی کے بعد وہ تھکا ہارا سا مدیحہ کے کمرے میں آیا تھا مگر آئینے کے سامنے کھڑی ماہا کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رُک گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے دیکھ کر عماد کی آنکھوں میں جو چمک آئی تھی اس کا لباس دیکھ کر مدھم ہو گئی۔

ماہا نے اُسے حیرانی سے دیکھا وہ اس کی آمد سے بے خبر تھی۔

تم نے میری بات نہیں مانی نا

اس نے باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے مگر عماد کی بات نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا۔

جی بلکل نہیں مانی اور مانو گی بھی نہیں

وہ اٹل لہجے میں بولی

جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو مجھے انگلی ٹیڑھی کرنی بھی آتی ہے اور تم جیسیوں کو راہِ راست پر لانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے

مقابل بھی عماد تھا اس سے دو ہاتھ آگے۔شدّت پسندی اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

جو کرنا ہے کر لو مسٹر عماد احسن لغاری میں بھی ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہوں

وہ اس کی سائڈ سے نکل کر باہر جانے لگی تھی جب عماد نے جھٹکے سے اسکی کلائی پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

چاہوں تو ابھی تمہارا غرور خاک میں ملا سکتا ہوں کیا کر سکتی ہو تم بولو کیا کر سکتی ہو۔جانتا ہوں تم جیسی لڑکیوں کو ایسے لباس پہن کر مردوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہو اور مرد کوئی گستاخی کر دے تو سارا قصور مرد کا☜تم لوگ تو جیسے دودھ کے دھلے ہو

عماد نے سختی سے اس کا بازو پکڑ رہا تھا جس وجہ سے چوڑیاں بھی ٹوٹ گئی تھی اور کچھ کلائی میں چبھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔

بس اتنی سی ہمت ہے تمہاری بات۔۔۔۔

وہ طنزیہ مسکراہٹ سے اسے کہہ رہا تھا مگر دروازے کے بیچا بیچ کھڑے طلحہ کو

دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں رہ گئے اس نے جلدی سے ماہا کا ہاتھ چھوڑ دیا مگر طلحہ بغیر کچھ کہے دروازے سے ہی پلٹ گیا

ماہا بھی طلحہ کو دیکھ چکی تھی وہ حقارت بھری نظر عماد پر ڈال کر طلحہ کے پیچھے لپکی۔

طلحہ اسی وقت وحیدہ بیگم کو اطلاع کر کے احسن لغاری کے گھر سے نکل پڑا۔ دیوانہ وار گاڑی دوڑاتے ہوئے اس کی آنکھوں کے سامنے صرف ایک ہی منظر بار بار لہرا رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں کیا تم نے ایسا، جان لے لیتی۔وہ وعدے قسمے سب بھلا دیے تم نے۔

وہ اسٹیئرنگ پر زور زور سے ہاتھ مار کر بے آواز رو رہا تھا۔

اسی لیے تو مجھ سے ملتے وقت تمہاری آنکھوں میں خوف و ڈر تھا کتنی دھوکہ باز نکلی۔شریک کر لیا نا عماد کو میری اور اپنی محبت میں۔اب مجھے سمجھ آیا خدا شرک کرنے والوں کو معاف کیوں نہیں کرتا

وہ دل ہی دل میں ماہا سے مخاطب تھا۔

وہ چکراتے دماغ کیساتھ گھر پہنچا۔اس کے دل کی طرح گھر بھی ویران تھا۔

وہ بے جان ہوتی ٹانگوں کے ساتھ چل کر اپنے کمرے میں آیا۔نہ جانے کیوں

اسے ہر چیز اداس اور ویران لگ رہی تھی۔شاید انسان کے دل کا موسم اداس ہو تو اسے باہر کا موسم بھی اداس لگتا ہے کھویا کھویا ویران سا۔

اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ماہا کے ساتھ گزرے ایک ایک پل کے بارے میں سوچا۔

اس کے دل میں بھی ماہا کے لیے بال آگیا تھا۔

اگر ایک بار دل میں وہم پیدا ہو جائے تو انسان ہر چیز کو شک کی نظر سے جانتا اور پرکھتا ہے چاہے کوئی چیز کتنی شفاف کیوں نہ ہو وہ اس میں بھی داغ ڈھونڈ نکالتا ہے۔

اگلے دن گھر کے سبھی افراد واپس آگئے تھے۔ماہا کی حالت بھی طلحہ سے مختلف نہ تھی وہ طلحہ کے ردعمل کا سوچ سوچ کر پریشان تھی۔نہ تو اس نے ماہا کی کوئی کال ریسیو کی اور نہ خود کال یا میسج کیا بلکہ اسے واٹس ایپ سے بھی بلاک کر دیا۔وہ اداس بیٹھی اب طلحہ کی آفس سے واپسی کی منتظر تھی۔

ذرا سی دیر لگتی ہے

زمانہ دوست ہو جائے تو

بہت محتاط ہو جانا

کہ اس کے رنگ بدلنے میں

ذرا سی دیر لگتی ہے

کوئی جو خواب دیکھو تو

اسے فوراً بھلا دینا

کہ نیندیں ٹوٹ جانے میں

ذرا سی دیر لگتی ہے

کسی کو دکھ کبھی دینا

تو اتنا سوچ کر دینا کہ

کسی کی آہ لگنے میں

ذرا سی دیر لگتی ہے

بہت ہی معتبر ہیں

جن کو محبتیں راس آجائیں

کسی کو راہ بدلنے میں

ذرا سی دیر لگتی ہے

وہ کچن میں چائے بنانے کی غرض سے آئی تھی مگر ملازمہ کو دیکھ کر اس کا

ارادہ بدل گیا۔

میرے لیے اچھا سا چائے کا کپ بنا دو

وہ ملازمہ کو حکم دیتی کچن میں رکھے اسٹول پر بیٹھ گئی۔

گاؤں سے واپسی کے بعد وہ کچھ دیر کے لیے سو گئی تھی بیدار ہو کر اسے چائے کی طلب ہو رہی تھی اور سر میں بھی درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھی۔

وہ کنپٹیوں کو ہلکا ہلکا دبا رہی تھی تبھی اس کے ذہن میں ایک خیال کوندا۔

تمہاری بیٹی نازو ساتھ والے گھر میں ملازمہ ہے نا

ہاں جی، آپ کو کچھ کام تھا اس سے؟

ملازمہ مکمل طور پر زارا کی طرف متوجہ ہوئی

کام تو کوئی نہیں تھا مگر ان کے گھر میں کیا کوئی مہمان آئے ہیں ؟

زارا کا اشارہ ارتضٰی کی طرف تھا

ارے نہیں چھوٹی بیگم صاب۔نازو بتا رہی تھی ان کے بچے بہت بدتمیز اور شور شرابے والے ہیں مہمان زیادہ دن نہیں ٹکتا

ملازمہ کی بات پر زارا کو بلاوجہ غصہ آگیا۔

ٹکنے کا نہیں پوچھا ان دنوں کوئی مہمان آیا یا نہیں

مہمان تو کوئی نہیں آیا

ملازمہ نے چائے کپ میں ڈال کر اس کی طرف بڑھایا

اس نے بغیر کچھ کہے اس کے ہاتھ سے کپ لیا اور لاؤنج میں آ گئی۔

وہ چائے کے چھوٹے چھوٹے سپ لیتی اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی مگر پھر حسبِ عادت میری بلا سے کہہ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

وہ رات دیر سے گھر آیا تھا۔سارا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔وہ آہستہ آہستہ چلتا اپنے کمرے میں آیا مگر ماہا کو وہاں دیکھ کر اسے حیرانی کے ساتھ غصہ بھی آ گیا مگر وہ بغیر کچھ کہے اس کے پاس سے گزر کر واش روم چلا گیا۔

مگر جب وہ فریش ہو کر نکلا تب بھی وہ جوں کی توں وہی کھڑی تھی۔

طلحہ یہ سب کیا ہے آپ کیوں اس طرح کر رہے ہیں نہ میری کال اٹھاتے ہیں اور خود بھی۔۔۔۔

تو تمہیں اب بھی اچھا کرنے کی توقع ہے۔میری وفاؤں اور محبتوں کو بھلا کر تم نے کسی اور کا ہاتھ تھام لیا اور اب بھی تم مجھ سے ایسی توقع رکھتی ہو کہ میں تم پر پیار نچھاور کروں؟۔؟

اس نے درشتی سے اس کی بات کاٹی

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں ایسی لڑکی نہیں ہوں اللہ نہ کرے میں کسی اور کا تھاموں

وہ روہانسی ہو گئی تھی

جانتا ہوں تم کیسی لڑکی ہو اگر تم ایسی لڑکی نہیں ہو تو رات کے اس پہر ایک نامحرم کے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟اچھی طرح جان چکا ہوں ماہا اظہر لغاری تم کیسی لڑکی ہو ایسی لڑکی جو ایک ساتھ دو دو لڑکوں سے عشق لڑا رہی ہے اور پھر ایک نامحرم کے کمرے میں رات کو کھڑی حق جتا رہی ہو کہ وہ تمہیں کال کیوں نہیں کرتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طلحہ کی زبان زہر اگل رہی تھی۔ماہا نے پھٹی پھٹی نظروں سے طلحہ کی طرف دیکھا۔وہ تو کچھ کہنے کے قابل نہیں رہی تھی اتنی تذلیل۔انسان محبت کی ناقدری کبھی برداشت نہیں کر سکتا اور وہ اس کے عشق اس کی ذات کو داغ دار کر رہا تھا اس پر تہمت لگا رہا تھا بغیر کچھ جانے صرف اپنی سوچ کو سچ مان رہا تھا۔

ایک بات کان کھول کر سن لو میں کبھی ایسی لڑکی کو شریکِ حیات نہیں بناؤں گا میرے دل سے اتر چکی ہو تم۔

طلحہ نے انگلی اٹھا کر کہا اور وہ اتنا بھی نہ کہہ سکی کہ یہ سب غلط فہمی ہے۔

وہ ماہا اظہر لغاری جو ہر بات کا جواب پوری وضاحت سے دیتی تھی طلحہ مظہر

لغاری کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ کر اس کے لفظ کہیں کھو گئے۔کیا کچھ نہیں تھا اس کی ویران آنکھوں میں۔وہ طلحہ کی کسی بات کی نفی بھی نہ کر سکی۔وہ اس کی نظروں میں بے اعتبار ہو گئی تھی۔

وہ اب بھی کھڑی اس کے بولنے کی منتظر تھی کہ شاید وہ قہقہہ لگا کر کہہ دے۔

ڈر گئی میں تو مذاق کر رہا تھا تم تو میری جان میرا سب کچھ ہو

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔

وہ اپنے کرچی کرچی وجود کو سنبھالتی کمرے سے باہر نکلی اور اپنے کمرے میں آکر دروازے کیساتھ ٹیک لگا کر رونے لگی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی لڑکی نہیں ہو تو رات کے اس وقت ایک نامحرم کے کمرے میں کیا رہی ہو

اس کے کانوں میں طلحہ کی باتیں گونج رہی تھی۔

میں ایسی نہیں ہوں۔میں ایسی نہیں ہوں تمہاری محبت نے مجھے پاگل کر دیا تھا میں تمہاری ہر چیز پر اپنا حق سمجھتی تھی

وہ فرش پر بیٹھتی چلی گئی اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ طلحہ نے یہ سب اسے کہا ہے۔

نفرت ہے مجھے تم سے گنوار جاہل انسان۔

اسے جتنی گالی آتی تھی اس نے عماد کو دے ڈالی۔

میری زندگی میں زہر گھول کر تم خوش رہ سکو گے کبھی نہیں

تم نے مجھ سے میری محبت چھیننے کی کوشش کی ہے مگر میں کبھی ایسا ہونے نہیں دوں گی میں منا لوں گی طلحہ کو۔وہ اس وقت غصے میں ہے اس لیے ایسا کہہ گیا وہ تو مجھ سے بہت محبت کرتا ہے مان جائے گا

وہ یہ سوچ کر خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اسے کیا معلوم جو ایک بار زندگی سے چلے جائیں وہ کبھی لوٹا نہیں کرتے۔

وہ ناشتہ کر کے ماہا کے کمرے کی طرف بڑھی کہ ابھی تک وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔کمرے میں داخل ہو کر پہلی نظر اس کی ماہا پر پڑی جو اوندھے منہ بیڈ پر پڑی تھی۔

ارے او میڈم صبح ہو گئی ہے اور اب دن بھی چڑھ گیا ہے مگر آپکی آنکھ ابھی تک کھلی نہیں۔

اس نے ماہا کا بازو ہلایا

میری زندگی میں اب شام ہو گئی زارا اب کبھی صبح نہیں ہو گی۔

اس نے بھاری آواز میں کہا۔رات کو روتے روتے نہ جانے کس پہر اس کی آنکھ لگی تھی اور جب صبح آنکھ کھلی تو رات کا منظر آنکھوں کے سامنے آتے ہی وہ پھر بلک بلک کر رو دی۔

کیا ہوا ماہا پلیز بتاؤ مجھے

اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے متفکر لہجے میں پوچھا

ماہا اٹھ بیٹھی تھی۔بکھرے بال، سرخ آنکھیں اور رونے کی وجہ سے آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے جو اس پر بیتنے والی داستان سنا رہے تھے۔

میری جان بتاؤ تو ہوا کیا ہے تمہیں

زارا نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ہمدرد دوست کا لمس محسوس کر کے ایک بار پھر اس کے اشک بہنے لگے تھے۔اس نے سسکتے سسکتے ماہا کو ساری رام کتھا سنائی۔

او مائی گاڈ۔پریشان مت ہو میں بھائی سے بات کروں گی بلکہ امی جان سے کہوں گی اب منگنی کی اناؤسمنٹ کر دیں دیکھنا بھائی کتنے خوش ہوں گے یہ وقتی جذباتیت ہے۔بھائی تم سے بہت پیار کرتے ہیں یہ تم اور میں باخوبی جانتے ہیں

زارا نے اسے تسلی دی جس پر ماہا نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

اتنی سی بات پر تم نے یہ حال بنا لیا پاگل۔پکی لیلیٰ ہو مجنوں پر جان دینے والی

زارا نے قہقہہ لگا کر کہا جس پر وہ بھی پھیکا سا مسکرا دی۔

اب چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ اور ناشتہ کر لو سب ٹھیک ہو جائے گا ایسے پریشان ہو گی تو آگے جا کر کیا ہوگا کیسے مناؤ گی ان کو ویسے بھائی تمہاری اتری ہوئی مسکین شکل دیکھ کر ہی راضی ہو جائیں گے

زارا اسکا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکی تھی۔

ماہا نے زارا کے کہنے پر فریش کو بے دلی سے ناشتہ کیا مگر اندر کی اداسی بدستور قائم تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زارا نے طلحہ اور ماہا کی منگنی کی بات وحیدہ بیگم سے کی تھی البتہ وہ ان کی لڑائی اور ناراضگی کی بات کو گول مول کر گئی تھی۔

دونوں بھائیوں اور بہنوں نے مل بیٹھ کر منگنی کی تاریخ طے کی۔ماہا مطمئن ہو گئی تھی مگر جب طلحہ نے منگنی کی اناؤسمنٹ کی بات سنی تو آپے سے باہر ہو گیا۔وہ وحیدہ کے بیگم کے کمرے میں کھڑا ان سے لڑ رہا تھا۔

آپ کو کس نے کہا کہا کہ اتنی جلدی منگنی کر دیں وہ بھی مجھ سے پوچھے بغیر۔

بیٹا مگر یہ بات تو پہلے سے طے تھی کہ تمہاری شادی ماہا سے ہو گی اب اگر ہم منگنی کی باقاعدہ رسم کر رہیں ہیں تو اس میں کیا حرج ہے؟

وہ طلحہ کے برعکس نرمی سے گویا ہوئی تھی۔

آپ ابو جان اور چچا جان کو منع کر دیں یہ منگنی نہیں ہو گی میں ماہا سے شادی نہیں کر سکتا

یہ بات کہتے ہوئے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا مگر وہ اپنی بات پر ڈٹا رہا

ہوش میں تو ہو تم یہ کیا بکواس کر رہے ہو آئندہ ایسی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے تم ہم دونوں بہنوں اور بھائیوں کو دور کرنا چاہتے ہو

وحیدہ بیگم اس کی بات پر اندر تک دہل گئی تھی۔انہوں نے اس رشتے کو زیادہ مضبوط کرنے کے لیے طلحہ لے لیے ماہا کا ہاتھ مانگا تھا اوراپنے بیٹے کی آنکھوں میں بھی اس کے لیے چمکتے تارے دیکھ چکی تھی۔اب وہ اس پرانے رشتے میں بھی دراڑ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

امی جان آپ سمجھیں میری بات میں جیسا ماہا کو سمجھتا تھا وہ ایسی لڑکی نہیں ہے وہ بہت فلرٹی لڑکی ہے اور میں اپنی لائف میں بے داغ لڑکی دیکھنا چاہتا ہوں۔

جسٹ شٹ اپ اگر تم نے ماہا کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا وہ اسی گھر میں

www.neweramagazine.com

پلی بڑھی ہے اس میں ایسی کوئی بات ہوتی تو ہمیں نظر آتی۔

وہ برہم انداز میں بولی

امی جان پہلے میں بھی یہی سوچتا تھا مگر جو منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اب کیسے اس پر اعتبار کروں اور آپ زارا کو بھی اس سے دور رکھیں

وہ جو اپنی محبت کی بھیک مانگنے آئی تھی طلحہ کی بات سن کر وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے کمرے کیطرف بھاگی۔

میں یہ گھر چھوڑ دوں گا نیا گھر لوں گا ادھر ہی ہم رہیں گے میں نہیں چاہ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وحیدہ بیگم کے چماٹ نے اس کی بولتی بند کر دی تھی۔

تمہیں منگنی نہیں کرنی نہ کرو خبر دار اگر میری بھانجی پر کیچڑ اچھالا وہ ایسی ہے ہی نہیں تو میں کیسے یقین کر لوں۔تم سے یہ امید نہیں تھی بھائی صاحب اور عابدہ کو کیا جواب دوں گی میں سب کی نظروں میں ذلیل کر دیا تم نے۔دفع ہو جاؤ اب یہاں سے۔

وہ روتے ہوئے اسے انگلی کے اشارے سے باہر نکل جانے کا کہہ رہی تھی۔طلحہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا اور وہ بیڈ پر بیٹھ کر بے بسی سے آنسو بہانے لگی۔یہ اولاد بھی انسان کو کیسی کیسی آزمائش میں ڈال دیتی ہے۔کبھی سر فخر

سے سر بلند کرواتی ہے اور کبھی سب کی نظر میں گرا دیتی ہے۔ذلیل و خوار کروا دیتی ہے۔

کیا جواب دوں گی عابدہ کو ہائے

وحیدہ بیگم نے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔یہی سوچ ان کو پریشان کر رہی تھی۔

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا جب وہ خود کو سمیٹ کر طلحہ کے کمرے تک لائی تھی۔طلحہ کی باتوں نے اسے بہت رُلایا تھا وہ جان چکی تھی طلحہ اسے ایسی لڑکی کہتا ہی نہیں سمجھتا بھی ہے اور جوں جوں وہ سوچ رہی تھی عماد کے لیے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو رہی تھی سب کچھ اسی کا کیا دھرا تھا۔اسی نے طلحہ کی نظروں میں ماہا کو گرایا تھا۔

دونوں ہاتھ مار کر اس نے دروازہ کھولا

وہ بیڈ پر بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا مگر ماہا کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر شکنیں ابھری تھی۔

میری زندگی برباد کر کے سکون سے بیٹھے ہو

اس کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ تھی

کیوں آئی ہو اب یہاں؟

طلحہ نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا یہ سچ تھا کہ وہ ماہا کو اب بھی چاہتا تھا مگر دل میں چھپا شک کا کانٹا اسے یہ سب کرنے پر مجبور کر رہا تھا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان باوجود ناچاہتے ہوئے بھی بہت کچھ کر جاتا ہے۔

ڈرو مت محبت کی بھیک مانگنے نہیں آئی بس اتنا بتا دو وہ وعدے سب جھوٹے تھے جو مجھ سے ساتھ نبھانے کے کیے تھے تم نے۔آج دیکھو کتنی اکیلی ہوں میں تم تو بہت دور ہو میرے دل میں رہ کر بھی تم مجھے نہ پہچان پائے اور افسوس خود پر بھی ہے کہ میں بھی تمہیں نہ پہچان سکی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت بہے جا رہے تھے۔

اب پہچان چکا ہوں میں۔تمہاری محبت میں ارد گرد سے آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا اب آنکھیں کھل گئی ہیں اب پورے ہوش وحواس میں آگیا ہوں کیسے بھول سکتا ہوں وہ منظر جب تم اس ذلیل انسان کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی وہ سوچ کر میری دماغ کی رگیں پھٹنے لگتی ہیں۔مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنی محبت ایسی لڑکی۔۔۔

اسٹاپ اٹ۔کیا ایسی لڑکی ویسی لڑکی مجھ پر جھوٹی تہمت لگا رہے ہو یاد رکھنا بہت پچھتاؤ گے

وہ ہذیانی انداز میں چلائی تھی اس کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا بالوں کی لٹیں چہرے پر چپک گئی تھی وہ واپس زور سے دروازے بند کرتی باہر نکل گئی سب

کچھ کھو چکی تھی اور اب مزید کوئی تذلیل برداشت نہیں کر سکتی تھی۔طلحہ نے جو دیکھا اسی کو سچ مان رہا تھا اور اکثر ایسے لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔پچھتاوے تمہارے حصے میں آئیں گے محبت کی تذلیل تم نے کی ہے میرے دل کو کھلونا سمجھ کر کھیلی ہو تم کبھی معاف نہیں کروں گا

وہ دل میں ماہا سے مخاطب تھا۔

وہ ماہا اظہر لغاری جس نے عماد احسن لغاری کو شکی اور دقیانوس ہونے کا طعنہ دیا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی اپنی محبت ایسی شکی اور دقیانوس سوچ رکھتی ہے۔تقدیر نے اسے یہ بات اچھی طرح سمجھا دی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک گھر میں رہتے ہوئے طلحہ کا انکار اظہر لغاری تک بھی پہنچ گیا تھا مگر وہ بڑے بھائی کی وجہ سے چپ تھے۔گھر کے سبھی لوگ ایک دوسرے سے نظریں ملانے سے کتراتے پھرتے تھے۔گھر کا ماحول ویران اور سوگوار تھا ہر کوئی گم سم رہتا اور خود طلحہ یہ سب کر کے گھر آتا ہی نہیں تھا اور اگر آ بھی جائے تو رات کی تاریکی میں۔

انسان کتنا خود غرض ہے نا خود دوسرے انسان کی ایک غلطی معاف نہیں کر سکتا اور اللہ سے اپنے بے حساب گناہوں کی معافی کی توقع کر رہا ہوتا ہے۔

اظہر ل-غاری نے گھر کے اچھے ماحول اور بہتری کے لیے یہ گھر چھوڑنا کا فیصلہ کیا تھا اور اس بات کا تذکرہ انہوں نے مظہر لغاری سے بھی کیا۔

یہ گھر تو مجھے چھوڑنا چاہیے میں نہیں جانتا تھا کہ میرا بیٹا اتنا خودغرض اور ماں باپ کا نافرماں نکلے گا اگر جانتا ہوتا تو ماہا کے لیے ایسے شخص کا نام کیوں لیتا ماہا مجھے زارا کی طرح عزیز ہے

طلحہ نے ان کی نظریں جھکا دی تھی اور اظہر لغاری کو اپنے بھائی کی جھکی نظریں جن میں شرمندگی کا عکس نمایاں تھا بہت تکیف دیتی تھی اور یہ فیصلہ انہوں نے بہت سوچ سمجھ کر کیا تھا۔

بھائی صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں۔تقدیر میں جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے ورنہ میری بھی خواہش تھی طلحہ میرا داماد بنے لیکن خیر اس میں بھی خدا کی مصلحت پوشیدہ ہو گی۔آپ فکر نہ کریں میں نے گھر لے لیا ہے اور یہاں بھی آتا رہوں گا

اظہر لغاری نے بڑے بھائی کی شرمندگی دور کرنے کی کوشش کی۔

ہاں سہی کہہ رہے ہو

مظہر لغاری نے پرسوچ انداز میں کہا

اس گھر کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے ہیں جب چاہو آ سکتے ہو مگر اس

گھر سے طلحہ کو جانا چاہیے جس نے ہم سب کو اس دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے کہ ایک دوسرے سے نظریں بھی نہیں ملا سکتے

انہوں نے دانت پیس کر کہا

اظہر لغاری نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بھائی کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔وہ طلحہ کے انکار سے بہت دل گرفتہ ہو گئے تھے اگر ان کی جگہ مظہر لغاری ہوتے تو بھائیوں میں پھوٹ پڑ چکی ہوتی۔مگر وہ صابر و شاکر اور ہر پہلو پر نظر رکھتے تھے جلدبازی سے فیصلہ کرنا ان کا خاصہ نہیں تھا۔

وہ اگلے ہفتے ہی اپنے نئے گھر میں شفٹ ہو گئے تھے۔ایک شخص کی وجہ سے دو دوستیں،دو بہنیں اور دو بھائی جدا ہو گئے تھے۔وہ کتنی دیر ایک دوسرے سے لپٹی روتی رہی۔وقت کی تیز ہوا ان کی خوشیوں کو بھی اپنے ساتھ اڑا کر لے گئی تھی۔

کبھی کبھی اچھی بھلی زندگی میں ایک ایسا موڑ آتا ہے کہ زندگی رک سی جاتی ہے۔وقت تو چلتا رہتا ہے مگر ایسا محسوس ہوتا ہے ہم وہیں ٹھہر سے گئے لیکن حقیقت میں زندگی وہی سے شروع ہوتی ہے۔

یہ اسلام آباد کے بادل

اس نے سرمئی بادلوں سے ڈھکے آسمان پر نگاہ ڈالی۔پچھلے چند دنوں سے موسم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھیگا بھیگا سا تھا اور آج بھی موسم کے تیور کچھ ٹھیک نہیں تھا مگر وہ اس ماہ جبیں جو اس کے دل کے تار چھیڑ کر نہ جانے کہاں گم ہو گئی تھی کے انتظار میں چھت پر کھڑا تھا۔

وہ مایوسی سے واپس لوٹنے لگا تھا جب اسے سوراخ دار دیوار میں سے اس کی جھلک نظر آئی۔

وہ اداسی سے گرل پکڑے سوچوں کی یلغار میں گم تھی۔

زارا جب تمہاری شادی ہو جائے گی تو ہم کیسے ایک دوسرے کے بغیر رہیں گی میں تو چلو اسی گھر میں ہوں گی مگر نہ جانے تم کس دیس میں ہو گی۔کیا تم مجھے یاد کرو گی؟

میں کیا تم نمونی کو یاد کرتی رہوں گی میں اپنے ان کے ساتھ تمہیں یاد کر کے موڈ کا ستیاناس نہیں کروں گی زارا نے اسے چڑانے کے لیے کہا تھا۔

مگر آج وہ خود ہی دور چلی گئی تھی گو کہ ماہا کا گھر ان کے گھر سے چند گھنٹوں کی مسافت پر تھا مگر اب حالات اور دوستی پہلے جیسی نہیں تھی۔

آنسو اس کا چہرہ تر کر رہے تھے۔اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے اور نیچے جانے کے لیے مڑی مگر مردانہ آواز سن کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

دیوار پر مضبوطی سے ہاتھ رکھے وہ سر نکالے اسی کو دیکھ رہا تھا۔زارا کی سوالیہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظروں کے جواب نے اس نے زمین کی طرف اشارہ کیا۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

زارا اس کے اشارے نہ سمجھ سکی تبھی تلملا کر پوچھا

وہ کاغذ اٹھا لیں

ارتضٰی کا جواب سن کر اس نے نیچے دیکھا جہاں کاغذ پڑا تھا۔اس نے کاغذ کھولا تو ایک پتھر کے سوا اس میں کچھ نہیں تھا مگر پھر کاغذ پر لکھا نمبر دیکھ کر وہ جل بھن گئی۔

اس نے کاغذ مروڑ کر نیچے پھینکا اور پاؤں پٹختی چھت سے نیچے اتر آئی۔

جبکہ ارتضٰی تاسف سے اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہا۔

ارتضٰی صالحہ ملک کا اکلوتا بیٹا تھا۔وہ جاب کے سلسلے میں اسلام آباد آیا تھا مگر نہیں جانتا تھا کہ وہ یہاں اپنا دل کھو دے گا اس کا ٹرانسفر ہو گیا تھا اور جب تک آفس والوں کی جانب سے گھر ملتا اسے اپنے کزن چچا الیاس ملک کے گھر رہنا تھا۔

دکھ چاہے کتنا ہی گہرا کیوں نہ ہو صبر آتے آتے آہی جاتا ہے۔اور ماہا کو بھی صبر آگیا تھا عابدہ بیگم اس کی دلجوئی میں لگی رہتی۔

وہ ماں تھی وہ اپنی بیٹی کی آنکھوں میں کرچی کرچی خوابوں کا دکھ اور تکلیف دیکھ سکتی تھی۔

کتنی اچھی ہوتی ہیں نا یہ مائیں تپتے صحرا میں بارش کی ٹھنڈی پھوار جیسی غم کی تاریکیوں میں خوشی کی روشن کرن جیسی۔

سنبھلتے سنبھلتے وہ سنبھل گئی تھی مگر اب ہنسنا کھیلنا تو جیسے اس نے چھوڑ ہی دیا تھا۔عابدہ بیگم اسے پہلے جیسا دیکھنا چاہتی تھی مگر اب وہ پہلے جیسا ہونا نہیں چاہتی تھی۔

سکون اپنے دل کا میں نے کھو دیا ہے

خود کو تنہائی کے سمندر میں ڈبو دیا ہے

جو تھا میرے مسکرانے کی وجہ

آج اسی نے میری پلکوں کو بھگو دیا ہے

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

احسن ملک چارپائی پر بیٹھے گہری سوچ میں گم تھے۔دوسری چارپائی پر بیٹھا عماد کب سے ان کے چہرے کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا تبھی پوچھ بیٹھا۔

آپ پریشان لگ رہے ہیں؟

ہوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عماد کے سوال سے وہ اپنی محویت سے چونکے۔

آج اظہر سے بات ہوئی تھی میری طلحہ نے ماہا کے لیے انکار کر دیا ہے اس وجہ سے اظہر نے گھر چھوڑ دیا

وہ افسوس سے بولے

انہوں نے ہم سے پوچھ کر رشتہ کیا تھا اپنے معاملات خود طے کرتے ہیں خود ہی بھگتے آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

عماد تلخی سے گویا ہوا اسے گماں تو تھا کہ طلحہ ماہا سے شادی کبھی نہیں کرے گا مگر اتنی جلدی وہ انکار کر دے گا اسے یقین نہ آیا۔

بیٹا چچا ہیں وہ تمہارے ایسے نہیں کہتے

احسن لغاری کی بات پر اس نے سر جھٹکا

میں سوچ رہا تھا کہ تمہارے لیے ماہا کا ہاتھ مانگ لوں اچھی بچی ہے اظہر کا دکھ بھی کم ہو جائے گا

احسن ملک کی بات سن کر وہ ہکا بکا رہ گیا وہ ماہا کو پسند کرتا تھا اسے وہ اچھی لگتی تھی مگر جیتی مکھی کون نگل سکتا ہے۔وہ اسے رات کی تاریکی میں طلحہ سے ملتے دیکھ چکا تھا۔

نہیں ابو جان ایسا کبھی نہیں ہو سکتا میں ماہا سے شادی ہر گز نہیں کروں گا

عماد نے اٹل لہجے میں کہا

کیا برائی ہے اس میں اچھی فرماں بردار بچی ہے

احسن لغاری نے ماہا کی طرف داری کی۔

اس کی اور میری عادات میں زمین آسمان کا فرق ہے ضدی اور خود سر ہے
اس کی اور میری نہیں بن سکتی

عماد کو اس کے لباس پر بھی اعتراض تھا مگر وہ یہ بات گول مول کر گیا تھا۔

جانتا ہوں بیٹا ابھی اس میں بچپنا بہت ہے مگر جوں جوں عمر گزرے گی وہ سمجھ
دار ہو جائے گی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کے پاس بھی عماد کے ہر سوال کا جواب تھا آخر کو اسی کے باپ تھے۔

مگر وہ اتنی ضدی ہے کہ کوئی بات نہیں مانتی مجھے نہیں کرنی اس سے شادی۔

عماد مسلسل انکار کر رہا تھا

تم میری بات مانتے ہو

احسن لغاری کے ماتھے پر شکنیں ابھری تھی

بیٹا شادی سے پہلے ہر عورت ایسی ہی ہوتی ہے شادی کے بعد اس کا شوہر پیار
اور محبت سے اسے اپنے رنگ میں ڈھال لیتا ہے۔ایک بات میری غور سے سننا

عورت کا دل محبت سے ہی تسخیر کیا جا سکتا ہے۔اور اصل مردانگی بھی یہی ہے۔

نرمی سے کہتے ہوئے وہ چند سیکنڈ کے لیے عماد کی بولتی بند کر گئے تھے۔

پھر کیا خیال ہے؟

احسن لغاری نے اس کے چہرہ پر کچھ کھوجنے کی کوشش کی۔

پھر بعد کی صورت حال کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے

عماد نے نیم رضامندی سے کہا

احسن لغاری اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

وہ کچھ دیر ان سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا آیا

میں جانتا تھا ماہا لغاری وہ شخص تمہیں نہیں اپنائے گا جو شخص تمہاری عزت کا خیال کیے تم سے ملتا ہے وہ کیسے تمہیں اپنی بیوی بنا سکتا ہے۔

وہ بیڈ پر لیٹے دل ہی دل میں ماہا سے مخاطب تھا اور گھنی مونچھوں کے نیچے عنابی ہونٹ مسکرائے جا رہے تھے۔

گاؤں کے جاہل اور گنوار لوگ ہاہاہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ماہا کی بات یاد کر کے ہنس پڑا تھا۔

گاؤں کے لوگوں کو جاہل اور گنوار کہتے ہوئے یہ بات بھول گئی تھی کہ خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

عابدہ بیگم ماہا کو اپنے ساتھ لگائے کچن میں کام کر رہی تھی۔پورا گھر مختلف کھانوں کی خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔

امی آج کون آرہا ہے؟

اس نے گاجر کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹتے ہوئے کوئی تیسری چوتھی بار پوچھا۔

تمہارے تایا جان اور تائی جان آرہے ہیں۔

احسن لغاری نے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے آنے کی اطلاع کر دی تھی اور اپنا مقصد بھی بیان کر دیا تھا ان کے لیے تو یہ خوشی کی بات تھی چلو ایک بھیتجا نہ سہی دوسرا سہی۔طلحہ کے انکار سے وہ بہت دُکھی ہوئے تھے مگر اب عماد کا رشتہ آنے سے وہ کافی حد تک پرسکون ہو گئے۔

ان کو ہمارے اس گھر شفٹ ہونے کا پتہ ہے؟

ماہا نے حیرت سے پوچھا

ہاں بیٹا تمہارے ابو نے ہی ان کو بتایا تھا خیر تم اب فریش ہو کر اچھا سا سوٹ پہن لو کتنا رف حلیہ ہے تمہارا۔باقی کام میں خود کر لوں گی

وہ پیار سے اسکے گال تھپکتی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

اس نے لان کا سادہ سوٹ پہنا تھا جب سے طلحہ نے اسے ٹھکرایا تھا اس نے بننا سنورنا چھوڑ دیا۔

احسن لغاری اور کنیز بیگم شام کو مٹھائی کی ٹوکریوں اور تحائف سے لدے پھندے پہنچے تھے وہ اس سے بہت شفقت سے ملے تھے کنیز بیگم اسے بار بار اپنے ساتھ لپٹا رہی تھی۔وہ اتنی انجان بھی نہیں تھی کہ ان کا مقصد نہ سمجھ سکتی مگر ابھی شک و شبہات میں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اظہر لغاری ان کے آنے سے قبل ہی آفس سے چھٹی کر کے آ گئے تھے۔

وہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ کر اپنے روم میں بند ہو گئی اس کے دل میں گھٹن بڑھتی جا رہی تھی ائیر کنڈیشن کمرے میں بھی وہ پسینے سے بھیگی ہوئی تھی۔

کیا تایا جان میرے لیے عماد کا۔۔۔

اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کلیجہ منہ کو آنے لگتا تھا

یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ

وہ ٹھنڈا پانی خلق میں انڈیلنے لگی کہ اندر کی گھٹن کچھ کم ہو مگر وہ بڑھتی ہی گئی۔

وہ نہیں جانتی تھی اظہر اور احسن لغاری کے مابین کیا بات چیت ہوئی مگر اس کی چھٹی حس اسے خطرے کا سائرن دے رہی تھی۔

احسن لغاری نے واپسی پر اس کے ہاتھ میں زبردستی پانچ ہزار کا نوٹ رکھا تھا۔ان کی روانگی کے بعد وہ لاؤنج میں آبیٹھی تھی گم سم اداس چہرہ ہر احساس سے عاری۔

طلحہ تم بہت پچھتاؤ گے میری زندگی ویران کر دی تم نے کاش مجھے معلوم ہوتا تم اتنے سنگدل نکلو گے تو کبھی تم سے دل نہ لگاتی

سر ہاتھوں میں گرائے وہ اسی سے مخاطب تھی۔

تمہیں مجھ سے شدید محبت تھی تو یقین بھی کیا ہوتا مجھے یوں بے اعتبار تو نہ کرتے۔نہیں تمہیں مجھ سے محبت نہیں تھی

وہ سر کو دائیں بائیں ہلانے لگی آنکھوں کے کنارے بھیگ گئے تھے۔

محبت میں شک کی گنجائش نہیں ہوتی یقین کی پختگی کا نام ہی محبت ہے۔

وہ گھٹنے میں سر دیے سسکنے لگی۔

ماہا بیٹا

وہ لاؤنج سے گزر رہی تھی۔ماہا کو اس طرح بیٹھے دیکھ کر اس کے پاس آگئی۔

ماہا

انہوں نے ماہا کا بازو ہلایا۔اس نے سر اوپر اٹھایا آنکھیں ضبطِ غم سے سرخ ہو گئی تھی۔

طبیعت تو ٹھیک ہے نا بیٹا ایسے کیوں بیٹھی ہو؟

وہ ماں تھی اس کی جو اولاد کی ذرا سی تکلیف پر انگاروں پر لوٹنے لگتی ہے۔

کچھ نہیں

وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے بیٹا اب بھول جاؤ اس کو وہ تمہاری سچی محبت کے قابل تھا ہی نہیں۔کیوں اس کے پیچھے خود کو اذیت دیتی ہو اور ہم سب کو بھی دکھ دے رہی ہو

عابدہ بیگم اس کی حالت دیکھ کر کلس کر رہ گئی۔

امی آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں

اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی

بھائی صاحب نے عماد کے لیے تمہارا ہاتھ مانگا ہے مجھے اور تمہارے ابو کو کوئی

اعتراض نہیں ہے اور تمہارے ابو ان کو ہاں میں جواب دے چکے ہیں

عابدہ بیگم کافی توقف کے بعد بولی۔

ابو نے عماد کا پرپوزل قبول کر لیا؟

وہ حیرانی سے گویا ہوئی

ہاں بیٹا۔اس طلحہ نے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا ہمیں۔شادی اور منگنی ٹوٹ جائے تو لوگ چہ مگوئیاں کرنے لگ جاتے ہیں پہلے جیسی عزت نہیں رہتی۔لیکن بھائی صاحب نے ہمارا مان رکھ لیا عماد بہت اچھا ہے اب تو اس کی کراچی میں پروموشن ہو گئی ہے میری بیٹی وہاں خوش رہے گی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

وہ اپنی دھن میں سب کہتی جا رہی تھی جبکہ ماہا آنکھیں پھاڑے ان کو تکے جا رہی تھی۔

اسٹاپ اٹ امی۔میری زندگی کا فیصلہ مجھ سے پوچھے بغیر کیسے کر سکتے ہیں آپ لوگ؟ ہاں بتائیں مجھے اتنی بے وقعت ہوں میں میری رائے کی کوئی اہمیت نہیں بوجھ سمجھ رکھا ہے مجھے۔

وہ پھٹ ہی پڑی تھی

یہ کیسی باتیں کر رہی ہو بیٹا ہم تمہیں بوجھ کیوں سمجھیں گے تم تو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو

عابدہ بیگم کو اس سے اسطرح کے رویے کی امید نہیں تھی

اپنے ہاتھوں سے میری جان لے لیں مگر خدا کے لیے مجھے اتنی بڑی سزا مت دیں کہ کبھی سر اٹھا کر جی نہ سکوں

وہ ہاتھ جوڑ کر کہتی اپنے روم میں بھاگ گئی جبکہ عابدہ بیگم صوفے پر ڈھے سی گئی اپنی اکلوتی بیٹی کو اس حالت میں دیکھ کر ان کا دل ریزہ ریزہ ہو رہا تھا اور اس سب کا ذمہ دار ان کا چہیتا بھانجا تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عابدہ بیگم سے تلخ کلامی کے بعد وہ دو دن بستر سے ہی نہ اٹھ سکی۔تیز بخار نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور آج بھی وہ وحیدہ بیگم اور زارا کے آنے کی خبر سن کر اٹھی تھی۔

شام ڈھلتے ہی وحیدہ بیگم ڈرائیور کے ساتھ واپس چلی گئی البتہ زارا کو اس نے اپنے پاس روک لیا تھا۔

زارا ہم جسے چاہتے ہیں وہ ہمیں کیوں نہیں ملتا کیوں وہ جدا ہو جاتا ہے یا جدا کر دیا جاتا ہے

وہ زارا کے کندھے پر سر رکھے آہستگی سے گویا ہوئی۔وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھی تھی عابدہ بیگم کچن میں اس کے لیے سوپ بنا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت کی ریت ہے محبت کرنے والوں کو سوائے غم کے کچھ حاصل نہیں ہوتا پہلے شک تھا مگر اب یقین بھی ہو گیا ہے کس طرح وقت نے پلٹا کھایا کہ تم دونوں جن کا ملنا یقینی تھا جدا ہو گئے

زارا نے انگلیوں کی پوروں سے آنسو صاف کیے

تم عماد کے لیے ہاں کہہ دو ماہی

وہ کچھ توقف کے بعد گویا ہوئی تھی عابدہ بیگم نے اسے ماہا کو سمجھانے کے لیے کہا تھا۔

نفرت کرتی ہوں اس سے شدید نفرت۔اس دل میں طلحہ کے لیے جتنی محبت ہے اس سے کہیں زیادہ عماد کے لیے نفرت

ماہا نے نفرت آمیز لہجے میں کہا زارا نے مجبوراً خاموشی اختیار کر لی کہ کہیں اس کی طبیعت نہ بگڑ جائے۔

دو دن رہنے کے بعد وہ واپسی کے لیے تیار تھی۔وحیدہ بیگم نے اسے لینے کے لیے ڈرائیور کو بھیجا تھا وہ سب سے مل کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔اس کی آنکھوں کے کنارے بار بار بھیگ رہے تھے۔ایک طرف جان سے عزیز بھائی تھا اور دوسری طرف جان سے عزیز سہیلی۔

سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں موندے سوچوں کے گہرے سمندر میں غوطہ زن تھی۔

تبھی جھٹکے سے گاڑی رُکی۔اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دی۔

سنسان جگہ ارد گرد درخت قطاروں میں لگے تھے۔ہلکی بارش کی پھوار کی وجہ سے سڑک گیلی سی تھی۔

کیا ہو گیا گاڑی کیوں روک دی؟

اس نے ڈرائیو سے کہا جو انجن میں چابی ڈال کر گاڑی اسٹارٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پتہ نہیں چھوٹی بیگم گاڑی خراب ہو گیا ہے

وہ پریشان سے اترا اور گاڑی کا فرنٹ حصہ کھول کر چیک کرنے لگا

اب کیا ہو گا میں گھر کیسے جاؤں گی واپس خالہ کے گھر جانے کا بھی کافی راستہ ہے

اس نے سیل فون نکال کر مظہر لغاری کو کال کی مگر ان نمبر مسلسل آف جا رہا تھا طلحہ کے سیل پر بیل جا رہی تھی مگر وہ ریسیو نہیں کر رہا تھا وہ سر مسلتی گاڑی سے باہر نکلی۔

پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی شاید کوئی جاننے والا نظر آ جائے جس سے

وہ لفٹ لے سکے۔

گاڑی ٹھیک نہیں ہو سکتی

وہ مایوسی سے کہنے لگی

گاڑی کا کوئی تار اتر گیا ہے اب یہ پتہ نہیں چل رہا کہ کونسا تار۔۔۔۔۔

تمہیں گھر سے گاڑی چیک کر کے لانی چاہیے تھی اب اس تنہا سڑک پر میں یہاں تمہارے باپ سے مدد مانگوں

وہ غصے سے ڈرائیو پر برس رہی تھی جب اپنے پیچھے گاڑی کے سائرن کی آواز پر اچھلی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں مدد کر سکتا ہوں آپ کی

وہ گاڑی سے اتر آیا تھا

اسے دیکھ کر زارا کا خلق تک کڑوا ہو گیا ایک شکایتی نظر آسمان پر ڈالی

اے خدا اس سڑک پر شارخ خان جیسا ہیرو کی جگہ یہ سڑی ہوئی شکل جیسا گینڈا

میڈم باقی شکرانے کے نفل گھر جا کر ادا کر لیجیے گا ابھی بیٹھیے

ارتضی نے اسے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

میں انجان آدمی کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ٹیکسی لے لوں گی

زارا نے ٹیکسی کی تلاش میں ادھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا

ٹیکسی والے سے تو جیسے گہری جان پہچان ہو گی

ارتضٰی نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا

چھوٹی بیگم آپ ان کے ساتھ چلی جائیں میں ان کو جانتا ہوں یہ آپ کے گھر کے ساتھ والے گھر میں رہتا ہیں

ڈرائیور نے پہلی بار ان کی گفتگو میں حصہ لیا

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اور یہ یہ مگرمچھ اس کے ساتھ تو میں کبھی نہ جاؤں

زارا نے برہم ہو کر کہا اسے اس وقت ارتضٰی سے زیادہ ڈرائیور پر غصہ آرہا تھا۔

مگرمچھ۔ارتضٰی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی۔اپنے بارے میں کیا خیال ہے سفید بندری

ارتضٰی نے بھی حساب برابر کیا

آپ حد سے بڑھ رہے ہیں؟

وہ چیخی

اگر گاڑی میں نہ بیٹھی تو ساری حدیں پار کر لوں گا

وہ معنی خیزی سے بولا اور زارا کلس کر رہ گئی۔

یہ دیکھو بارش بھی ہو رہی ہے اور وقت بھی زیادہ ہو رہا ہے آپ کو یہاں اکیلا چھوڑ کر تو ہر گز نہیں جاؤں گا میں پڑوسی ہوں آخر

وہ شریر لہجے میں بولا۔زارا کا دل کر رہا تھا مکے مار کر اس کا چہرہ لال کر دے مگر اس نے دل میں ہی جلی کڑھی سنانے پر اکتفا کیا۔

شام اترتے دیکھ کر چارو ناچار اس نے گاڑی سے اپنا بیگ اٹھایا اور ارتضٰی کی گاڑی کی طرف بڑھی۔وہ پہلے سے ہی فرنٹ ڈور کھولے کھڑا تھا۔

زارا کے بیٹھتے ہی اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

ویسے مجھے یقین نہیں آتا کہ خدا اتنی جلدی دعائیں سن لیتا ہے

وہ چہکتے ہوئے بولا

وہ ونڈاسکرین سے باہر دیکھ رہی تھی

آتے ہوئے دعا مانگ رہا تھا اس خوبصورت اور رومینٹک موسم میں اگر تم ساتھ ہو تو موسم کا مزہ دوبالا ہو جائے۔

وہ باتونی تھا یا اس کے سامنے زیادہ چہک رہا تھا مگر زارا کو اس وقت وہ باتونی لگا اور وہ بھی بغیر سوچے سمجھے بولنے والا۔

اس دن آپ رو کیوں رہی تھی؟

ارتضٰی نے اسے یاد دلایا

کہیں آپ مجھے یاد کر کے تو نہیں آنسو۔۔۔

اس نے زارا کی خاموشی پر شرارت سے کہا

آپ کی وجہ سے آنسو ہونہہ بڑی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں۔

وہ استہزایہ ہنسی۔اس کی بات ارتضٰی خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا۔ تبھی اس کے سیل پر رنگ ہونے لگی۔

اسکرین پر طلحہ کا نمبر جگمگا رہا تھا اس نے جلدی سے کال پک کی۔

ہیلو بھائی آپ کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟

جی گاڑی خراب ہو گئی ہے

اس نے بالوں کی لٹ چہرے پر سے ہٹاتے ہوئے کہا

نہیں ڈرائیور گاڑی کے پاس ہے میں نے ایک انکل سے لفٹ لی ہے

اس نے شرارت سے ارتضٰی کو دیکھا جو اسے گھوریاں دے رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی گڈ بائے

اس نے کال بند کر کے سیل گود میں رکھا۔

گھنٹے بعد بلیک مرسڈیز اس کے گھر کے سامنے رُکی وہ بیگ اٹھا کر گاڑی سے اتر کر گیٹ کے اندر چلی گئی اور اس نے سلیم احمد کے گھر کی طرف گاڑی بڑھائی۔

☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘

زندگی اپنی ڈگر پر چل رہی تھی ماہا سے اس موضوع پر پھر کسی نے بات نہیں کی تھی مگر انہوں نے احسن لغاری کو بھی انکار نہیں کیا تھا ان کا خیال تھا وقت کے ساتھ ماہا کے زخم مندمل ہو جائیں گے وہ حالات کے ساتھ سمجھوتہ کر لے گی مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ عماد کے نام سے اس کے زخم ناسور بن جائیں گے۔

ایک دھوکا بہت ضروری تھا

اعتبار کی حد سے نکل گئی تھی میں

☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘

وہ صبح سے موبائل کی تلاش میں گھر کا چپہ چپہ چھان چکی تھی اور اب شام ہونے کو آئی تھی مگر موبائل نہ ملا۔وحیدہ بیگم کے سیل سے زارا نے اپنے سیل پر رنگ کی۔بیل جا رہی تھی۔

اب کیا کروں امی کدھر رکھ دیا میں نے

وہ بری طرح جھنجلائی

عابدہ کے گھر رہ گیا ہوگا اور اب یہاں ڈھونڈتی پھر رہی ہو

وحیدہ بیگم کو اس کی لاپرواہی پر سخت غصہ آ رہا تھا۔

امی مجھے راستے میں بھائی نے کال کی تھی اور پھر موبائل میں نے بیگ میں رکھا تھا اب بیگ کھنگال ڈالا اب سوئی تو تھی نہیں جو نظر نہ آتی

وہ روہانسی ہو گئی۔ابھی چند ماہ ہی ہوئے تھے اسے طلحہ نے سب سے اچھی کمپنی کا موبائل لے کر دیا تھا۔

تو تم نے اس پورے گھر کو بیگ سمجھ رکھا ہے کیا؟

وحیدہ بیگم نے طنزاً کہا

کرتی رہو تلاشی میں، رات کے کھانے کی تیاری کر لوں لاپرواہ اولاد

وہ بڑبڑاتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی

اس نے ہاتھوں میں سر گرا لیا

کہیں گاڑی میں نہ رہ گیا ہو، گاڑی میں رہ جاتا تو وہ مجھے واپس کرتا

وہ سوچوں کے گھوڑے ادھر اُدھر دوڑا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے پھر اپنے سیل پر رنگ کی۔

وہ جو آفس سے چھٹی کر کے گاڑی میں بیٹھا تھا۔رنگ ٹون کی آواز پر اپنا سیل نکال کر دیکھنے لگا۔

یہ کس کے سیل کی آواز ہے؟

اپنا موبائل جیب میں ڈال کر اس نے ادھر اُدھر دیکھا تبھی سیٹ کے نیچے پڑا موبائل جس پر بار بار رنگ ہو رہی تھی نظر آیا۔

اوہ

اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل اٹھایا مگر کال کٹ چکی تھی۔وہ اس کی بے وقوفی پر جی بھر کر ہنستا رہا اور پھر گاڑی اسٹارٹ کر کے سڑک پر دوڑانے لگا۔

ایک بار پھر رنگ ہوئی اس نے جلدی سے پک کی۔

ہیلو۔۔۔

مجھے معلوم تھا گینڈے میرا سیل تمہارے پاس ہوگا اتنا نہیں ہوا میرا موبائل واپس کر دیتے ابھی اور اسی وقت میرا سیل واپس کرو ورنہ ابھی تمہارے گھر آتی ہوں

اس کے ہیلو کے جواب نے زارا کی چنگاڑتی ہوئی آواز ابھری

آ جاؤ گھر کیا بگاڑ لو گی میرا میں نے تو سیل واپس نہیں کرنا

وہ اسٹئیرنگ کو دائیں ہاتھ سے گھماتا مسکراتا ہوا اسے چھیڑ رہا تھا۔

دیکھو شرافت سے میرا موبائل واپس کرو اس میں میری پکچرز ہیں

زارا نے اب التجا کی تھی۔گیلری اس کی تصویروں سے بھری پڑی تھی۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ موبائل میں اپنی پکچرز نہیں رکھنی چاہیے اگر میری جگہ کسی اور کے ہاتھ لگ جاتا تو

اب کی بار وہ سنجیدگی سے بولا

تم کون سا نیک بابا ہو میرا موبائل واپس کرو ورنہ۔۔

اس نے دانت پیس کر کہا

ورنہ کیا کر لو گی؟

وہ اس کے غصے میں اضافہ کر رہا تھا

دوسری طرف اب مکمل خاموشی چھا گئی تھی ارتضٰی اس کی حالت سوچ سوچ کر مسکرا رہا تھا۔

میرے گھر آکر لے جاؤ

اس نے اپنی ہنسی روک کر کہا

ڈسٹ بن میں ڈال دو یا جلا دو

وہ غصے سے کہتی کال بند کر گئی تھی اس کا جی رہا تھا وہ اس کے گھر جا کر جوتی مار مار کر اس کا سر گنجا کر دے مگر ابھی وہ صرف اس کو دل میں صلواتیں سنانے کے سوا کچھ کر نہ سکی۔

موسم سرما شروع ہو گیا تھا دھند نے پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔سرد ہوائیں چل رہی تھی۔ماہا شال لپیٹے بھاپ اُڑاتی چائے کا مگ تھامے ٹیرس پر کھڑی تھی۔چائے کا گھونٹ گھونٹ پیتی وہ سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی جہاں بچے فٹ بال کھیل رہے تھے۔اسے اپنا بچپن یاد آگیا جب وہ، زارا اور طلحہ ایک ساتھ کھیلتے تھے۔دن کو سب سے نظر بچا کر کیریاں توڑ کر کھاتے اور اب وہ بچپن کہیں کھو گیا تھا جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی سب رشتوں کے معنی بدل گئے تھے۔

ماہا

عابدہ بیگم اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ٹیرس پر آگئی تھی

ماہا

انہوں نے پاس آکر اس کا کندھا ہلایا۔

ہائے امی ڈرا دیا مجھے

اس نے دل پر ہاتھ رکھا

کب سے آوازیں دے رہی ہوں طبیعت تو ٹھیک ہے نا

عابدہ بیگم نے بغور اس کا جائزہ لیا

جی امی ٹھیک ہوں

اس نے خود کو ہشاش بشاش ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

تمہارے ابو آفس سے آگئے ہیں اور تمہیں بلا رہے ہیں

عابدہ بیگم نے آنے کی وجہ بتائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں؟

وہ چونکی

مجھے کیا معلوم خود جا کر پوچھ لینا

وہ دونوں آگے پیچھے چلتی ہوئی لاؤنج میں داخل ہوئیں جہاں اظہر لغاری ٹی وی دیکھتے ہی ٹی وی بند کر دیا۔

آو بیٹا کیسی طبیعت ہے اب؟

وہ مسکرا کر بولے۔ماہا ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی اور عابدہ بیگم اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

ٹھیک ہوں

وہ سر جھکا کر بولی۔

امی نے بتایا ہوگا تمہیں کہ میں نے تمہارا رشتہ عماد کے ساتھ طے کر دیا ہے

اظہر لغاری کی بات اس نے سر اٹھا کر عابدہ بیگم کو دیکھا جو اسے آنکھوں کے اشارے سے چپ رہنے کی تنبیہ کر رہی تھی۔

جی

اس کے خلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔

اب بیٹا وہ شادی کرنا چاہتے ہیں بھابی بیگم بیمار رہنے لگی ہیں اور میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ جلد از جلد اس فرض سے سبکدوش ہو جاؤں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کیا پتہ کب زندگی۔۔۔۔

ابو۔۔۔اس نے جلدی سے ان کی بات کاٹی آنکھوں میں آنسو جھلملا رہے تھے۔

ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں آپ

وہ رونے لگی تھی

والدین زندہ ہوں تو انسان ان کی جدائی کا سوچ کر کانپ اٹھتا ہے ایک ہی خیال دل میں آتا ہے کہ کیسے ان کے بغیر زندگی گزرے گی مگر نہ جانے کیسے ان کے بچھڑنے کے بعد بھی ہم زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔

او میری بیٹی آنسو صاف کرو اتنی سی بات پر رونے لگتی ہو

وہ اس کا سر تھپکتے ہوئے بولے

آئندہ آپ ایسی بات نہیں کریں گے

وہ انکی طرف دیکھ کر بولی

نہیں کروں گا بابا غلطی ہو گئی

وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولے

تمہاری وجہ سے میں بہت پریشان تھا بیٹا۔طلحہ سے بہت امیدیں وابستہ تھی۔ہمیشہ سمجھتا تھا کہ میں نہ رہا تو طلحہ ہے جو تم دونوں کا خیال رکھے گا۔مگر اس کے انکار نے میری سب امیدیں اور مان توڑ دیے لیکن بڑے بھائی صاحب نے جو احسان مجھ پر کیا ہے میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا میرے دل سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا۔

وہ آج پہلی بار اس سے اس طرح تفصیل سے بات کر رہے تھے ورنہ زیادہ تر وہ اپنے کاروبار میں۔مصروف رہتے۔

عماد بہت اچھا ہے بیٹا میری اس سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔بظاہر وہ بہت بارعب اور سخت نظر آتا ہے مگر وہ دل کا بہت اچھا ہے

وہ مسکراتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ ماہا کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر

رہے تھے۔اب وہ اتنی بہادر نہیں تھی کہ باپ کی آنکھوں کی چمک چھین لے۔

شادی کے بعد عورت کی زندگی اس کے شوہر کے مزاج کے مطابق گزرتی ہے تمہیں خود کو بدلنا ہو گا شوہر کے مزاج کے مطابق کرنا ہوگا ان شاء اللہ خوشیاں تمہارا مقدر ہوں گی

انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

وہ اور بھی بہت کچھ اس سے کہتے رہے وہ سر جھکائے سنتی رہی۔

مگر کمرے میں آکر اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔وحشیانہ انداز جو ہاتھ میں آیا اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔توڑ پھوڑ کر کے خود فرش پر بیٹھ کر دھاڑیں مار کر رونے لگی۔اسے عابدہ بیگم پر غصہ آرہا تھا جنہوں نے اس کو انکار کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی تھی۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

اگلے دن اظہر لغاری کے آفس جانے کے بعد عابدہ بیگم اس کے کمرے میں آئی تھی۔وہ آڑی ترچھی بیڈ پر لیٹی تھی عابدہ بیگم کی موجودگی کو محسوس کر کے اٹھ بیٹھی۔

بیٹا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی آواز میں آنسو کی آمیزش تھی۔

اب کیوں آئی ہیں یہاں جو آپ نے کرنا تھا وہ کر دیا

اس کے لہجے میں اجنبیت در آئی تھی۔

میں کیسے تمہارے ابو تک تمہارا انکار پہنچاتی۔عماد کے رشتے کی سن کر وہ اتنے خوش تھے کہ مجھے۔۔۔

وہ وضاحتیں دینے لگی تھی مگر ماہا نے ان کی بات درشتی سے کاٹ دی۔

بس امی اس شخص کا نام بار بار میرے سامنے مت لیں۔

زندگی صرف اپنے لیے نہیں جیتے کبھی کبھی زندگی دوسروں کا بھرم رکھنے کے لیے گزارنی پڑتی ہے بیٹا اپنے ماں باپ کا بھرم رکھ لو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عابدہ بیگم ہاتھ جوڑ کر بولی

طلحہ کے انکار سے انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہے اگر تم انکار کرو گی تو وہ برداشت نہیں کر پائیں گے

وہ روتے ہوئے باہر نکل گئی تھی۔

مجھے سب کی نظروں میں گرا کر خود کتنا معتبر ہو گیا ہے میں بھی تمہاری زندگی عذاب بنا دوں گی تم کبھی سکھ کا سانس نہیں لے سکو گے

وہ دل میں اس سے مخاطب تھی۔ماہا کے دل میں اس کے لیے نفرت کچھ زیادہ بڑھ گئی تھی۔

آج کل وحیدہ بیگم اسے گھر کے کاموں میں الجھا رہی تھی اور ابھی اسے سخت حکم صادر ہوا تھا کہ دن کا کھانا زارا بنائے گی اب زارا میڈم کچن میں گھسی چاول بنانے میں مصروف تھی۔اس کے خیال میں چاول بنانا باقی کھانوں سے زیادہ آسان ہے۔

یہ موبائل ساتھ والی بیگم صاحب کے بھتیجے نے آپ کے لیے بھیجا ہے

وہ پیاز کاٹ رہی تھی اور ساتھ آنسو بھی پونچھ رہی تھی جو پیاز کی ترشی کی وجہ سے آنکھوں سے بہہ رہے تھے مگر نازو ملازمہ کی بات سن کر اس نے جھپٹ کر اس سے موبائل لیا۔

ٹھیک ہے اب جاؤ

وہ واپس پیاز کاٹنے لگی۔

اگر آپ نے کچھ دینا ہو تو۔۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے بولی

کچھ نہیں دینا تم جاؤ اب

زارا نے اب غصے سے کہا تھا ملازمہ سہم کر چلی گئی تھی۔

جوتیاں نہ دوں اس کو

وہ بڑبڑائی تبھی اس کا سیل زور و شور سے بجنے لگا

ہیلو

اس نے کال پک کر کے کان سے لگایا اور دوسرے ہاتھ سے کٹا ہوا پیاز دیگچی میں ڈالا

کم۔از کم انسان شکریہ ہی بھول دیتا ہے

اسپیکر سے ارتضٰی کی آواز ابھری

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت شکریہ۔اب دوبارہ کال مت کرنا کتنے کمینے انسان ہو تم

غصے سے اس کی آواز کانپ رہی تھی

ہاہاہا وہ تو میں ہوں آج شام پر چھت پر آجانا تمہاری پکچرز میرے پاس سیو ہیں اب آگے تم خود سمجھ دار ہو

وہ اس کی حالت سے لطف لیتے ہوئے بولا۔ارتضٰی کی بات پر اس پر کپکپی طاری ہو گئی۔

پلیز ایسا مت کرو میں ایسی لڑکی نہیں ہوں

وہ روہانسی ہو گئی۔

میں تو ایسا ہوں نا آجانا چھت پر باقی باتیں وہی ہوں گی

ارتضٰی نے سنجیدگی سے کہا

زارا نے کھٹ سے فون بند کر دیا۔

اب کیا ہو گا

وہ سر پکڑ کر اسٹول پر بیٹھ گئی۔کچھ جلنے کی بو محسوس کر کے وہ جلدی سے دیگچی کی طرف بڑھی جہاں پیاز جل کر کوئلہ ہو گیا تھا۔

خدا کرے مر جاؤ کمینے

وہ اسے کوستی دیگچی دھونے لگی۔

شام کو وہ جان بوجھ کر چھت پر نہیں گئی مگر دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔

اگر میری پکچرز اس نے وائرل کر دی تو۔۔۔

اس پر کپکپی طاری ہو گئی۔

بھائی اور ابو جان سے مار دیں گے مجھے۔امی کو بتانا چاہیے

وہ سوچوں میں اس قدر محو تھی کہ موبائل کی ٹوں ٹوں سن کر ڈر کے مارے

اچھل پڑی۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

افففف خالہ جانی ڈرا ہی دیا مجھے۔۔

اس نے عابدہ بیگم کا نمبر دیکھ کر جلدی سے کال ریسیو کی۔

ہیلو خالہ جانی کیسی ہیں ماہا کیسی ہے؟

خدا کا شکر ہے بیٹا۔تم کیسی ہو آپا کیسی ہیں اور کال کیوں نہیں اٹھا رہی میری کب سے ان کے سیل پر ٹرائی کر رہی ہوں

عابدہ بیگم کی نرم آواز اسپیکر میں سے ابھری

اوہ امی شاید کچن میں کھانا بنا رہی ہوں گی میں کرواتی ہوں بات

وہ عابدہ بیگم سے باتیں کرتی کچن میں آگئی جہاں وحیدہ بیگم تیزی سے سبزیاں کاٹنے میں مصروف تھیں۔

یہ لیں امی خالہ کی کال ہے۔

زارا نے سیل ان کی طرف بڑھایا

وحیدہ بیگم اس کے ہاتھ سے سیل لے کر لاؤنج میں آگئی اور ساتھ ہی زارا سبزیاں کاٹنے کا اشارہ کر دیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وحیدہ بیگم کچن میں آئی تھی وہ سبزیاں کاٹ چکی تھی۔

ماہا کے دن رکھ دیے ہیں اظہر نے اور عابدہ کہہ رہی تھی تمہیں بھیج دوں شاپنگ وغیرہ میں اس کا ہاتھ بٹا سکو

وحیدہ بیگم کے چہرے پر اداسی نمایاں تھی۔کتنی خواہش تھی کہ ماہا ان کی بہو بنے۔

کیا اتنی جلدی چچا جان نے شادی کا اعلان کر دیا

زارا کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

کاش طلحہ انکار نہ کرتا تو آج ماہا اس گھر میں بہو بن کر آتی

ان کی آنکھیں بھیگ گئی تھی مگر زارا کے دل میں بار بار یہی خیال آرہا تھا کہ

بھائی کو ماہا کی شادی کے بارے میں پتہ چلے گا تو کتنے اداس اور دکھی ہوں گے

امی چپ ہو جائیں جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب آپ اس کی خوشحال ازواجی زندگی کی دعا کریں

بظاہر وہ ان کو تسلی دے رہی تھی مگر حقیقت میں اس کا اپنا دل بھی ماہا کی شادی کا سن کر اداس ہو گیا تھا۔

وحیدہ بیگم کو چپ کرواتے اس کی اپنی پلکیں بھی بھیگنے لگی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کو مظہر لغاری سے اس نے عابدہ بیگم کے گھر جانے کی اجازت لی اور رات کی رات میں پیکنگ بھی کر دی۔ماہا کے گھر جانے کی خوشی بھی تھی اور اس کی جدائی کا ملال بھی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ طلحہ کے کمرے کی طرف بڑھی تاکہ اس تک یہ بریکنگ نیوز پہنچا سکے۔طلحہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا کام کرنے میں مصروف تھا۔

سست روی سے چلتی وہ بیڈ کی پائنتی بیٹھ گئ

کیسی ہو؟

وہ اسے دیکھ کر بولا۔جب سے اس نے ماہا کے لیے انکار کیا تھا اس کے اور گھر والوں کے درمیان ایک خاموشی کی دیوار حائل تھی۔

ٹھیک ہوں۔آپ تو بھول ہی گئے"

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں پہ شکوہ آگیا

نہیں بھولا۔

وہ ہنوز اپنے کام میں مصروف تھا۔

ماہا کی شادی ہو رہی ہے بھائی

زارا کی بات پر تیزی سے کی بورڈ پر چلتے اس کے ہاتھ چند سیکنڈ کے لیے ساکت ہو گئے مگر جلد ہی اس نے خود پر قابو پا لیا۔

آپ کی ماہا کسی اور کی ہونے جا رہی ہے بھائی کاش آپ انکار نہ کرتے

زارا کی آواز بھرا گئی۔

اب وہ گھر پر بیٹھی تو نہیں رہ سکتی نا شادی تو اسے کرنی ہی تھی کسی نا کسی سے

اسے اپنے آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

آپ کو دکھ نہیں ہوا

اس نے ایک بار پھر تصدیق چاہی

دکھ کیسا زارا میں نے تو انکار کر دیا تھا خود ہی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ زارا کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا۔مگر اس کے کمرے سے جاتے ہی اس کے اعصاب جواب دینے لگے۔

وہ ماہا کو عماد سے باتیں کرتے دیکھ کر برداشت نہیں کر پایا تھا اب ہمیشہ کے لیے عماد کا ہوتے دیکھ کر کیسے برداشت کر پاتا

کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کر کے وہ بستر پر آگیا۔نرم بستر پر بھی اسے کانٹے اُگے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔اس نے غصے اور جلدبازی میں اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔مگر اب اس فیصلے کے نتائج برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

ماہا عماد کی بننے جا رہی ہے

یہی سوچ سوچ کر رات اس کی انگاروں پر لوٹتے گزری۔

محبت میں شک کی گنجائش نہیں ہوتی محبوب کی برائیوں سے بھی سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے مگر وہ محبت کی پہلی سیڑھی پر ہی ہار گیا تھا۔

جب سے اس نے شادی کی خبر سنی تھی کمرے سے نکلنا چھوڑ دیا تھا عابدہ بیگم نے اس کی حالت کے پیشِ نظر زارا کو بلوا لیا تھا۔

وہ عصر کے وقت عابدہ بیگم کے گھر پہنچی۔لاؤنج میں عابدہ بیگم پریشانی سے ٹہل رہی تھی۔

او زارا تم آگئی میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی

انہوں نے مسکرانے کی کوشش کی۔

ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہو گئی

وہ ان سے بغل گیر ہو کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

اسی لیے پریشان تھی آپا نے صبح تمہارے گھر سے چلنے کی اطلاع دے دی تھی اور اب

انہوں نے کلائی پر بندھی نازک سی گھڑی پر وقت دیکھا۔

ماہا کدھر ہے نظر نہیں آرہی

اس نے ادھر اُدھر دیکھا

کمرے میں ہے۔

ان کا لہجہ خود بخود اداس ہو گیا

زارا وہ تمہاری بچپن کی دوست ہے اسے سمجھاؤ کیوں وہ اپنی زندگی برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے میں تو سوچ سوچ کر پریشان ہوں اگر اس نے اظہر کے سامنے انکار کر دیا تو۔۔اسے کچھ سمجھاؤ پلیز زارا اسی لیے میں نے تمہیں بلایا ہے اس کی طرف سے ذہن پرسکون ہو تو کچھ خرید سکوں

ان کے چہرے پر غصے اور پریشانی کا ملا جلا عنصر تھا۔

میں اسے سمجھاؤں گی آپ پریشان مت ہوں

اس نے عابدہ بیگم کو تسلی دی۔

اچھا میں اس سے مل آؤں

وہ اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر ماہا کے کمرے کی طرف بڑھی۔تبھی اس کے سیل پر بپ ہوئی۔اس نے بیگ میں سے سیل نکالا تو ارتضٰی کا نمبر جگمگا رہا تھا وہ تو ماہا کی شادی کا سن کر مکمل طور پر اسے بھول چکی تھی۔

ہائے اب کیا کروں

اس کے ماتھے پر ناگواری کی شکنیں ابھری۔

موبائل سائلنٹ پر لگا کر وہ ماہا کے کمرے کیطرف بڑھی۔

وہ بالکونی میں کھڑی تھی۔زارا دندناتے چھنچھناتے ہوئے اس کے پاس آئی۔

او ہیلو لڑکی کوئی مہمان وہمان آتا ہے تو اس سے مل لیتے ہیں

زارا کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا

وہ شرارتی مسکراہٹ لیے اسی کو دیکھ رہی تھی۔ماہا بے اختیار اس کے گلے لگ گئی۔آنکھوں میں رکے آنسو بہہ نکلے۔

وہ کافی دیر اس سے لپٹی آنسو بہاتی رہی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چپ ہو جاؤ کیا سارے آنسو آج ہی بہاؤ گی

زارا نے اسے خود سے الگ کر کے اس کے آنسو صاف کیے۔

کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو بھول جاؤ ماضی کو۔

زارا نے اسے بیڈ پر بٹھا کر پانی کا گلاس پلایا

دیکھو ماہا میں نے کبھی تمہیں کزن نہیں سمجھا۔تم مجھ سے بہن کے رشتے سے بھی بڑھ کر ہو۔جس شخص کو تمہاری پرواہ نہیں تم اسی کی پرواہ کر رہی ہو اور جو لوگ تمہاری محبت میں ہلکان ہو رہے ہیں ان کی تمہیں کوئی قدر ہی نہیں

زارا ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی۔ہم اکثر ان لوگوں کی یاد میں تڑپ رہے ہوتے ہیں جو ہم سے دور ہوتے ہیں یا ہمیشہ کے لیے بچھڑ جاتے ہیں۔جو محبتیں ہمارے پاس ہوتی ہیں ان کی قدر ہم کبھی نہیں کرتے۔ان کے لیے ہمارے دل میں احساس ہی نہیں ہوتا

چلو نیچے خالہ جانی کے پاس کیوں پریشان کرتی ہو ان کو اٹھو

وہ اس کو خاموش دیکھ کر اس کا بازو جھنجھوڑنے لگی۔

"کیا اسے میری شادی کا پتہ ہے؟

اس کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بتایا تھا ان کو مگر انہیں تو جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا

زارا نے دکھ سے کہا

اب اٹھو نا یہاں میں بور ہونے نہیں آئی

وہ اس کی آنکھوں میں جھلملاتے آنسو دیکھ چکی تھی تبھی اسے بازو سے کھینچ کر لاؤنج میں لے آئی۔جہاں عابدہ بیگم چائے پر انہی کا انتظار کر رہی تھیں۔

وہ رات کو ماہا کے سو جانے کے بعد کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر نکل آئی۔ارتضی کی انیس مسلڈ کالز اور تین میسجز شو ہو رہے تھے۔

اس نے پہلا میسج اوپن کیا

کال اٹھاؤ اسی میں بہتری ہے تمہاری

اس نے دیگر میسجز کھولنے شروع کر دیے۔

کال پک کرو یا چھت پر آجاؤ

نہ کال پک کی اور نہ ہی چھت پر آئی اب دیکھنا کیا کرتا ہوں میں

آخری میسج پڑھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ایک گھنٹے پہلے کا یہ میسج تھا

اس نے جلدی سے میسج ٹائپ کرنا شروع کر دیا۔

خدا کے لیے کچھ ایسا مت کرنا پلیز

اس نے سینڈ کے بٹن پر کلک کیا اور اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

اے خدایا مجھ پر رحم کر میں بہت کمزور ہوں اس شخص کو ہدایت دے

اس نے خدا سے التجا کی تبھی سیل پر ارتضٰی کا نمبر جگمگانے لگا اس نے جلدی سے کال پک کی۔

ہیلو سویٹ ہارٹ لگتا ہے میری کال کا انتظار ہو رہا تھا

وہ شوخی سے بولا

اپنے دل سے یہ خوش فہمی نکال دو

اس نے کلس کر کہا

غلط فہمی ہی سہی

اس کا شریر لہجہ اس کو مزید تپا رہا تھا

دیکھو۔۔۔

پاس آؤ تو دیکھوں

وہ جلدی سے اس کی بات کاٹ کر بولا

میرا مطلب میری بات سنو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہڑبڑا کر بولی

وہ شخص کسی کو بھی اپنی باتوں میں الجھا سکتا تھا اور زارا کو بھی اپنی باتوں کے جال میں پھنسا چکا تھا۔

سناؤ سن رہا ہوں

وہ ہمہ تن گوش ہو گیا

میری پکچرز ڈیلیٹ کر دو تمہیں خدا کا واسطہ

وہ روہانسی ہو گئی

کہا تو ہے ایک بار مل لو مجھ سے

وہ دوسری طرف اس کی حالت کا سوچ سوچ کر ہنس رہا تھا

کمینے ذلیل انسان ملے گی تم سے جوتی میری

زارا کو تاؤ آگیا

افففف تمہاری جوتی بھی مجھ سے ملنے کو بے تاب ہے

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا

نہیں تمہیں پیٹنے کو بے تاب ہے ایک بار سامنے آؤ تمہاری عقل ٹھکانے نہ لگائی تو میرا نام بھی زارا نہیں

وہ جلدبازی میں اپنا نام بھی اسے بتا گئی تھی اور غلطی کا احساس ہونے پر اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔

دوسری طرف ارتضٰی اس کا نام لے کر قہقہہ لگا رہا تھا۔

وہ جلتی کڑھتی کمرے میں آئی تو ماہا اسے خشمگی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

کون تھا یہ؟

وہ ماہا۔۔۔۔۔

اس نے ساری رام کتھا ماہا کے گوش گزار کر دی

اب کیا کروں ماہا

اس نے انگلیاں مڑورتے ہوئے ماہا کی طرف دیکھا

اپنی لاپرواہی کی سزا بھگتو

وہ کمبل سر تک اوڑھ کر لیٹ گئی اور زارا بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگی۔

وہ دالان میں پیڑ کے نیچے کرسی پر بیٹھی تھی۔ہاتھوں میں میگزین پکڑے نہ جانے کن سوچوں میں کھوئی تھی۔آج عابدہ بیگم اور زارا شاپنگ کے لیے باہر گئی تھی۔ان دونوں نے اسے بھی ساتھ چلنے کا کہا مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قدموں کی آہٹ پر اس کی محویت ٹوٹی۔سر اٹھایا تو طلحہ کو دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔اس نے چند سیکنڈ آنکھیں بند کر کے کھولی کہ یہ خواب تو نہیں۔مگر وہ حقیقت میں وہاں موجود تھا۔

ہاں وہ طلحہ ہی تھا اس کے سامنے اس کے پاس چند قدموں کی دوری پر۔

تم۔۔۔۔

وہ کرسی چھوڑ کر اس کی طرف بڑھی

کیوں آئے ہو اب یہ دیکھنے کہ میں زندہ ہوں یا مر گئی میری حالت دیکھنے آئے

ہو

وہ اس کے سامنے کھڑی چیخ چیخ کر پوچھ رہی تھی۔

کیوں کیا تم نے ایسا میری جان لے لیتے یوں ٹھکرا کر مجھے پل پل مرنے کی اذیت تو نہ دیتے

آنسو جھڑیوں کی صورت اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

ایک بار تو سوچا ہوتا طلحہ میں کیسے جیوں گی تمہارے بغیر۔۔

وہ روتے روتے اس کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی اور وہ اتنا بے بس تھا کہ اسے تسلی بھی نہ دے سکا۔اتنا بھی نہ کہہ سکا کہ میں خود تمہارے بغیر جی نہیں سکتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس نے ماہا کو پکارا

وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی طلحہ کی آنکھیں بھی شدتِ غم سے سرخ ہو رہی تھی۔

میں تمہیں اپناؤں گا ماہا میں خود بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گلوگیر لہجے میں بولا۔

وہ اس کے قدموں سے اٹھی

تم شادی سے انکار کر دو میں تمہیں اپناؤں گا

وہ ماہا کو حیرت میں چھوڑ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

طلحہ نے اسے زندگی بخش دی تھی۔پل میں اس کے چہرے پر خوشی کے ہزاروں رنگ بکھرے تھے۔

ڈھلتی شام کے وقت عابدہ بیگم اور زارا کی واپسی ہوئی۔

آگئے آپ لوگ کیا کیا لے کر آئے ہو

وہ چہکتے ہوئے شاپنگ بیگز کھولنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کپڑے، میچنگ جیولری، چوڑیاں، جوتے اور نہ جانے کیا کیا۔وہ ہر چیز شوق سے دیکھ رہی تھی اور ساتھ ان دونوں کو اپنے تبصروں سے بھی نواز رہی تھی۔عابدہ بیگم نے اسے خوشیوں سے بھری ہوئی ازواجی زندگی کی دعا دی۔

امی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے

زارا کے کمرے میں جانے کے بعد وہ بولی

ہوں بولو سن رہی ہوں

ڈھیر ساری شاپنگ کرنے کے بعد وہ بہت تھکن محسوس کر رہی تھی۔

اگر میں کہوں کہ میں طلحہ سے شادی کروں گی تو؟

ماہا نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔پل میں ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔

دماغ تو نہیں چل گیا تمہارا خبردار جو منہ سے دوبارہ ایسی بات نکالی شادی میں ہفتہ رہ گیا ہے اور تم ایسی باتیں کر رہی ہو ویسے بھی طلحہ انکار کر چکا ہے

وہ خود کو قابو کرنے لگی

طلحہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اب یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میں عماد سے شادی کروں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا نے اٹل لہجے میں کہا

چٹاخ۔۔۔۔۔

عابدہ بیگم کا ہاتھ بلند ہوا اور اس کی گال پر سرخ نشان چھوڑ گیا

وہ تمہیں بے وقوف بنا سکتا ہے پر ہمیں نہیں۔تمہیں کھلونا سمجھ رکھا ہے اس نے کہ جب جی چاہا کھیل لیا اور جب جی چاہا توڑ کر پھینک دیا

ان کو ماہا پر سخت غصہ آرہا تھا۔

وہ مجھے پیار کرتا ہے اور میں اسی سے شادی کروں گی

ماہا بھی انہی کی بیٹی تھی۔

اپنی عزت کا خیال نہیں کم از کم باپ کی عزت کا خیال کر لو زبان دے چکے ہیں وہ بھائی صاحب کو

ان کا لہجہ کچھ نرم ہوا تھا۔

زبان ابو نے دی ہے میں نے نہیں اور ویسے بھی یہ رشتہ زبردستی کا ہے

ماہا نے بے اعتنائی کی حد کر دی۔عابدہ بیگم کا جی چاہ رہا تھا تھپڑوں سے اس کا چہرہ سرخ کر دیں

کیوں ہمیں بے عزت کرنے کے در پہ ہو

وہ صوفے پر بیٹھ کر رونے لگی یہاں شادی میں صرف ہفتہ رہ گیا تھا اور ان کی بیٹی شادی سے ہی انکاری تھی۔

ابو نے رشتہ مجھ سے پوچھ کر نہیں دیا تھا میں نے پہلے ہی انکار کر دیا تھا کہ مجھے عماد سے شادی نہیں کرنی

وہ ان کے رونے پر سٹپٹا گئی۔

ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے سامنے کچھ خیال کرو ہمارا۔

انہوں نے باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اس سے شادی نہیں کر سکتی آپ مجھے مجبور مت کریں

ماہا کی بات پر عابدہ بیگم جلال سے اٹھی اور اس پر تھپڑوں کی برسات شروع کر دی۔

خالہ جانی کیا کر رہی ہیں یہ

زارا جو کب سے ان کی تلخ کلامی سن رہی تھی لاؤنج میں آکر اس نے عابدہ بیگم کے ہاتھ پکڑ لیے

زارا سمجھاؤ اسے اس کی شادی صرف عماد سے ہو گی یہ کیوں تمہارے بھائی کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن رہی ہے

زارا نے انہیں صوفے پر بٹھایا

کبھی نہیں کروں گی

وہ غضب ناک انداز میں چیخی تھی۔

نہ جانے اس نازک سی لڑکی میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی یا جنہیں عشق ہوتا ہے ان میں فولادی طاقت آجاتی ہے وہ پھر چٹانوں میں سے بھی اپنا راستہ بنا لیتے ہیں۔

ماہا تم پلیز کمرے میں جاؤ

زارا نے اسے کمرے میں بھیجا اور عابدہ بیگم کے پاس بیٹھ کر انہیں تسلی دینے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگی۔

میرے اعصاب شل ہو رہے زارا، کیا ہو گا؟ یہ لڑکی کیوں ہم سب کو برباد کرنے پر تُلی ہے۔

وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی۔زندگی میں پہلی بار انہوں نے ماہا پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

کچھ نہیں ہوگا خالہ جانی ریلیکس ہو جائیں آپ۔

وہ انہیں تسلیاں دینے لگی مگر ماہا کے رد عمل سے وہ خود بھی پریشان ہو چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاش میں تم پر اعتبار نہ کرتی

تیری یادوں کو اپنے اوپر سوار نہ کرتی

جی لیتی تیری یادوں کے بغیر یونہی

اپنی اچھی بھلی زندگی یوں برباد نہ کرتی

وہ کون سا دن تھا جب تم پر آیا تھا یقین

کاش وہ پل لوٹ آئے یہ دعا نہ کرتی

یہ محبت تو اک سچا جذبہ ہے جو تو جان نہ سکا

کاش دنیا میں کسی سے امیدِ وفا نہ کرتی

کیا ہے قتل میری خوشیوں کا تو نے

کاش میں اس پیار پر کبھی اعتبار نہ کرتی

اے قسمت کس موڑ پر لا کھڑا کیا تونے

کاش میں اپنی قسمت پر کبھی ناز نہ کرتی

(نامعلوم)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عابدہ بیگم پریشانی سے گھر کے لاؤنج میں ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہی تھی۔آج ماہا کی مہندی کا فنکشن تھا وہ زارا کے ساتھ پارلر گئی تھی مگر اب شام کے 6:00 بج گئے تھے وہ دونوں واپس نہیں لوٹی تھیں۔

اے خدایا عزت اور ذلت تیرے ہاتھ میں ہے ہماری عزت رکھ لے خدایا

ان کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی۔

وہ جلدی سے زارا کا نمبر ڈائل کرنے لگی مگر اس کی ضرورت ہی نہ پڑی وہ دونوں آگئی تھی انہوں نے شکر کا کلمہ پڑا۔وہ اس دن کے ماہا کے رد عمل سے

خوفزدہ ہو گئی تھی کہ وہ کوئی غلط قدم نہ اٹھا دے مگر اسے تو گہری چپ لگ گئی تھی یا وہ جان چکی تھی کہ جو شخص جس عورت سے دوستی رکھتا ہے وہ کبھی اسے اپناتا نہیں ہے۔

ہال میں پہنچتے ہی اسے اسٹیج پر بٹھا دیا گیا۔مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔

مہندی کا فنکشن عروج پر تھا

زرق برق لباس پہنے لڑکیاں ادھر سے اُدھر دندناتی ہوئی پھر رہی تھی اور کچھ باتیں کرتے ہوئے کھلکھلا رہی تھی۔

بڑی عورتیں اسٹیج پر آکر رسم کے طور پر گلاب جامن اس کے منہ میں ٹھونستی اور ہنستی مسکراتی معنی خیز جملے کہتی اسٹیج سے اتر جاتی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری جانب عماد کی مہندی کا فنکشن الگ ہی رنگ لیے ہوئے تھا۔مردوں اور عورتوں کے بیٹھنے کا انتظام الگ الگ کیا گیا تھا۔

مرد جہاں خوشی سے بھنگڑا ڈال رہے تھے۔وہاں عورتیں بھی مہندی کے گیت گا رہی تھی اور کچھ شوخ و چنچل لڑکیاں رقص بھی کر رہی تھی۔

مہندی کا فنکشن رات گئے اپنے اختتام کو پہنچا۔

برات کے فنکشن میں اس نے فیروزی رنگ کا لہنگا پہنا تھا جس پر موتیوں اور ستاروں کام بنا ہوا تھا۔نفاست سے کیے گئے میک اپ نے اس کے حسن کو

مزید رونق بخش دی تھی۔

نکاح کے بعد ان دونوں کو ایک ساتھ اسٹیج پر بٹھا دیا گیا۔ماہا اگر خوبصورت لگ رہی تھی تو عماد بھی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

سب کی دعاؤں لیتی وہ رخصت ہو کر احسن ولاء آگئی۔

اس کا استقبال شاندار طریقے سے کیا گیا۔

راہ داری سے لے کر حجلہ عروسی تک گلاب کے پھول بچھے ہوئے تھے مگر اس وقت یہ گلاب کے نرم پھول بھی اسے کانٹوں کی مانند لگ رہے تھے۔

نہ جانے کیا کیا رسومات ہوئیں۔وہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہی تھی اور نہ سن رہی تھی۔اسے اپنے ارد گرد سناٹا محسوس ہو رہا تھا۔

رات گئے مدیحہ اور چند لڑکیاں اسے عماد کے کمرے میں چھوڑ گئی۔

وہ پوری دنیا سے بے گانہ اپنے آپ سے بھی بے خبر اندھیرے کمرے میں ماضی کے دریچوں میں جھانک رہا تھا۔اس کے دل سے یہی ہوک اٹھ رہا تھا کہ

کاش اس دن میں گاؤں نہ گیا ہوتا یا کاش وہ منظر کبھی نہ دیکھتا

مگر کاش ہمیشہ کاش ہی رہتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا تھا اور وقت ایک بار ہاتھ

سے نکل جائے واپس کبھی ہاتھ نہیں آتا۔

طلحہ کے لیے یہ خیال ہی جان لیوا تھا کہ ماہا کسی اور کی ہو گئی ہے۔اس میں اتنی ہمت کہاں تھی وہ کسی اور کے ساتھ اسے رخصت ہوتا دیکھے۔

آنسو بار بار آنکھوں میں اُمڈ رہے تھے مگر وہ واپس انہیں پیچھے دھکیل دیتا۔مرد عورت سے زیادہ دکھ سہنے کی صلاحیت رکھتا ہے مگر اس وقت طلحہ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا وہ یہ دکھ برداشت نہیں کر پائے گا۔وہ جل کر بھسم ہو جائے گا۔

محبت کرنے والوں کا ظرف بہت بڑا ہوتا ہے وہ محبوب کو غلطی کی سزا دینے کی بجائے معاف کرتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کنپٹیوں کو ایک ہاتھ سے مسلتے اس نے دراز میں سے نیند کی گولی لی اور پانی کے ساتھ پھانک لی۔

ان تکلیف دہ سوچوں سے بچنے کے لیے نیند ہی اس کی راہ فرار تھی۔

وہ دروازے کو دھکیلتا اندر داخل ہوا۔کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اور ہلکی سسکنے کی آواز آرہی تھی۔اس نے لائٹ آن کی تو کمرے کی حالت دیکھ کر ششدد رہ گیا۔

پھولوں کی لڑیاں زمین پر بکھری ہوئی تھی۔سائیڈ ٹیبل پر رکھے پھولوں کے گلدستے چکنا چور حالت میں زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔

وہ احتیاط سے قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا جو گھٹنوں میں سر دیے سسک رہی تھی۔

قدموں کی آہٹ محسوس کر کے اس نے سر اٹھایا اور اگلے ہی پل وہ زخمی شیرنی کی طرح عماد پر جھپٹ پڑی۔

آخر تم چاہتے کیا ہو۔مجھ سے سب کچھ چھین کر میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے پھر رہے ہو گھٹیا انسان

وہ اس کا گریبان پکڑ کر ہذیانی انداز میں چلائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلاؤ مت گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے۔بیٹھ کر آرام سے بات کرو

وہ اپنا گریبان چھڑواتا دبی دبی آواز میں بولا۔

تم جیسا دوغلا انسان میں نے زندگی میں نہیں دیکھا تم یہ نہ سوچو کہ میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہوں گی میں تمہاری زندگی عذاب بنا دوں گی

وہ اب کی بار آہستہ آواز میں بولی تھی مگر آنکھیں شعلے اُگل رہی تھی۔اتنے دونوں سے جو لاوا اس کے اندر پک رہا تھا وہ آتش فشاں بنتے ہی پھٹ پڑا تھا۔

ایک بات کان کھول کر سن لو مجھے اپنی عزت اپنی ساکھ بہت عزیز ہے اگر تم

نے یہ بکواس گھر کے کسی فرد سے کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

اس نے انگلی اٹھا کر ماہا وارننگ دی اس کے اعصاب غصے کی وجہ سے تن گئے تھے۔

تم سے برا کوئی بھی نہیں سکتا۔یہ جو تم نے سب کی نظروں میں گرا کر مجھ سے شادی کر لی کیا سمجھتے ہو یہ کرنے سے تم معتبر ہو جاؤ گے۔نہیں خدا تم سے حساب لے گا۔میں اپنا معاملہ اس کے سپرد کروں گی

اس کی بات پر عماد کافی دیر تک ہنستا رہا

بہت خوب۔تو تم اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرو گی ہر بات پر خدا کی نافرمانی کرنے والی لڑکی جو خوشی میں گناہ ثواب بھول جاتی ہے جب اسے وقت نے ٹھوکر ماری ہے تو وہ کس منہ سے اپنا معاملہ خدا کے پاس لے کر جائے گی۔مانا خدا بڑا مہربان ہے وہ انصاف بھی کرے گا مگر تمہیں خود سے شرم نہیں آئے گی تم اتنی مفاد پرست ہو

وہ چند سیکنڈ کے لیے اس کی بولتی بند کروا گیا تھا۔

یہ میرا اور میرے خدا کا معاملہ ہے تم کون ہوتے ہو ایسا کہنے والے

وہ اس کی بات کو سراہنے کی بجائے اسی پر چڑھ دوڑی تھی۔

میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا۔یہ ڈرامہ یہی ختم ہو جانا چاہیے میں نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑے جھگڑنے کے لیے شادی نہیں کی

وہ سپاٹ لہجے میں کہتا واش روم میں چلا گیا۔واپس کمرے میں آیا تو وہی کھڑی تھی۔

جاؤ جا کر منہ دھو لو چڑیل لگ رہی ہو

وہ شریر لہجے میں کہتا بیڈ پر لیٹ گیا وہ کافی حد تک اپنا غصہ کنڑول کر چکا تھا۔

شٹ اپ خبردار جو مجھے چڑیل کہا

وہ بپھری

یقین نہیں آتا تو آئینے میں دیکھ لو

وہ کمبل سر تک اوڑھ چکا تھا۔ماہا جلتی کڑھتی آئینے کے سامنے آئی۔

رونے کی وجہ سے اس کا سارا میک اپ بہہ گیا تھا اور آنکھوں کے گرد پھیلا ہوا کاجل دیکھ کر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔

صبح آنکھ کھلتے ہی اس کی نظر ماہا پر پڑی جو گھٹنوں میں سر دیے صوفے پر بیٹھی تھی نہ جانے وہ پوری رات ایسے ہی بیٹھی رہی یا ابھی اٹھ کر بیٹھی تھی۔وہ جمائیاں روکتا بیڈ سے اترا اور بغیر اس کی طرف توجہ دیے واش روم میں گھس گیا۔

وہ واپس کمرے میں آیا تو دروازے پر زور و شور سے دستک ہو رہی تھی۔وہ ٹاول کندھے پر رکھ کر دروازے کی طرف بڑھا اور ماہا اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

ارے کب سے دروازہ پیٹ رہی ہوں میں

دروازے کھلتے ہی مدیحہ نے جھنجھلا کر کہا اور پھر کمرے پر نظر پڑتے ہی اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

یہ کمرے کی حالت اتنی ابتر۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑ دیا

اپنی بھابی سے پوچھ لینا خود ہی

عماد نے کندھے اچکائے

میں ملازمہ کو بھیجتی ہوں وہ کمرہ ٹھیک کر دے گی آپ دونوں جلدی آئیں ناشتے پر سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں

مدیحہ کی آنکھوں میں اب بھی حیرانی تھی وہ اسے پیغام دے کر باہر نکل گئی۔

ماہا فریش ہو کر کمرے میں آئی تو وہ موبائل میں مصروف تھا مگر وقتاً فوقتاً اس پر بھی نظر ڈال لیتا۔

ناشتے کے بعد مدیحہ نے اسے گاؤں گھمانے کا پلان بنایا جس میں اس کا شوہر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فیصل اور عماد بھی شامل ہو گئے۔

سہہ پہر کے وقت وہ سب بلیک کرولا میں روانہ ہوئے۔ڈرائیونگ سیٹ پر فیصل بیٹھا تھا جو اپنے ساتھ بیٹھی مدیحہ سے محو گفتگو تھا۔جبکہ وہ دونوں خاموشی سے باہر کا منظر دیکھنے میں مصروف تھے۔اگر غلطی سے ان دونوں کی نظر ٹکرا جاتی تو ماہا اسے ایسے گھورتی جیسے عماد نے اس کے پورے خاندان کا قتل کیا ہو۔

پانچ منٹ کی ڈرائیو کے بعد گاڑی رک گئی۔

سڑک کے ساتھ درختوں کی لمبی قطار تھی جن کے پتے ارد گرد بکھرے پڑے تھے۔درختوں کے ایک طرف باغات تھے اور دوسری طرف کھیت جو موسمِ خزاں کی وجہ سے اپنی شادابی کھو بیٹھے تھے۔

مدیحہ اس کا ہاتھ تھامے باغات کی سیر کرواتی رہی مگر وہ جلد ہی اکتا گئی تھی۔

مدیحہ آپی میں یہاں کچھ دیر بیٹھنا چاہتی ہوں

اس نے بڑے پتھر کی طرف اشارہ کیا جس کے ساتھ ندی بہہ رہی تھی۔

ہاں کیوں نہیں مگر دیکھنا گر نہ جانا

وہ اسے کہتی خود فیصل اور عماد کی طرف بڑھ گئی جو باغات کے سرے پر کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

تنہائی ملتے ہی اس کے دل میں یادوں کے دیپ جلنے لگے تھے۔گزرے وقت کا ایک ایک لمحہ اس کے سامنے کسی فلم کی طرح چلنے لگا تھا۔اس نے کرب سے آنکھیں بند کی۔

محبت ترک کی میں نے، گریباں سی لیا میں نے

زمانے اب تو خوش ہو، زہر یہ پی لیا میں نے

ابھی زندہ ہوں لیکن سوچتا ہوں خلوت میں

کہ اب تک کس تمنا کے سہارے جی لیا میں نے

انہیں اپنا کہہ نہیں سکتا پر اتنا بھی کیا کم ہے

کہ کچھ مدت حسین خوابوں میں کھو کر جی لیا ہم نے

بس اب تو دامن دل چھوڑ دو بے کار امیدو

بہت دکھ سہہ لیے بہت دن جی لیا میں نے

بے اختیار ہی اس کی آنکھوں سے دو ننھے موتی بہہ نکلے۔اس نے آنکھیں کھولی تو سامنے عماد کو دیکھ سٹپٹا گئی جو کب سے کھڑا اسے تک رہا تھا۔

کس کی یاد میں آنسو بہائے جا رہے ہیں؟

وہ مسکراتے ہوئے دوسرے پتھر پر بیٹھا

جس کے لیے بھی بہاؤں۔تم سے مطلب

وہ اپنی ہتک مٹانے کے لیے اس پر چڑھ دوڑی۔

یار یہ کیا ہر وقت تم غصے میں رہتی ہو مرچیں چبا رکھی ہیں کیا

عماد نے قہقہہ لگایا

تم مجھ سے بات مت کرو

وہ تڑخ کر بولی

شوہر ہوں عزت کر لو کچھ

عماد نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی

ہونہہ عزت، میں ان لوگوں کی عزت کرتی ہوں جو عزت کے قابل ہوتے ہیں

اس نے بدتمیزی سے کہا

میں تمہارا شوہر ہوں شادی ہو چکی ہے ہماری

عماد نے بھڑک کر کہا۔

میں اس شادی کو نہیں مانتی۔یہ زبردستی کا رشتہ ہے

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی

حیرت ہے تم اس شادی کو بھی نہیں مانتی اور رات بھر میرے کمرے میں بھی رہی۔پوچھ سکتا ہوں کس رشتے سے؟

اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

شٹ اپ انتہائی گھٹیا انسان ہو مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی

وہ پتھر سے اٹھ کر جانے لگی جب عماد نے آگے بڑھ کر اس کا بازو دبوچا

گھٹیا کس کو کہا ہے شوہر ہوں تمہارا تمیز سے بات کیا کرو

ماہا کی باتوں نے اسے سخت اشتعال دلایا۔تبھی دور سے آتے فیصل اور مدیحہ پر اس کی نظر پڑی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر گھر میں ذرا سا بھی کسی کو شک ہوا نا اس کھٹ پٹ کا تو یاد رکھنا گلا گھونٹ دوں گا تمہارا

اس نے جھٹکے سے ماہا کا بازو چھوڑا

گھونٹ دو اس زندگی سے موت بہتر ہے

وہ بھی ماہا تھی اس سے بھی دو ہاتھ آگے۔عماد نے مدیحہ اور فیصل کو دیکھ کر چپ سادھ لی ورنہ دل کر رہا تھا ابھی ہی اس کا گلا دبا دے۔

وہ بیڈ پر آڑھی ترچھی لیٹی ہوئی تھی تبھی ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور وحیدہ بیگم کی دہاڑتی ہوئی آواز آئی۔

آوازیں دے دے کر گلا سوکھ گیا میرا مگر تم ٹس سے مس نہیں ہوئی۔صبح سے شام ہو گئی منہ بستر میں گھسا کر لیٹی ہو

کیا امی اتنی تھکن تھی شادی میں کہاں آرام نصیب آیا

وہ اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی

کون سے پہاڑ توڑے ہیں شادی پر تم نے۔فریش ہو کر کھانا کھا لو اور ذرا کام میں میرا ہاتھ بٹا دو۔بوڑھی ماں کا احساس ہی نہیں ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وحیدہ بیگم کو سخت غصہ آرہا تھا

اٹھ رہی ہو آرام بھی نصیب نہیں ہوتا اس گھر میں

وہ کمبل ایک طرف پھینکتی اٹھ کھڑی ہوئی اور واش روم میں گھس گئی۔

کیا بنے گا اس لڑکی کا

وہ بڑبڑاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

دس منٹ بعد وہ ہشاش بشاش موڈ میں لاؤنج میں بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔

لوگوں کی بیٹیاں اتنی سگھڑ ہوتی ہے لیکن نہ جانے میری اولاد کس پر گئی ہے

وہ اب بھی صوفے پر بیٹھی آہستہ آواز میں بڑبڑا رہی تھی۔

آپ پر ہی گئی ہے

وہ نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے بولی

بکواس مت کیا کرو۔تم اگلے گھر جا کر ضرور میری ناک کٹواؤ گی۔

وہ بھڑک اٹھیں۔

اللہ نہ کرے امی میں کیوں آپ کی ناک کٹواؤں اور اگلے گھر والے آپ کی ناک کا کیا کریں گے

وہ ان کو مزید تپش دلا گئی

زارا تم اب بچی نہیں ہو تمہاری ہم عمر ماہا اپنے گھر کی ہو گئی کچھ عقل سیکھو گھر کے کاموں میں حصہ لو کھانہ داری سیکھو اور اس زبان کو بھی ذرا لگام دو اگلے گھر جاؤ گی تو میری تربیت کو طعنہ ملے گا۔

وہ غصے کنٹرول کرتے ہوئے بولی

اگلے گھر جاؤں گی تو دیکھا جائے گا

وہ نیپکن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے بولی تبھی ملازمہ نے اسے مخاطب کیا

زارا بی بی وہ ڈاکیا آیا ہے کہہ رہا ہے آپ کے نام کا خط ہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب یہ ڈاکیا کہاں سے ٹپک پڑا۔اچھا دیکھتی ہوں میں

وہ اٹھ کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھی

گیٹ کھول اس نے ڈاکیے کی تلاش میں ادھر اُدھر نظر دوڑائی۔ڈاکیا تو نظر نہ آیا البتہ گاڑی سے ٹیک لگائے ارتضٰی نظر آگیا جو اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

یک نہ شد دو شد

زارا نے دل میں کہا

کیسی ہو ؟

وہ اس کے مقابل آکر کھڑا ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں آئے ہو یہاں کوئی دیکھ گیا تو

وہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی

میری کال کیوں اٹینڈ نہیں کرتی اور نہ میسج کا جواب دیتی ہو؟

میری مرضی بیوی نہیں ہوں جو اس طرح پوچھ گچھ کر رہے ہو مجھ سے

اس کے ماتھے پر بل پڑے

بن جاؤ گی بیوی بھی۔بہرحال میں تم سے کہنے آیا تھا میری کال اٹینڈ کرنا ورنہ آج گھر کے باہر آیا ہوں کل اندر آجاؤں گا اس لیے۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی۔

چلتا ہوں بائے

وہ اسے ہاتھ ہلاتا گاڑی کی طرف بڑھا۔

زارا نے وہاں کھڑے کھڑے اسے مرنے کی بددعائیں دے دی اور پاؤں پٹختی اندر چلی آئی۔

کس کا خط تھا؟

وحیدہ بیگم لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی اس سے خط کے بارے میں استفسار کرنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون سا خط اوہ میرا مطلب ہے وہ غلط جگہ پر آگیا تھا

اس نے جلدی سے بات بنائی۔

ہوں، کمرے میں نہیں جانا کچن میں ہاتھ بٹا دو میرا

وہ اسے کمرے میں جاتے دیکھ کر بولی۔زارا نے منہ بسورتے کچن کی راہ لی۔

زندگی چاہے کتنی ہی تکلیف دہ مراحل میں ہو وقت رکتا نہیں چلتا رہتا ہے اور جہاں اپنے بے رحم ہاتھوں سے انسان کو زخمی کرتا ہے وہاں اپنے مہربان ہاتھوں

سے اس کے زخموں پر مرہم بھی رکھتا ہے۔

ماہا کی زندگی بھی عماد کی ان چاہی سنگت میں گزر رہی تھی البتہ اس کے ماں باپ مطمئن ہو گئے تھے۔

آج ان کو مدیحہ کے ہاں ڈنر پر جانا تھا۔اس نے واپسی پر ان کو اپنے ہاں ڈنر پر انوائٹ کیا تھا۔

وہ اپنا پسندیدہ لباس پریس کر رہی تھی جب عماد نے کمرے میں انٹری دی۔

کیا ہو رہا ہے؟

وہ اس کے پاس آیا

جو نظر آ رہا ہے

وہ سپاٹ لہجے میں بولی

میرا لباس بھی پریس کر دو نا

وہ اس کو باتوں پر اکسا رہا تھا

ملازمہ سے کہہ دو

ماہا اس کی طرف دیکھے بغیر بولی

وہ میری بیوی نہیں ہے تم ہو۔میرے کام کرنے کا حق تمہارا ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مسلسل اس کو نظروں کے حصار میں لیا ہوئے تھا

دوسری شادی کر لو

اب کی بار وہ تڑخ کر بولی

آئیڈیا اچھا ہے اس پر سوچوں گا۔اچھا سنو وہ اورنج کلر کے کپڑے پہننا بہت خوبصورت لگیں گے

وہ شریر لہجے میں کہتا باہر نکل گیا۔واپس آیا تو وہ آئینے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی۔

اس نے سرخ قمیص زیب تن کی ہوئی تھی جس کے گلے اور دامن پر سفید موتیوں کا کام بنا ہوا تھا اور وائٹ چست پاجامہ۔

وہ بھرپور اس کا جائزہ لیتا بالکل اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا

میری بات کیوں نہیں مانتی تم جانتی ہو مجھے اس طرح کا چست لباس پسند نہیں ہے

اس نے نرمی سے کہا

کیا برائی ہے اس میں؟

ماہا نے ایک نظر اپنے لباس پر ڈالی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بحث کیوں کر رہی ہو یہ لباس مجھے نہیں پسند تو کوئی اور پہن لو

اب کی بار وہ تھوڑا غصے سے بولا تھا مگر ماہا ان سنی کرتی بال بنانے میں مصروف رہی۔

وہ وارڈروب سے اپنا بلیک سوٹ نکال کر واش روم میں گھس گیا۔ماہا سے بحث فضول تھی اور وہ اس وقت کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔

ماہا نے اس کو زچ کرنے کے لیے ایسا لباس پہنا تھا اور بال بھی کھلے چھوڑ دیا تھے۔دوپٹہ شانے پر رکھتی وہ چالبازی سے مسکرانے لگی۔

عماد لغاری تم بھی کیا یاد رکھو گے کس سے پنگا لیا ہے تم نے۔یہ رشتہ صرف چند دن چلے گا صرف چند دن

وہ دونوں مغرب کی اذانوں کے وقت گھر سے نکلے تھے۔مدیحہ دوسرے میں گاؤں میں رہتی تھی جو ان کے گاؤں سے چند منٹوں کی مسافت پر تھا۔

آج دوسری بار وہ اس کے ساتھ سفر کر رہی تھی جو پہلے سفر سے زیادہ بورنگ تھا۔

اگر طلحہ ہوتا تو وہ مجھے کبھی بور نہ ہونے دیتا میرا نصیب بھی کس شخص کے ساتھ جڑ گیا

وہ ونڈاسکرین سے باہر دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس دن اس سے علیحدگی ہو گی وہ دن میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہو گا۔میں اپنی سوچ کے مطابق طلحہ کے سنگ زندگی گزاروں گی خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی

گاڑی رکتے دیکھ کر وہ محویت سے چونکی۔

گاڑی کیوں روک دی؟

ماہا نے سوالیہ نظروں سے عماد کی طرف دیکھا

مدیحہ کے گھر تک سڑک نہیں جاتی یہاں سے آگے پیدل جانا پڑے گا

اس نے گاڑی سے اتر کر پچھلی سیٹ سے پھلوں کی ٹوکری اٹھائی اور گاڑی لاک کر کے دونوں گاؤں کے کچے اور تنگ رستے پر چل پڑے۔

گاؤں پورا ملگجے سے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔سرد ہوائیں چل رہی تھی اور بارش کی بھی بوندا باندی ہو رہی تھی۔وہ بغیر کسی سویٹر اور شال کے بازو اپنے گرد لپیٹے آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔اس کا جسم سردی سے ٹھٹھر رہا تھا جبکہ عماد کالی چادر کندھے پر ڈالے اس سے بے نیاز چند قدم اس سے آگے چل رہا تھا۔

عماد۔۔

اس نے بلند آواز میں اسے پکارا

عماد مجھے سردی لگ رہی ہے

اب کی بار آواز میں آنسو کی آمیزش بھی تھی۔عماد جلدی سے اس کے پاس آیا۔

تم سویٹر یا شال وغیرہ ساتھ نہیں لائی

عماد نے حیرانگی سے پوچھا اسے ماہا سے اسطرح کی بے وقوفی کی امید نہیں تھی۔

نہیں۔میرے ہاتھ سن ہو گئے ہیں

اس نے ہاتھ آگے کیا۔آنکھوں میں بھی نمی سی آگئی تھی۔عماد نے پھلوں کی ٹوکری زمین پر رکھ کر اس کے ہاتھ اپنے گرم ہاتھوں میں لے کر حرارت دی۔

یہ گاؤں ہے شہر نہیں یہاں اس سے بھی زیادہ سردی ہوتی ہے

وہ اس کے ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر بولا۔

تم میری چادر لپیٹ لو مجھے اتنی سردی محسوس نہیں ہو رہی

اس نے چادر اتار کر ماہا کے گرد لپیٹ دی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندھیرا کافی بڑھ گیا تھا اب کی بار انہیں چلنے کے لیے ٹارچ روشن کرنی پڑی تھی۔

چادر سے اٹھتی مہک اس کی سانسوں کے اندر سما رہی تھی۔پہلی بار عماد کے نام پر اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔

مدیحہ کے سسرال میں صرف اس کی ساس ہی تھی۔مدیحہ اور خدیجہ بیگم نے ان کا استقبال شاندار طریقے سے کیا۔عماد شاید پہلے بھی آیا تھا اس لیے ان سے حال احوال پوچھتا لاؤنج میں ہی بیٹھ گیا۔اور بھی اس کی پیروی میں چلتی اس کے برابر بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مدیحہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ کر کچن کے کاموں میں الجھ گئی۔ماہا حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی جو ڈھیلا ڈھالا لباس پہننے پھرتی سے کام کر رہی تھی۔اس کی ساس نے کسی کام میں مدد تو دور پوچھنا تک گوارا نہیں کیا۔وہ خود مدیحہ کو کام میں ہاتھ بٹانے کا اصرار کرتی رہی۔مگر اس نے ماہا کو کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیا۔بقول اس کے

تم نئی نویلی دلہن ہو تم سے کام کرواؤ گی۔

وہ جواباً مسکرا دی۔اس کی شادی کو دو ہفتے ہونے کو آئے تھے مگر اس نے ایک بار بھی کچن میں نہیں جھانکا تھا۔اسے شرمندگی نے آگھیرا۔

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔وہ کھانا کھا کر کمرے میں آگئی جہاں آج کی

رات ان کو ٹھہرنا تھا البتہ عماد فیصل اور باقی سب کے ساتھ باتوں میں مشغول تھا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

کالی چادر اب بھی اسی طرح جسم سے لپٹی ہوئی تھی۔اس نے ایک بار پھر لمبی سانس کھینچ کر خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔اس وقت وہ یہ بھی بھول چکی تھی کہ یہ خوشبو اور چادر اس شخص کی ہے جو طلحہ اور اسکی جدائی کا سبب بنا تھا۔

عماد کی محبت خوشبو کی صورت ماہا کے اندر سما رہی تھی ایک محرم کی محبت اس کے دل میں سانس لینے کو بے تاب تھی شاید یہ نکاح کے بولوں کی طاقت تھی کہ نفرت کے باوجود وہ عماد کی طرف کھینچتی چلی جا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آدھی رات کو وہ فائلوں میں سر دیے بیٹھا تھا جب وحیدہ بیگم ناک کرکے کمرے میں داخل ہوئیں۔

ابھی تک جاگ رہے ہو۔آفس میں بھی سر کھپاتے ہو آفس سے آ کر بھی انہی فائلوں میں سر دیے بیٹھے رہتے ہو تمہاری صحت پر اثر پڑے گا۔بیمار ہو گئے تو؟

وحیدہ بیگم فکر مندی سے گویا ہوئیں۔

ماہا کی شادی کے بعد ان کا رویہ طلحہ سے بہتر ہو گیا تھا۔وہ اس کی آنکھوں میں پچھتاوا اور ماہا کو کھونے کا افسوس دیکھ چکی تھیں۔

کچھ نہیں ہوگا امی اب آرام کرنے لگا تھا۔

اس نے ریسٹ واچ پر وقت دیکھا۔اور پھر فائلز بند کر کے ان کے پاس آکر بیٹھا

میں جانتی ہوں تم کیوں خود کو اذیت دے رہے ہو۔یہ کرب جو تمہاری آنکھوں سے جھلکتا ہے وہ تم سب سے چھپا سکتے ہو پر ماں سے نہیں چھپا سکتے۔بیٹا اس پچھتاوے سے نکل آؤ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔اب ماہا اپنے گھر میں زندگی گزار رہی ہے تم بھی خود کو سنبھالو۔

وہ اسے پیار سے سمجھانے لگی

کوشش کروں گا۔۔

وہ سر جھکا گیا تھا۔

کیسے سنبھالوں خود کو میں تو اسے جیت کر ہار گیا۔کیا کیا نہیں کیا اس کی یادوں اور سوچوں کو ذہن سے نکالنے کے لیے۔اب یہ جسم جو چل پھر رہا ہے یہ سب کی نظروں کا دھوکہ ہے روح تو میری چھلنی چھلنی ہو گئی۔

وہ دل میں ہی سوچ سکا۔اس کی یادوں سے بچنے کے لیے اس نے خود کو بہت

مصروف کر لیا تھا۔مگر پھر بھی وہ اس کے ذہن سے نہ نکل سکی۔

تمہاری زندگی میں ایک ماہا کی محبت ہی نہیں ہے۔تمہارے ماں باپ بہن ہم سب کو تمہاری محبت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ایک محبت کے لیے باقی محبتوں سے دستبردار نہیں ہوتے بیٹا

وہ سنجیدہ لہجے میں بولی۔وہ صرف سر ہی ہلا سکا۔

'تم سے ایک بات کرنی تھی۔تمہارے ابو چاہتے ہیں ماہا اور عماد کو ڈنر پر انوائٹ کریں۔وہ بہو نہ بن سکی مگر میری بھانجی اب بھی یہ رشتہ تو ختم نہیں ہو سکتا نا

وہ وضاحتیں بھی دینے لگی تھی

امی آپ کو مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔آپ انوائٹ کریں دونوں کو

اس کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

وحیدہ بیگم اسے اپنا خیال رکھنے کی تلقین کرتے باہر نکل گئی مگر اس کے اندر پچھتاوے کی آگ کو بھڑکا گئی تھیں۔اسے اپنے اعصاب شل ہوتے محسوس ہوئے۔

نہ جانے کیوں اسے لگ رہا تھا آج وہ رو دے گا دل کا غبار آنسو کی صورت باہر آجائے گا مگر آنسو جیسے اس کی آنکھوں میں جم گئے تھے۔

کبھی کبھی انسان چیخ چیخ کر رونا چاہتا ہے مگر وہ رو نہیں سکتا آوازیں اندر کہیں

دب جاتی ہیں آنسو دل پر گر رہے ہوتے ہیں۔شاید ایسا تب ہوتا ہے جب درد ناقابل برداشت ہو۔

وہ دوسرے دن دوپہر کو گھر لوٹے تھے۔احسن لغاری گھر پر تھے ماہا ان کو سلام کر کے کمرے میں چلی گئی مگر وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔

کیسا سفر رہا۔مدیحہ اور فیصل ٹھیک تھے؟

بان کی چارپائی پر براجمان احسن لغاری نے عماد سے پوچھا۔

جی سب ٹھیک تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ان کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا

ہوں آگے کیا ارادہ ہے ہنی مون پر جانا ہے یا نہیں، اور ہاں یاد آیا مظہر نے تم دونوں کو ڈنر پر انوائٹ کیا ہے

انہوں نے یاد آنے پر کر کہا۔

ابو آپ تو جانتے ہیں مجھے دعوتیں پسند نہیں ہیں

اس نے منہ پھلایا

جانا تو پڑے گا آخر کو تمہارا چچا ہے۔خیر ہنی مون کا کیا ارادہ ہے؟

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولے

میری نئی نئی جاب ہوئی ہے مجھے اب کراچی شفٹ ہو جانا چاہیے ایک ماہ تو شادی کے جھنجھٹ میں برباد ہو گیا اس لیے اب میں جاب کو سریس لینا چاہتا ہوں

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

ہاں یہ بات ٹھیک ہے

انہوں نے اتفاق کیا۔

کچھ دیر ان سے زمینوں کے متعلق باتیں کرنے کے بعد وہ کمرے میں آیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو مائی ڈیئر وائف۔

وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا

کل اسلام آباد جانا ہے مظہر چچا کے گھر ڈنر پر

وہ اس وقت خوشگوار موڈ میں تھا۔ماہا اس کی بات پر چپ رہی۔

اورنج کپڑے پہننا بہت خوبصورت لگو گی

اس نے فرمائش کر دی یہ جانتے ہوئے بھی کہ ماہا اس کی فرمائش کو اہمیت نہیں دے گی۔مگر اگلے دن جب اس نے ماہا کو چست پاجامے اور گھرے گلے

کی چست قمیص پہننے دیکھی تو اس کے تن بدن میں آگ ہی لگ گئی۔

کل کیا کہا تھا میں نے

وہ غصے سے گویا ہوا اور پھر وارڈروب سے اپنی پسند کا سوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا

جاؤ اور چینج کر کے آؤ ورنہ ابھی تم مجھ سے واقف نہیں ہو۔پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس

وہ اسے کہتا باہر نکل گیا۔

ماہا نے کپڑے بیڈ پر پھینکے اور بغیر کسی خوف ڈر کے اپنی تیاری مکمل کرنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کمرے میں آیا تو ماہا کو اسی چست لباس میں ملبوس دیکھ کر غصے سے اس کا دماغ چکرا گیا۔

تم---

اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا وہ سخت اشتعال میں آگے بڑھا اور اسکے تمام چست لباس نکال کر ملازمہ کو دیے اور حکم بھی دیا کہ جلا دے۔ماہا روکتی چلاتی رہ گئی آخر کچھ بن نہ پڑا تو عماد پر چڑھ دوڑی

پنچ گھٹیا انسان تم اس قدر دقیانوس انسان ہو میرے ڈریسز جلا دیے جاہل

انسا۔۔۔۔۔

چٹاخ۔

عماد کا ہاتھ اٹھ گیا تھا وہ گال پر ہاتھ رکھ کر بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی۔

کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم شرم نہیں آئی شوہر کو گالی دیتے ہوئے ایک بار منع کیا تھا یہ کپڑے نہیں پہننے تو کیوں پہنے۔

وہ غصے سے بلند آواز میں بولا

تبھی دروازہ کھول کر کنیز بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

کیا ہوا کیوں شور مچا رکھا ہے؟

کنیز بیگم کو دیکھ کر ماہا اٹھ کر ان کے پاس آئی۔

تائی جان یہ ظالم انسان ہے اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے کنیز بیگم سے لپٹ گئی۔

عماد تم نے ہاتھ اٹھایا ماہا پر

وہ حیرت سے عماد کو دیکھ رہی تھی جو سر جھکائے مجرموں کی طرح کھڑا تھا۔

تم سے یہ امید نہیں تھی۔یہ تربیت کی تھی میں نے تمہاری کہ عورت پر ہاتھ

اٹھاؤ۔شرم آنی چاہیے تمہیں

آج پہلی بار وہ کنیز بیگم کو سخت غصے میں دیکھ رہا تھا۔

جو بات پیار سے سمجھ آتی ہے وہ غصے سے نہیں اور تم اتنے بڑے نہیں ہو گئے کہ لڑکی پر ہاتھ اٹھاؤ۔ابھی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں جو لڑائی جھگڑا شروع کر دیا۔

وہ ماہا کو سینے سے لگائے برہم لہجے میں گویا ہوئیں۔

امی میری بات تو سنیں

وہ منمنایا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارے ابو کو پتہ چل گیا نا تو ہاتھ توڑ دیں گے تمہارا جس سے اسے مارا ہے۔چلو ماہا تم میرے کمرے میں چلو

وہ ماہا سے مخاطب ہوئیں اور ایک غصیلی نظر عماد پر ڈال کر اسے لے کر باہر نکل گئی۔

آج تو ٹھیک ٹھاک کلاس لے لی امی نے اب ابو۔۔

احسن لغاری کے غصے کو سوچ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔یا اللہ مدد

کنیز بیگم نے اسے اپنے کمرے میں لا کر بیڈ پر بٹھایا اور پانی پیش کیا۔

کس بات سے لڑائی ہوئی تم دونوں کی؟

اب ان کے چہرے پر غصے کی بجائے نرمی کا عکس تھا۔

دیکھو بیٹا مجھے ماں سے الگ مت سمجھنا جو بات ہوئی کھل کر بتاؤ؟

اسے ہچکچاتے دیکھ کر کنیز بیگم پھر گویا ہوئیں۔

لباس کی وجہ سے۔وہ کہتا ہے تم بے ہودہ لباس پہنتی ہو۔

وہ سر جھکائے ہوئے بولی۔

ہوں تو یہ بات ہے۔دیکھو بیٹا کچھ باتیں جو میں تمہیں بہو نہیں بیٹی سمجھ کر سمجھا رہی ہوں ان کو اپنے پلو سے باندھ لو۔تم اب شادی شدہ ہو پہلی بات تو یہ ہے کہ تم اپنے شوہر کا ادب کرو اور دوسری بات یہ کہ جو بات وہ کہتا ہے اس کی مخالفت مت کرو۔جس کام سے منع کرتا ہے خود تم اپنے ذہن میں سوچو کیا یہ میرے لیے صحیح ہے۔پھر خود ہی فیصلہ کر لینا۔شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں تم تو پڑھی لکھی ہو ماشاء اللہ مجھ سے زیادہ جانتی ہو گی۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ بہترین عورت وہ ہے کہ:

جب اس کی طرف اس کا شوہر دیکھے تو وہ شوہر کو خوش کر دے

جب وہ اسے کسی کام کا حکم دے تو وہ شوہر کی اطاعت کرے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جان اور مال کے معاملے میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے

کنیز بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے حدیث کا حوالہ بھی دیا۔وہ سر جھکائے ان کی باتوں کو غور سے سن رہی تھی۔شہر کے لوگ اکثر گاؤں کے لوگوں کو جاہل اور ان پڑھ کا طعنہ دیتے ہیں شاید اس لیے کہ وہ مذہب کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

میں مانتی ہوں اس کی غلطی ہے جو اس نے تم پر ہاتھ اٹھایا اسے بھی سمجھاؤں گی۔لیکن شادی شدہ زندگی میں مرد سے زیادہ عورت کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں بیٹا تمہیں اس کی بات ماننی ہو گی۔مانو گی نا؟

وہ پیار سے اسے پوچھ رہی تھی۔ماہا نے اثبات میں سر ہلایا۔

اب تم اپنے کمرے میں جاؤ اگر بغیر کسی وجہ کے ڈانٹا تو مجھے بلانا کان کھینچوں گی اس کے

ان کی بات پر وہ بھی مسکرا دی۔

اور ہاں اسلام آباد کل چلے جانا آج اس طرح خراب موڈ میں جاؤ گے تو ہمیں بھی پریشانی ہو گی اور وہاں اسلام آباد میں بھی سب فکر مند ہوں گے۔کال کر بتا دوں گی مظہر کو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی بات سے ماہا نے اتفاق کیا وہ اب اسلام آباد جانے کے موڈ میں نہیں تھی۔تھوڑی دیر بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی۔

عماد نہ جانے کہاں چلا گیا تھا۔وہ اکیلی کمرے میں بیٹھی کنیز بیگم کی باتوں پر غور کر رہی تھی۔اسے یاد تھا جب ان کے کالج کے ڈیپارٹمنٹ میں ایک لڑکی عبایہ پہن کر آتی تھی اور ساری لڑکیاں اس کا مذاق اڑاتی پھر بھی وہ خاموشی سے ان کی طنز بھری باتیں سنتی رہی آخر کیوں؟

اس کے دل نے سوال اٹھایا۔اس سے پہلے وہ اس بات پر غور نہیں کر سکی تھی۔آخر کیوں وہ ان کی باتوں کے جواب میں کچھ نہیں بولتی تھی کیا اس کا دل نہیں تھا یا ان باتوں کی عادی تھی۔سوچوں کی ڈور الجھتی ہی جا رہی تھی شاید کچھ چیزیں سلجھنے کے لیے ہی الجھتی ہیں۔

بی بی جی کھانا کھا لیں

ملازمہ کی آواز پر وہ چونکی جو دروازے سے سر نکالے اسے کھانے کا کہہ رہی تھی۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔

اس نے انکار کر دیا۔لیکن تھوڑی ہی دیر بعد عماد کھانے کی ٹرے کیساتھ حاضر ہوا۔ٹرے ٹیبل پر رکھ کر وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیڈ پر بیٹھ گیا۔سر جھکائے وہ بولنے کے لیے لفظ ڈھونڈ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا میں بہت شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کردو

اس کی نادم سی آواز سن کر ماہا کو حیرت ہوئی۔وہ تو سوچ رہی تھی اب وہ طنز کرے گا مگر معاملہ اس کی سوچ کے برعکس تھا۔

ماہا پلیز معاف کر دو اب نہیں ہاتھ اٹھاتا

ایک بار پھر عماد کی آواز نے کمرے کا سکوت توڑا

اٹس اوکے

وہ آہستگی سے گویا ہوئی

میری طرف دیکھ کر کہو

عماد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

میں نے تمہیں معاف کیا

اب کی بار اس نے آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔لیکن جلدی ہی گھبرا کر آنکھیں جھکا دی۔

اب چلو میرے ساتھ کھانا کھاؤ

عماد نے ٹرے بیڈ پر رکھی اور نوالہ بنا کر اس کے منہ کے قریب لے گیا

کھا لو نا میرے ہاتھ سے اتنے پیار سے کھلا رہا ہوں

اس نے التجائیہ انداز میں کہا مجبوراً ماہا نے اس کے ہاتھ سے نوالہ کھا لیا۔

ماہا نے تھوڑا سا کھانا کھا کر ہی ہاتھ کھینچ لیا اور عماد کو کھانا کھاتے دیکھنے لگی۔چہرے پر موںچھیں اور ہلکی داڑھی جو اس کی شخصیت کو خوبرو اور گھمبیر بنا رہی تھی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو کیا کھانا کھاتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہا ہوں

عماد اس کو اپنی طرف دیکھتا پا کر شریر لہجے میں بولا۔ماہا نے جلدی سے نظریں دوسری سمت کر لی۔

تمہارا شوہر ہوں دیکھ سکتی ہو

وہ مسکراتے ہوئے بولا اور ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی۔

پلیز ابو کو مت بتانا میں نے ان سے کہا ہے تمہارے سر میں درد تھا کل اسلام آباد چلے جائیں گے اگر تم نے سچ بتا دیا تو گولی مار دیں گے

عماد کی مسکین صورت دیکھ کر ماہا کو ہنسی آگئی۔اس کی مترنم ہنسی نے کمرے میں جیسے جلترنگ سی بکھیر دی تھی۔عماد نے اس کے نازک سراپے کو اپنی آہنی گرفت میں لے لیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بے تحاشا تجھے یاد کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور بھلایا بھی بہت تجھ کو

ساری رونقیں تم سے ہیں

اور تیرے بکھرے ہوئے غم سے ہیں

جس قدر میں نے تعلق تیرا محسوس کیا

اتنی گہرائی تو روحوں میں ہوا کرتی ہے

جس قدر میں نے تیری ذات کو خود میں پایا

اتنی یکتائی کہاں ملتی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فاصلے وقعتیں کھو بیٹھے ہیں

دوریاں پھیکی پڑیں

اتنی شدت سے تجھے سوچا ہے

اتنی شدت سے تجھے چاہا ہے

شدتیں عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں۔

اس نے خوبصورت نظم ٹائپ کر کے ارتضٰی کے نمبر پر سینڈ کر دی۔ایک ہفتے سے چند دن اوپر ہو گئے تھے اس کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔زارا بار بار اس کا نمبر ٹرائی کر رہی تھی جو مسلسل بند جا رہا تھا۔آخر آج اس نے یہ نظم اسے سینڈ

کی کہ نمبر آن کر کے دیکھ لے گا۔

دل میں گھٹن بڑھنے لگی تھی وہ گھبرا کر چھت پر آگئی۔سرد ہوائیں جسم سے ٹکراتی تو ایک تازگی سی اس کے اندر بکھیر دیتی۔جو اتنے دنوں سے اس کا پیچھا کرتا رہا اسے باتوں کے لیے اکساتا رہا مگر زارا مسلسل اسے ٹھکراتی رہی بددعائیں دیتی رہی۔اب جب اس نے زارا کا پیچھا چھوڑ دیا تھا نہ جانے کیوں اس کے دل میں اک عجیب سی بے چینی پیدا ہو گئی تھی۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اسے سوچنے لگی اس کے دل و دماغ پر ارتضٰی نے ڈھیرا جما لیا تھا۔اس کے دل کے اندر محبت سانسیں لینے لگی تھی۔۔۔

وہ چھت پر چہل قدمی کر کے لاؤنج میں آئی تو ماہا اور عماد کو دیکھ کر اسے خوش گوار حیرت ہوئی۔اسے ارتضٰی کی سوچوں میں وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔

ماہا اور عماد کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے بھی ایک منٹ کے لیے اس کے ذہن سے ارتضٰی کا خیال نہ گیا۔اس کی یہ کیفیت ماہا نے محسوس کر لی تھی مگر اسے پوچھنے کا موقع نہیں ملا۔

مظہر لغاری کے گھر آتے ہی عماد ان کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گیا اور ماہا زارا کو لے کر کمرے میں آگئی۔

کچھ بھی چھپانا مت۔صاف صاف بتاؤ معاملہ کیا ہے منہ کیوں لٹکا ہوا ہے

تمہارا؟

ماہا نے بازو پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اسکے ساتھ بیٹھ کر استفسار کرنے لگی۔

ماہا وہ۔۔۔۔

کب کے رکے آنسو بہنے لگے تھے۔وہ ماہا کے گلے لگ کر رونے لگی۔

ماہا وہ مجھے چھوڑ گیا ہے وہ چلا گیا واپس۔جب میرا پیچھا کرتا تھا تو میں اس سے چڑھتی تھی لیکن اب جب وہ چھوڑ گیا تو میرا دل کیوں بے چین ہے کیوں یہ اسی کو دیکھنے کو بے تاب ہے پلیز ماہا اسے کہیں سے لا دو میں مر جاؤں گی اگر وہ مجھے نظر آیا تو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے اسے بتانے لگی

چپ کر جاؤ زارا وہ آجائے گا واپس اتنی سی بات پر تم یوں سب کو اپنی مسکراہٹ سے محروم کر رہی ہو آجائے گا

وہ زارا تسلیاں دینے لگی۔

ماہا مجھے آج تمہارے دکھ کا احساس ہو رہا ہے سہی ہی کہتے ہیں جب خود دکھ اور تکلیف سے گزرتے ہیں تو دوسروں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔تمہارا دل بہت بڑا ہے جو برداشت کر لیا سب

وہ ماہا کے صبر کو داد دینے لگی۔ماہا زخمی سے مسکرا دی۔کچھ دیر ماہا اسے سمجھاتی رہی اور پھر لاؤنج میں آگئی۔

کھانا کھانے کے بعد عماد نے اجازت چاہی۔وحیدہ بیگم اور مظہر لغاری نے ایک دوبار رکنے کا اصرار کیا مگر پھر اجازت دے دی۔

وہ لاؤنج سے باہر نکل رہے تھے جب طلحہ بھی گھر آگیا۔عماد نے اپنے ساتھ کھڑی ماہا کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا جیسے طلحہ ماہا کو اس سے چھین لے گا۔اور دوسری طرف ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر طلحہ کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔

اس نے عماد سے مصافحہ کیا اور ان کی سائیڈ سے نکل کر سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ماہا کے قدم من من بھر کے ہورہے تھے۔زندگی میں ایسا موڑ بھی آئے گا اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔

وہ جسمانی طور پر عماد کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی مگر ذہنی طور پر وہ کہیں اور ہی پہنچی ہوئی تھی۔اسے پتہ ہی نہ چلا کب آنسو جھڑیوں کی صورت نکل کر اس کا چہرہ تر کر رہے ہیں۔

محبت باقی رہنے پر یقین کتنا تھا دونوں کا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہاں ہر چیز فانی ہے،نہ تم سمجھے نہ دل سمجھا

تم شاید بھول رہی ہو کہ اس وقت تمہارا شوہر بھی تمہارے ساتھ ہے

عماد نے سپاٹ لہجے میں کہا

سڑک ویران پڑی تھی۔سڑک کے کنارے لگی پیلی بتیوں کی طرح عماد کا دل بھی وقفے وقفے سے کبھی روشن ہوتا اور کبھی ڈوب جاتا۔گاڑی میں اب بھی ماہا کی ہلکی سسکیاں گونج رہی تھیں۔

ماہا میں کچھ کہہ رہا ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عماد نے ایک بار پھر اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

تمہاری وجہ سے ہی تو آج میری آنکھوں میں آنسو ہیں اگر تم اس شام مجھے نہ روکتے تو آج میں یہاں تمہارے ساتھ نہ ہوتی

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی

وہ ذرا سی بات برداشت نہ کر سکا تو میں کیسے برداشت کروں کہ میری بیوی کسی اور شخص کے لیے آنسو بہائے

وہ ونڈاسکرین سے باہر دیکھتے ہوئے دکھ سے بولا تھا۔

اسٹاپ اٹ۔مجھے تم سے ابھی بات نہیں کرنی

وہ اب کی بار ہذیانی انداز میں چلائی تھی۔

اس کے بعد گاڑی میں مکمل خاموشی چھا گئی۔ماہا محبت کے کھونے پر رو رہی تھی اور عماد محبت کے کھو جانے کے خوف سے۔دونوں کے دل ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھے۔

نہ جانے کیوں عماد کو لگ رہا تھا وہ ان کی محبت کے آگے ہار رہا ہے وہ ماہا کے آنسو کے آگے ہار رہا ہے۔وہ اس کی ہو کر بھی اس کی نہیں ہوئی تھی۔جسم کا حصول ہی تو محبت نہیں ہوتی۔محبت تو دل سے دل کا رشتہ ہے روح کا رشتہ ہے۔نہ جانے کیوں ہر محبت کرنے والا محبوب کو پانا ہی کیوں چاہتا ہے کیا اس کے لیے اتنا کافی نہیں ہوتا کہ اس نے محبوب کے دل اور روح تک رسائی حاصل کر لی۔

چند لمحوں بعد وہ اظہر لغاری کے گھر پہنچ گئے۔عابدہ بیگم اور اظہر لغاری سے مل کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی مگر عماد اپنے اعصاب پر قابو پا کر انہی کے پاس بیٹھا رہا۔

اندھیرے کمرے میں وہ ساری دنیا سے بے خبر بلکہ اپنے آپ کو بھی بھلائے صرف اسی کو یاد کر رہا تھا۔آنسو تواتر سے چہرے پر بہہ رہے تھے۔

محبت آگ کے سمندر کی طرح ہے جو اس آگ کے سمندر کو پار کر لے محبت اس پر مہربان ہو جاتی ہے اور جو اسے پار نہ کر سکے اس کی روح اس دہکتی آگ میں جل کر بھسم ہو جاتی ہے۔کہ انسان مر مر کر جیتا ہے۔

طلحہ بھی اس آگ کے سمندر میں ڈوب گیا تھا۔اسے ماہا سے شدید عشق بھی تھا اور یقینِ کامل سے بھی محروم تھا نہ جانے یہ محبت تھی یا وقتی جذباتیت مگر اس کی روح چھلنی ہو گئی تھی۔

خدا نے گناہ گار کے لیے دو آپشن رکھے ہیں سزا یا معافی۔اور جو سکون معاف کرنے سے ملتا ہے وہ سزا دینے سے نہیں۔اور اس نے ماہا کو سزا دے کر خود کو بھی بے سکون کر دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی مگر چھم سے عماد اور ماہا ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آنکھوں کے سامنے آ گئے۔

اس نے اٹھ کر ماہا کے دیے تحائف وحشیانہ انداز میں دیوار سے دے مارے اور جب ٹیبل پر رکھا گلدستہ اٹھایا تو ماہا کی کہی بات یاد آ گئی۔

'لوگ ویلنٹائن ڈے پر صرف گلاب کی کلی دیتے ہیں اور میں پورا گلدستہ اٹھا کر لے آئی ہوں۔اسے اپنے کمرے میں سجا کر رکھنا جب اس پر نظر پڑے گی میں یاد آؤں گی

وہ گلدستہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے شریر لہجے میں بولی تھی۔

آنسو پھر بہنے لگے تھے اس کے ہاتھ سے گلدستہ چھوٹ گیا پھول اسکی ذات کی طرح ادھر اُدھر بکھر گئے تھے اور کانچ کا گلدستہ اس کے خوابوں کی طرح کرچی کرچی۔

نہ پوچھ اس کی بدنصیبی کا عالم محسن

وہ مجھے کھو کر کہتا ہے مجھے تم یاد آتے ہو

گاؤں واپسی کے اگلے دن عماد کی کراچی روانگی تھی۔وہ شادی کے بعد پہلی بار کراچی جا رہا تھا احسن لغاری کی خواہش تھی وہ بھی کچھ دنوں کے لیے کراچی چلی جائے مگر ماہا نے صاف انکار کر دیا کہ وہ نہیں جانا چاہتی۔

میرے ساتھ کیوں نہیں جانا چاہتی

وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھیں۔

کیا کروں گی جا کر یہاں تایا جان اور تائی جان ہیں اچھا وقت گزرے گا

وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

شوہر کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں ماہا میں جانتا ہوں انجانے میں ہی سہی مگر مجھ سے غلطی ہوئی ہے

وہ سر جھکائے کہہ رہا تھا۔

یہ غیرت مند شوہر کو زیب نہیں دیتا کہ وہ بیوی سے اس طرح کی بات کرے مگر پھر بھی ماہا محبت ایسے نہیں کی جاتی کہ ایک غلط فہمی کی بنا پر چھوڑ دیا جائے۔محبوب کو غلط راستے پر دیکھ کر چھوڑا نہیں جاتا اسے راہِ راست پر لایا جاتا ہے۔اور یہ میری روک ٹوک جو تمہیں شک اور دقیانوسی سوچ لگتی ہے یہ میری محبت ہے میں ایسا شخص ہوں جن سے پیار کرتا ہوں ان کی برائیوں سے بھی سمجھوتا کر لیتا ہوں اور جو مجھ سے پیار کرتے ہیں ان کے لیے زندگی بھی وار دیتا ہوں۔

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

اپنا خیال رکھنا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عماد اس کے گالوں کو نرمی سے چھو کر کمرے سے باہر نکل آیا تھا اور وہ پتھر بنی وہی بیٹھی رہی۔

کنیز بیگم نے اس کی تنہائی کو محسوس کر کے اسے اپنے ساتھ کاموں میں الجھائے رکھا لیکن جب رات کو اپنے کمرے میں آئی تو شدت سے عماد کی کمی محسوس ہوئی۔

یا اللہ یہ شخص مجھے کیوں یاد آرہا ہے اس وقت میں تو چاہتی تھی وہ مجھ سے دور چلا جائے

اس نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے سوچا۔

دل میں عجیب سی بے چینی تھی وہ کروٹیں بدل بدل کر تھک گئی۔آدھی رات گزر چکی تھی مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھیں۔

یا خدا کیا کروں؟

وہ اٹھ بیٹھی اور سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

پھر سیل فون لے کر اس کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

دو تین بیل جانے کے بعد کال ریسیو ہوئی تھی۔

ہیلو

اسپیکر میں سے اس کی نیند سے ڈوبی آواز ابھری ماہا نے جلدی سے کال کٹ کر دی۔

اور دل پر ہاتھ رکھ کر دھڑکنوں کو روکنے لگی۔

مجھے بات کرنی چاہیے تھی

اس نے دوبارہ کال کی اب کی بار پہلی بیل پر ہی کال ریسیو ہو گئی تھی۔

کیا بات ہے آدھی رات کو کال کر رہی ہو اور بولتی بھی نہیں ہو۔بہت یاد آرہی ہے کیا؟ آجاؤ نہ میرے پاس

عماد نے گھمبیر لہجے میں کہا

اس نے جلدی سے کال کٹ کر دی۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے میں تو طلحہ سے محبت کرتی ہوں پھر عماد کے لیے میرے دل میں یہ بے تابی اور بے چینی کس لیے

ساری رات اس نے عماد کی باتوں کو سوچتے ہوئے گزاری۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ دالان میں پیڑ کے نیچے کرسیوں پر آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔شام کا۔ملگجا سا اندھیرا چار سو پھیلا ہوا تھا دور آسمان پر بجلی چمکتی تو اس کے چہرے پر نیلی سی روشنی بکھر جاتی۔تیز طوفانی ہوا چل رہی تھی۔آسمان بارش برسانے کو بے تاب تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زارا۔۔۔۔

تبھی وحیدہ بیگم نے اسے پکارا۔وہ دوپہر کے وقت گھر سے نکلی تھیں تب بھی زارا دالان میں بیٹھی تھی اور اب جب واپس آگئی تھی تب بھی وہ ہر چیز سے بے خبر ادھر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔وحیدہ بیگم کی آواز پر وہ چونکی۔

آگئی آپ؟

بیٹا کیا مسئلہ ہے تمہیں کوئی پریشانی ہے؟

وحیدہ بیگم نے فکرمندی سے پوچھا

نہیں تو

اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

اندر چلو بیٹا دیکھو موسم کتنا خراب ہو رہا ہے

انہوں نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا

وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وحیدہ بیگم کو پریشانی نے آگھیرا۔طلحہ کی حالت دیکھ کر ان کا کلیجہ آریوں سے کٹ رہا تھا اور اب زارا کی حالت اس سے بھی تشویش ناک ہو گئی تھی۔

گھنٹوں ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے گزار دیتی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خدا جانے کس کی نظر لگ گئی میرے بچوں کو۔

وہ پریشانی سے لاؤنج میں ٹہلنے لگیں۔

وہ کمرے میں آکر بالکونی میں آکھڑی ہوئی۔

آسمان بارش برسا رہا تھا اور اس کی آنکھیں آنسو۔

نہ جانے کہاں ہوگا کس حال میں ہوگا کیوں بددعائیں دی تھی میں نے۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں کبھی خود کو معاف نہیں کر سکوں گی

اس نے بے دردی سے آنسو صاف کیے۔

عماد کو کراچی گئے ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔لیکن وہ تو جیسے اس کے دل و دماغ پر سوار ہو گیا تھا۔اٹھتے بیٹھتے اسی کی باتیں یاد آتی۔عماد نے کبھی کھلم کھلا محبت کا اظہار نہیں کیا تھا مگر وہ اتنی نادان بھی نہیں تھی کہ اس کی آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر نہ دیکھتی۔

جوں جوں عماد کی شخصیت اس پر کھل رہی تھی دل سے نفرت ختم ہو رہی تھی۔گاؤں کا ہر بچہ بڑا عماد کی تعریف کرتا اسے دعائیں دیتا تو نہ جانے کیوں ماہا کو انجانی سی خوشی ہوتی۔

عماد کی محبت پانی کے اس قطرے کی طرح ماہا کے دل میں داخل ہو رہی تھی جو اپنے اندر طوفان لیے ہوتا ہے۔اور وہ آہستہ آہستہ عماد کے رنگ میں ڈھل رہی تھی۔

اور دوسری طرف عماد کا حال بھی اس سے کچھ کم نہ تھا۔

اگر ماہا بدل رہی تھی تو بدل وہ بھی رہا تھا۔اس کی زندگی میں بھی تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔

وہ اس وقت کچن میں پکوڑے بنا رہی تھی موسم کافی بھیگا بھیگا سا تھا اور گرم گرم پکوڑے اور چائے ایسے موسم کا لطف دوبالا کر دیتے ہیں۔

ٹرے میں چائے اور پکوڑے سجا کر وہ لاؤنج میں آئی جہاں کنیز بیگم اور احسن

لغاری براجمان تھے۔اس نے سلیقے سے ٹیبل پر چائے اور پکوڑے رکھے۔

جیتی رہو بیٹا

احسن لغاری نے مسکرا کر اسے دعا دی۔

وہ کنیز بیگم کے پاس بیٹھنے لگی تھی تبھی اظہر لغاری اور عابدہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوئے۔

خوشی سے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ماں باپ زندگی کی ایسی نعمت ہوتے ہیں کہ غم میں بھی ان کا چہرہ دیکھ لیں تو چہرے پر مسکراہٹ بکھر جاتی ہے۔وہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ کر کچن میں چلی آئی۔

شام کا کھانا اس نے ملازمہ کے ساتھ مل کر تیار کیا تھا۔عابدہ بیگم نے اسے یہاں خوش دیکھ کر شکر کا کلمہ پڑھا ورنہ جب سے وہ اسلام آباد سے آئی تھی انہیں عجیب سی پریشانی نے گھیر رکھا تھا۔

رات کے کھانے کے بعد وہ عابدہ بیگم کے ساتھ بیڈ روم میں آگئی۔وہ اس کے لیے موسم کی مناسبت سے سوٹ لے کر آئی تھی۔

امی کیا ضرورت تھی ان کی میرے پاس بالکل نئے سوٹ پڑے ہیں

اس نے اپنی پسند کا لباس دیکھتے ہوئے کہا۔عابدہ بیگم نے حیرت سے اپنی بیٹی کو دیکھا جسے روز شاپنگ کے لیے کہا جاتا تو وہ خوشی خوشی تیار ہو جاتی۔

تمہیں کپڑے پسند آئے؟

کپڑے تو بہت اچھے ہیں لیکن اب میں ایسا لباس نہیں پہنتی امی۔عماد کو پسند نہیں ہے اور میں ان کی مخالفت نہیں کر سکتی۔اسلام میں بھی ایسے لباس کی اجازت نہیں ہے جسے پہن کر بھی بے لباس نظر آئیں۔

اس نے نظریں جھکا کر کہا

میری بیٹی تو بہت سمجھدار ہو گئی ہے بہت خوشی ہوئی مجھے تمہارے خیالات جان کر۔بس اسی طرح اپنا شوہر کی ہر بات کی اطاعت کرنا وہ بہت اچھا ہے

عابدہ بیگم نے مسکرا کر کہا

جی مجھے اس بات کا اعتراف ہے مگر طلحہ نام کا کانٹا میرے دل سے نہیں نکلتا

اس نے بے بسی کا کہا

تم اب صرف اپنے گھر پر توجہ دو وہ تمہارا ماضی تھا اور عماد تمہارا حال اور مستقبل۔اسے بھولنے کی کوشش کرو

انھوں نے پیار سے سمجھایا

امی زارا کو بھی ساتھ لے آتی نا

ماہا نے موضوع بدلا

ہاں یاد آیا آپا بتا رہی تھی کہ زارا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نہ جانے کیا ہو گیا ہے اسے الجھی الجھی رہتی ہے بہت پریشان تھیں وہ۔

عابدہ بیگم کے لہجے میں فکرمندی گھل گئ

اوہ

اسے زارا کی کہی باتیں یاد آئیں۔

عماد آجائیں پھر اسلام آباد آکر اس کا پتہ کروں گی

اس نے آہستگی سے کہا

کچھ دیر ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد عابدہ بیگم دوسرے روم میں چلی گئ مگر وہ کافی دیر تک زارا کے بارے میں سوچتی رہی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

معمول کے کام نپٹا کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکھڑی ہوئی۔لب بات بات پر مسکرا رہے تھے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی آخر اس کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے کیوں اس کا دل اتنا بے چین ہو رہا ہے۔عماد کی گاؤں آمد کا سن کر اس کا دل آہٹ پر بھی مچل اٹھتا۔

اسے شام دیر سے پہنچنا تھا اور وہ سہہ پہر کے وقت ہی اس کا من پسند لباس پہن کر اور لائٹ میک اپ کر کے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

شام سے رات ہوئی مگر وہ نہ آیا۔اس نے رات کا کھانا بھی نہ کھایا بار بار اس کا نمبر ڈائل کرتی مگر نمبر مسلسل آف تھا۔

کنیز بیگم اسکی بے چینی اور اضطراب نوٹ کر چکی تھی۔

بیٹا سو جاؤ دیر سویر ہو ہی جاتی ہے آ جائے گا

کنیز بیگم نے اپنے کمرے میں جاتے ہوئے کہا۔

آپ سو جائیں مجھے نیند آئے گی تو سو جاؤں گی

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی روکی۔

کنیز بیگم خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔جبکہ وہ عماد کی کالی چادر لپیٹے لاؤنج میں ٹہلنے لگی۔آنکھیں نیند کی وجہ سے بند ہو رہی تھی اور نیند بھگانے کے لیے چہل قدمی کرنے لگی۔

وہ تھک کر صوفے پر بیٹھی۔دماغ میں سو طرح کے وسوسے آرہے تھے۔

یا اللہ عماد کی حفاظت کرنا

وہ دل میں دعائیں مانگنے لگی۔

نیند کا غلبہ اس پر حاوی ہو رہا تھا کچھ ہی دیر بعد وہ گہری نیند میں تھی۔

رات کے تیسرے پہر عماد گھر میں داخل ہوا۔آہستہ آہستہ چلتا وہ اپنے کمرے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیطرف بڑھ رہا تھا جب لاؤنج میں ماہا کو سوتے دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گیا۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر اس کے پاس جا کر اسے آہستگی سے آواز دی۔۔

ماہا۔۔

اب کی بار اسے پکارنے کے ساتھ اس کا کندھا ہلایا۔

آنکھیں کھولتے ہی اس کی پہلی نظر عماد پر پڑی جو بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔

بیڈ روم میں چلو یہاں سردی ہے

عماد نے پیار سے کہا وہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑستی اٹھ کھڑی ہوئی۔

آج پہلی بار اس نے عماد کو پینٹ کوٹ پہنے دیکھا تھا ورنہ وہ زیادہ تر قمیص شلوار پہنتا تھا۔نہ جانے وہ آج اتنا ہی خوبصورت لگ رہا تھا یا ماہا کو خوبصورت نظر آرہا تھا۔

بیڈ روم میں آکر عماد نے اپنا اوورکوٹ اتار کر صوفے پر رکھا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔ماہا کا دل چاہا وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے بال سنوار دے مگر عماد کی نظروں کی تپش سے حواس باختہ ہو کر وہ ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔

آپ کے لیے کھانا لگاؤں؟

ماہا نے پوچھا

نہیں چائے پلا دو

وہ ہاتھ رگڑتے ہوئے بولا۔آج ماہا اسے بات بات پر حیرت میں مبتلا کر رہی تھی۔

ماہا جلدی سے کچن کی طرف بڑھی۔ابھی تو وہ شدت سے عماد کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اور جب وہ آگیا تو اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔

چائے بنا کر اس نے کپ میں انڈیلی اور کپ لے کر روم میں آگئی۔

وہ کھڑکی میں کھڑا چاند تک رہا تھا۔ماہا نے اسے چائے کا کپ تھمایا اور اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔

ماہا وہ چاند دیکھا ہے وہ میں ہوں اور جو اس کے آس پاس روشنی پھیلی ہے وہ تم ہو۔اگر چاند کی روشنی چلی جائے تو کتنا تاریک ہو جائے گا نا وہ سونا سونا سا

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔وہ صاف لفظوں میں اسے بتایا گیا تھا کہ ماہا کے بغیر اس کی زندگی تاریک ہے۔

حسنِ نکاح نے اس کے دل میں عماد کے لیے محبت بھر دی تھی اور اب صرف ان محبتوں کا اظہار باقی تھا۔

اٹھو بیٹا یہ کھانا کھا لو۔

وحیدہ بیگم نے کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔صبح سے اس کی طبیعت خراب تھی اور شام ڈھلتے ہی اسے تیز بخار نے آ لیا۔

امی بھوک نہیں ہے

وہ بھاری آواز میں بولی

کھانا نہیں کھاؤ گی تو دوا کیسے لو گی۔کیسے ٹھیک ہو گی تم۔کیوں پریشان کر رکھا ہے تم نے۔پہلے اس طلحہ کی وجہ سے دل پریشان تھا اب اس کی حالت کچھ سنبھلی تو تم بیمار پڑ گئی نہ جانے کس کی نظر لگ گئی میرے گھر کو

وحیدہ بیگم فکر مندی سے بولی۔زارا مجبوراً اٹھ کر بیٹھ گئی اور وحیدہ بیگم کی خاطر تھوڑا سا کھانا کھا کر دوائیاں لی۔

نظر نہیں لگی امی آہ لگی ہے ماہا کی

وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

میں سمجھی نہیں کیا مطلب ہے تمہارا؟

ان کے ماتھے پر شکنیں ابھری

کتنا چاہتی تھی وہ بھائی کو اور انہوں نے تہمت لگا کر اسے چھوڑ دیا وہ آج بھی ان کی محبت کا دم بھرتی ہے اس کے دکھی دل کی بددعا لگ گئی ہم سب کو

زارا نے نم لہجے میں کہا

ایسی باتیں مت سوچو بیٹا۔طلحہ بھی تو اس سے پیار کرتا تھا آخر کو اس نے ایسی بات دیکھی تو اتنا بڑا فیصلہ کیا اور اب تو وہ اپنے گھر میں خوش ہے

وحیدہ بیگم کی بات پر اس نے خاموشی اختیار کر لی۔

اگلے دن اس کا بخار شدت اختیار کر گیا تھا۔بار بار اسے اپنی دی گئی بد دعائیں یاد آتی دل و دماغ پر ایک ہی بات سوار تھی کہ میری بددعا اسے لگ گئی نہ جانے وہ زندہ بھی ہے یا نہیں

طلحہ اور مظہر لغاری آفس چلے گئے تھے۔چار ناچار وحیدہ بیگم ٹیکسی لے کر اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئیں۔

دوائیاں لے کر وہ میڈیکل اسٹور سے باہر نکل رہی تھی جب اچانک اسے سڑک کے پار شاپ پر ارتضٰی نظر آیا۔وہ دوائیاں کا شاپر وہیں پھینک کر ارتضٰی کی طرف لپکی تھی۔ارتضٰی بھی اسے دیکھ چکا تھا۔

وہ سڑک کے بیچا بیچ بھاگ رہی تھی اور جب سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی کی ٹکر سے وہ دور جا لگی۔ارتضٰی بھاگ کر خون میں لت پت پڑی زارا کے پاس

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آکر اسے جھنجھوڑنے لگا۔

وحیدہ بیگم کی چیخوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔آن کی آن میں سڑک پر لوگوں کا ہجوم لگ گیا۔ارتضٰی نے اسے گاڑی کی پچھلی سیٹوں پر ڈالا۔اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

زارا کا سر وحیدہ بیگم کی گود میں تھا وہ بار بار اس کے گال تھپتھپا رہی تھی۔ان کے آنسو زارا کے چہرے پر گر رہے تھے۔

انتہائی ریش ڈرائیونگ کر کے وہ ہسپتال پہنچا۔ڈاکٹرز اسے فوراً ایمرجنسی میں لے گے۔خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اس کی حالت بہت تشویش ناک تھی۔

جب ہر طرف سے مایوس ہو جاؤ تو اللہ کو پکارو وہ تمہیں مایوس نہیں کرے گا اور وہ دونوں ایمرجنسی کے باہر کھڑے خدا کو پکار رہے تھے۔۔۔

وہ دونوں ایمرجنسی وارڈ کے باہر کھڑے تھے تبھی مظہر لغاری اور طلحہ تیز قدموں سے چلتے ان کی جانب آئے۔

کیا ہوا زارا کو؟

انہوں نے بے صبری سے پوچھا

انکل ایکسیڈنٹ ہوا ہے سر پر چوٹ آئی ہے خون بھی بہت زیادہ بہہ گیا ہے

ارتضٰی نے ہی جواب دیا وحیدہ بیگم کو تو اپنا ہوش نہیں تھا۔

وہ سب راہداری میں رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔وحیدہ بیگم زاروقطار رو رہی تھیں اور طلحہ انہیں چپ کروا رہا تھا۔کچھ ہی دیر میں اظہر لغاری اور عابدہ بیگم بھی آپہنچے۔دونوں بہنیں ایک دوسرے سے لپٹ کر روتی رہی۔

ہائے عابدہ میری بچی کی حالت بہت خراب ہے دعا کرنا اسے کچھ نہ ہو

وحیدہ بیگم ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔

بس آپا یہ رونے کا وقت نہیں ہے دعا کریں آپ

وہ ان کو تسلیاں دے رہی تھیں کہ نرس آگئ

ایکسیوزمی

سب نے نرس کی طرف توجہ مرکوز کی۔

آپ پلیز یہاں شور مت کریں مریض ڈسٹرب ہوتے ہیں باہر چلے جائیں

وہ نرس کہتی آگے بڑھ گئ۔

وحیدہ بیگم اب بے آواز رو رہی تھی اور دعائیں بھی مانگ رہی تھیں اور پاس بیٹھی عابدہ بیگم انہیں حوصلہ دیتی رہی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ ہی دیر میں ایمرجنسی میں سے ہیڈ نرس باہر آئی۔

طلحہ اور ارتضٰی دونوں نرس کی طرف بھاگے

مریض کی حالت کیسی ہے؟

حالت بہت نازک ہے آپ پلیز ادویات اور خون کا بندوبست کریں۔

ارتضٰی نے چِٹ تھام لی اور طلحہ کو وہیں چھوڑ کر دوائیاں لینے میڈیکل اسٹور چلا گیا۔

سنیئے بلیڈ گروپ کونسا ہے؟

طلحہ نے نرس کو واپس اندر جاتے دیکھ کر پوچھا

گروپ B+

طلحہ کو پریشانی نے آگھیرا اب خون کا بندوبست کہاں سے کرے۔اس نے تمام دوستوں سے رابطہ کیا مگر مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا۔وحیدہ بیگم کی حالت الگ بگڑ رہی تھی۔

اظہر تم وحیدہ اور عابدہ کو گھر لے جاؤ دیکھو شام کا اندھیرا پھیل گیا ہے اور موسم بھی خراب ہو رہا ہے ہم ہیں یہاں۔

مظہر لغاری نے وحیدہ بیگم کی حالت دیکھ کر کہا وحیدہ بیگم ہوسپٹل سے جانے کے لیے تیار نہیں تھی بہت مشکل سے عابدہ بیگم نے ان کو گھر جانے پر

راضی کیا۔

چند لمحوں بعد ارتضٰی بھی میڈیسن لے کر آگیا۔نرس کو دوائیاں تھما کر اسے خون کا خیال آیا

خون کا بندوبست ہوا ہے

اس نے طلحہ سے پوچھا

نہیں سب سے رابطے کر چکا ہوں ایک دوست کا B+ ہے مگر وہ اس کا نمبر نہیں مل رہا

طلحہ کی آنکھیں نم ہو رہی تھی۔یک دم ہی ارتضٰی کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

خون کا بندوبست ہو گیا میرا گروپ بھی یہی ہے

ارتضٰی کی بات پر طلحہ کی آنکھوں میں ممنوعیت کا عکس ابھرا۔

چند لمحوں بعد نرس آکر ارتضٰی کو ایمرجنسی میں لے گئی۔بغیر وقت ضائع کیے وہ ڈائرکریکٹ خون لگا دینا چاہتے تھے۔

عجیب ہولناک سا ماحول تھا۔پٹیوں اور مشینوں میں جکڑے وجود کو دیکھ کر اس پر کپکپی طاری ہو گئی۔اسے ماسک چڑھا کر بیڈ پر لٹا دیا گیا۔اس کے بازو سے آہستہ رفتار میں خون نکل کر باریک سی نالی کے ذریعے زارا کے وجود میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داخل ہو رہا تھا۔

ڈاکٹرز میرے خون کا آخری قطرہ نچوڑ لیں مگر اسے بچا لیں

اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

آپ بس دعا کریں زندگی موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے ہم تو کوشش ہی کر سکتے ہیں

ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا

وہ آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں خدا سے دعا مانگنے لگا۔

اے خدا سارے جہاں کے مالک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے زارا کو بچا لے

اسے نئی زندگی بخش دے چاہے اس کی قیمت میری جان ہی کیوں نہ ہو

آنکھوں سے آنسو نکل کر بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔

اگر زارا کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا اس کے دل میں محبت کا بیج میں نے بویا اور خود ہی اس سے بے خبر ہو گیا وہ تڑپتی رہی میرے لیے اور میں نے خود سے اسے تنگ نہ کرنے کا عہد باندھ لیا کیوں ایسا کیا میں نے۔۔اس کے خلق میں آنسو کا پھندا اٹکا ہوا تھا۔

یا اللہ اسے صحت یاب کر دے تو جو چاہے تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا اس کو بھی زندگی دے دے۔کن فرما دے میرے مولا۔اس پر آہستہ آہستہ غنودگی طاری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہونے لگی۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

وہ اسے آج شاپنگ کروانے بوتیک لایا تھا واپسی پر انہیں شام ہو گئی۔وہ نہیں جانتے تھے گھر پر ایک بری خبر ان کی منتظر ہے۔

وہ دونوں آگے پیچھے چلتے اندر داخل ہوئے۔ڈیوڑھی میں ہی انہیں احسن لغاری اور کنیز بیگم مل گئے۔

نمبر کیوں بند تھا تمہارا؟

احسن لغاری نے برہمی لہجے میں پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چارج نہیں تھا۔آپ کہیں جا رہے ہیں؟

وہ انہیں تیار دیکھ کر بولا

زارا کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے بہت سریس ہے ہمیں نکلنا ہے تم دونوں بعد میں آجانا یا صبح موسم بھی بہت خراب ہو رہا ہے۔

احسن لغاری باہر نکل گئے۔کنیز بیگم عماد کو کچھ ضروری ہدایات دے کر احسن لغاری کے پیچھے چلی گئی۔

ماہا بت بنی کھڑی احسن لغاری کی باتوں پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

عماد مجھے زارا کے پاس لے چلیں

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

عماد مجھے اس کے پاس لے چلیں نہ جانے کس حال میں ہو گی وہ

اس نے عماد کو جھنجھوڑا

ریلیکس ماہا اسے دعا کی ضرورت ہے

عماد کے کندھے سے لگی وہ زاروقطار رو رہی تھی۔

مجھے اس کے پاس لے چلیں اسے میری ضرورت ہے۔وہ میری بہن تھی اس تکلیف میں اکیلی تڑپ رہی ہو گی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔عماد اسے تھام کر کمرے میں لایا۔

خدا سے اس کی صحت یابی کے لیے دعا کرو۔

عماد نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور پانی کا گلاس اس کے منہ سے لگایا

کس منہ سے مانگوں عماد میں خدا کی بہت گناہ گار اور نافرماں بندی ہوں وہ کیسے میری دعا قبول کرے گا

وہ پانی کے چند گھونٹ پی کر بولی

وہ رب ہے وہ سب کی دعائیں سنتا ہے۔رو کر صدقِ دل سے دعا مانگی جائے تو

وہ قبول کرتا ہے۔ایسا نہیں کہتے خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے۔چلو شاباش آنسو صاف کرو اس طرح تم رو گی تو چچی جان کو کون سہارا دے گا

ہاں

عماد نے انگلیوں کی پوروں پر اس کے آنسو چن لیے۔اس کی باتوں سے ماہا کے رونے میں کچھ کمی آئی تھی۔

مجھے لے چلیں اس کے پاس پلیز

وہ کچھ توقف بعد بولی۔آنکھوں میں التجا تھی۔عماد نے وارڈروب سے شال لے کر اسے لپیٹنے کے لیے دی اور دونوں اسلام آباد کے لیے نکل پڑے۔

شام کا ملگجا سا اندھیرا چار سو پھیل گیا تھا۔بارش برسنے کو تیار تھی۔بادل زور زور سے گرج رہے تھے۔بجلی بڑے خوفناک انداز میں چمک رہی تھی۔

ابھی انہوں نے تھوڑا سا رستہ ہی طے کیا تھا کہ قوت سے بارش بھی شروع ہو گئی۔

پتہ نہیں ابو کہاں ہوں گے کال کرو انہیں؟

عماد نے فکرمندی سے کہا۔ماہا ان کا نمبر ڈائل کرنے لگی تھی کہ خود ہی ان کی کال آگئی۔وہ انہیں موسم کی خرابی کی وجہ سے گھر جانے کا کہہ رہے تھے۔مجبوراً عماد کو مجبوراً گاڑی گھر کی طرف ہی کرنی پڑی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح اذانوں کے وقت اس کی آنکھ کھلی۔خون کی ترسیل بند ہو چکی تھی۔بے ساختہ نظر آکسیجن کے ذریعے سانس لیتے وجود پر گئی ایک بار پھر آنکھیں نم ہو گئی۔

وہ اٹھ کر باہر آیا۔طلحہ اور مظہر لغاری کرسیوں پر بیٹھے اونگھ رہے تھے۔وہ بوجھل قدموں سے چلتے قریبی مسجد میں آگیا۔

نماز ادا کر کے خدا کے حضور زارا کی زندگی اور صحت یابی کی دعا مانگتا رہا۔آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔عشقِ مجازی ہو یا عشقِ حقیقی، ہر صورت میں انسان کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

محبت کا پودا جب دل میں اگتا ہے تو اسے تناور درخت بننے کے لیے جذبات و احساسات کے علاوہ آنکھوں کے پانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

سورج طلوع ہوتے ہی وہ واپس ہوسپٹل چلا گیا۔اسے دیکھ کر طلحہ جلدی سے اس کی طرف بڑھا۔

کہاں چلے گئے تھے آپ؟

مسجد گیا تھا۔

اس نے نظریں جھکا کر کہا کہ کہیں طلحہ اس کی آنکھوں میں محبت نہ پڑھ

لے۔

ڈاکٹرز نے چوبیس گھنٹے کا وقت دیا ہے اب تو کچھ گھنٹے ہی باقی ہیں

طلحہ نے فکرمندی سے کہا۔

کتنی بے بسی تھی ان کے لہجے میں نہ طلحہ کچھ کر سکتا تھا، نہ اس کے ماں باپ اور نہ ہی وہ۔اک امید موہوم سی امید تھی جس کے سہارے سب نے خود کو قابو کیا ہوا تھا۔

وہ دونوں چلتے ہوئے مظہر لغاری کے پاس آئے۔

کچھ ہی دیر بعد احسن لغاری، کنیز بیگم اور باقی گھر کے افراد بھی آ گئے تھے۔وحیدہ بیگم تسبیح پر کچھ پڑھ رہی تھی غرض ہر فرد ہی اس وقت ہی خدا کے حضور اس کی صحت یابی کے لیے دعاگو تھا۔

ہم انسان بھی کتنے خودغرض ہوتے ہیں کہ جب ٹھوکر لگتی ہے تب ہی خدا کو یاد کرتے ہیں کتنا اچھا ہو اگر ٹھوکر لگنے سے پہلے ہی سدھر جائیں۔خدا کو یاد کر لیں۔جو انسان خوشیوں اور نعمتوں میں خدا کا شکر نہیں کرتا وہ غم و الم میں خدا سے گلہ کیوں کرتا ہے۔خدا تو اس لیے تکلیف میں مبتلا کرتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

دوپہر کے وقت زارا کو ہوش آگیا تھا۔وارڈ میں شفٹ کرنے کے بعد فرداً فرداً

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب ہی اس سے ملے مگر زیادہ بات چیت کی اجازت نہیں تھی۔

عماد اور ماہا بھی ہوسپٹل پہنچ آئے تھے۔سبھی کے چہروں پر سکون اتر آیا اور ارتضٰی تو اس کے ہوش میں آتے ہی کہیں غائب ہو گیا تھا شاید جو شکرانے کے نفل ادا کرنے۔

چند دن بعد اسے ڈسچارج کر دیا گیا۔ماہا اس کے پاس ہی رک گئی تھی اور عماد واپس کراچی چلا گیا تھا۔

تمہیں بہت شوق ہے نا خدمتیں کروانے کا

وہ دونوں اس وقت بیڈ روم میں تھیں اور ماہا زارا کو چمچ سے سوپ پلا رہی تھی ماہا کی بات پر وہ چونکی۔

وہ ذہنی طور پر اب بھی ڈسٹرب تھی۔

پتہ ہے زارا جب تم آم کے درخت سے گری تھی اور ہم نے تائی جان کو جھوٹ بولا تھا کہ تم سیڑھیوں سے گری ہو

ماہا نے مسکراتے ہوئے اسے یاد دلایا۔

زارا وہ اس دن میں نے دیکھا تھا مگر پھر کہیں چلا گیا وہ کس بات کی سزا دے رہا ہے مجھے؟

زارا نے اس کی بات نظرانداز کر کے بجھے ہوئے لہجے میں کہا آنکھیں آنسو

بہانے کے لیے بے تاب تھیں۔

زارا میڈم وہی آپ کو ہوسپٹل لے کر گیا تھا، اسی نے آپ کو خون بھی دیا تھا اور اب اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ آپ کو دیکھنے آیا ہے

ماہا نے شریر لہجے میں کہا۔

کیاااا تم جھوٹ تو نہیں بول رہی سچ بتاؤ

زارا نے بے یقینی سے کہا تبھی دروازہ کھول کر وحیدہ بیگم اور ان کے پیچھے عمر رسیدہ عورت داخل ہوئی۔

بیٹا یہ مسز ملک ہیں ارتضٰی کی ماما

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وحیدہ بیگم نے زارا سے ان کا تعارف کروایا۔وہ اس سے مل کر وہی اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

یہ تم اتنی لال پیلی کیوں ہو گئی ابھی تو انہوں نے بھی ملنا ہے

مسز ملک کے جانے کے بعد ماہا نے معنی خیزی سے کہا جبکہ زارا نے شرما کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔اس کا دل خوشی سے جھوم رہا تھا۔

اگلے دن اظہر لغاری ماہا کو اپنے ساتھ گھر لے آئے.عابدہ بیگم کا چہرہ ماہا کو دیکھ کر کھل اٹھا۔اسے اپنی ازواجی زندگی میں خوش اور مگن دیکھ کر وہ بھی مطمئن

ہو گئی تھیں۔ماں باپ اولاد کے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں لیتے ان کے بس میں ہو تو وہ دنیا کی ہر خوشی اپنی اولاد کے قدموں میں ڈھیر کر دیں لیکن جو نصیب میں دکھ درد ہوتے ہیں وہ جھیلنے ہی پڑتے ہیں۔

رات دیر تک وہ ان کے ساتھ بیٹھی رہی اور جب اپنے کمرے میں آئی تو گھڑی کی سوئیاں بارہ بجا رہی تھی۔

وہ کچھ دیر کے لیے کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر نکل آئی۔آسمان پر تارے چمک رہے تھے چاند کبھی بادلوں کی اوٹ میں چھپ جاتا اور کبھی آب و تاب سے چمکنے لگتا۔وہ چاند کو یک ٹک دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں چاند ہوں اور جو اس کے آس پاس روشنی پھیلی ہے وہ تم ہو

بے اختیار اس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔

باہر سے پتھر کی طرح سخت نظر آتے ہو مگر تمہارا دل موم کی طرح نرم ہے۔

اس نے دل میں عماد سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا میں عماد سے محبت کرنے لگی ہوں اور طلحہ ؟ میں تو اس سے پیار کرتی تھی میرے دل میں وہی رہتا تھا پھر اب عماد کے لیے میرا دل اتنا بے قرار کیوں ہو رہا ہے؟

بہت سے سوال اس کے ذہن میں جنم لینے لگے۔

شاید طلحہ میری پسند تھا میرا آئیڈیل اور عماد؟ یہ کٹھور اور بورنگ انسان کیوں مجھے اتنا اچھا لگنے لگا ہے کیوں میرا دل طلحہ کی بجائے اسی کے حق میں ووٹ دے رہا ہے۔

اس نے بے بسی سے سوچا

لیکن اب عماد ہی میرے لیے سب کچھ ہے

وہ کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گئی اور کچھ ہی دیر بعد گہری نیند سو رہی تھی۔

ایک ہفتہ میکے گزار کر وہ واپس گاؤں آگئی۔زندگی پھر معمول پر آگئی تھی۔

بے رنگ موسم میں زارا کی منگنی خوشی لے کر آئی۔مظہر لغاری نے سوچ بچار کے بعد زارا کا رشتہ ارتضٰی سے طے کر دیا اور منگنی کی تاریخ بھی طے کر دی۔

وہ معمول کے کام نبٹا کر لاؤنج میں کنیز بیگم کے پاس آگئی جو صوفے پر براجمان ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھیں۔

بیٹا عماد نے بتایا وہ کب کراچی سے آئے گا؟

کہہ تو رہے تھے آج شام تک آ جاؤں گا۔

اس نے ٹی وی سے توجہ سے ہٹا کر انہیں جواب دیا

آج اسلام آباد میں ہی رک جائے آج آئے گا تو کل واپس اسے اسلام آباد جانا پڑے گا۔تم کال کر کے بتا دو اسے

کنیز بیگم نے اپنی ازلی نرمی سے کہا

جی میں کال کر کے بتا دوں گی

ماہا کو ان کی بات قدرے ناگوار گزری اسے عماد کے آنے کا بے تابی سے انتظار تھا۔

تم کل ہمارے ساتھ اسلام آباد چلی جانا مدیحہ بھی جائے گی منگنی پر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کنیز بیگم کی بات پر وہ کچھ نہیں بولی بس خاموشی سے اٹھ کر کمرے میں چلی آئی۔آنکھیں بار بار ڈبڈبا رہی تھیں وہ سوچ رہی تھی عماد کے ساتھ منگنی کی شاپنگ کرے گی مگر اب شاپنگ کا قصہ ہی ختم ہو گیا تھا۔

رات کو بے دلی سے پیکنگ کی اور صبح احسن لغاری اور کنیز بیگم کے ساتھ اسلام آباد آگئی۔کل دن کو منگنی کا فنکشن تھا اور اس کے پاس پہننے کو نیا کچھ نہیں تھا عماد سے وہ شاپنگ کے لیے کہتے جھجھک رہی تھی آخر رات کو اس نے خود ہی پوچھ لیا۔

شاپنگ وغیرہ کی ہے؟

ماہا نے نفی میں سر ہلایا

کیوں نہیں کی اب کیا پہنو گی خیر اور کوئی پہن لینا

اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا وہ ماہا کے تاثرات نوٹ کر چکا تھا۔

پہن لوں گی پرانے ہی

اس نے منہ بنایا۔

منہ بنانے کی بجائے کہہ دو کہ شاپنگ کرنی ہے

عماد نے شریر لہجے میں کہا ماہا خاموش رہی

ماہا یہ ٹھیک نہیں ہے تمہارا حق ہے یہ تم مانگو مجھ سے میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ تم بالکل ہی اپنی خواہشوں کا گلا گھونٹ دو

عماد نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا

میں نے تمہارے لیے کراچی سے شاپنگ کی ہے اگر پسند آ گئی تو پہن لینا ورنہ ابھی شاپنگ کے لیے چلیں گے

پیار سے کہتے ہوئے وہ اس کے پاس سے اٹھا اور اپنے سامان میں سے اس کی شاپنگ کے بیگ نکال کر اسے تھمائے۔

ریڈ کلر کی قمیص جس کے گلے اور دامن پر گولڈن کلر کی موتیوں کا کام

تھا۔اور شلوار کے پائنچوں پر بھی گولڈن ڈیزائن بنا ہوا تھا۔سینڈل، میچنگ جیولری اور نہ جانے کیا کیا وہ اٹھا کر لایا تھا۔

جو میری سمجھ میں آیا وہ میں لے آیا اب بتاؤ پسند آیا کہ نہیں؟

عماد نے ماہا کی طرف دیکھا جو ہر چیز ستائش سے دیکھ رہی تھی پل میں اس کے چہرے پر خوشی کے کئی رنگ بکھرے تھے۔

شاپنگ بہت اچھی ہے مگر آپ کو سرخ رنگ پسند نہیں تھا

اس نے عماد کی طرف دیکھا

جو میری پسند کو پسند ہو وہ مجھے بھی پسند ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وقت اسے عماد کسی ایسے تحفے کی طرح لگا جو خدا نے اسے نہ جانے کس نیکی کے صلے میں عطا کیا تھا۔

اس نے آخری بار خود کو آئینے میں دیکھا۔عماد کے لائے کپڑے پہن کر وہ بہت خوشی محسوس کر رہی تھی تبھی دروازہ کھول کر عماد اندر داخل ہوا لیکن اس پر نظر پڑتے ہی ٹھٹھک کر رک گیا۔

دودھیا رنگت پر سرخ لباس اور مہارت سے کیے گئے میک اپ نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیے تھے۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آیا۔

یہ لباس چینج کرو؟

عماد نے والہانہ پن سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

کیوں؟

ماہا نے گھنیری پلکیں اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا

تم اتنی خوبصورت لگ رہی ہو مجھے ڈر ہے کہیں نظر نہ لگ جاۓ

اس کے چہرے فکرمندی کے آثار دیکھ کر ماہا کی ہنسی چھوٹ گئی۔

فار گاڈ سیک عماد کچھ نہیں ہوتا چلیں دیر ہو رہی ہے۔

اس نے عماد کا ہاتھ پکڑ لیا۔اس نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر رکھے اس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر دونوں باہر کی طرف بڑھے۔

منگنی کے فنکشن کا انتظام گھر کے لاؤنج میں کیا گیا۔زارا بیوٹی پارلر سے تیار ہو کر آئی تو تقریباً سبھی مہمان آچکے تھے۔خوبصورت لہنگے اور بیوٹیشن کے مہارت سے کیے گئے میک اپ میں وہ شہزادی لگ رہی تھی۔

شرم کرو زارا ایسے مسکرا رہی ہو جیسے منگنی نہیں تمہاری شادی ہے

ماہا نے اسے اسٹیج پر بٹھایا اور ساتھ خود بھی بیٹھ گئی۔

میرا تو دل چاہتا ہے میں جھوموں ناچوں افف ماہا مجھے لگ رہا ہے میں آج فضا میں اڑ رہی ہوں

زارا نے بھی چہکتے ہوئے کہا

لڑکی کم بولو میک اپ خراب ہو گا تمہارا

ماہا نے آنکھیں نکالی جس پر زارا کی ہنسی نکل گئی۔طلحہ کو اسٹیج کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ اسٹیج سے اتر آئی مگر وہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے گھر کے پچھلے حصے میں آنے کا کہہ گیا تھا۔

چند لمحوں بعد ارتضٰی کو اس کے پاس لا کر بٹھایا گیا۔منگنی کی رسم کے لیے مسز ملک نے اسے انگوٹھی پہنانے کو کہا۔سب کی تالیوں میں دونوں نے ایک دوسرے کو انگوٹھیاں پہنائی۔

بالکل بندری لگ رہی ہو

مہمانوں کا ہجوم چھٹنے کے بعد ارتضٰی نے کہا

خود پر بھی غور فرمایئے بالکل گینڈا لگ رہے ہیں

زارا نے بھی دوبدو جواب دیا۔

یار مہمان سب جمع ہیں کیوں نہ قاضی کو بلوا لیں دوہرے خرچے سے بھی بچ جائیں گے

ارتضٰی نے سر کھجاتے ہوئے کہا زارا پہلے نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی لیکن بات کا مطلب سمجھ کر ارتضٰی کو سخت گھوری دی اور پھر شرما کر رخ پھیر لیا۔
ارتضٰی اس کے نئی ادا پر مسکرانے لگا۔

آج کتنے دنوں بعد وہ گھر کے پچھلے حصے میں ماہا کا انتظار کر رہا تھا لیکن پہلے وہ اپنی ماہا کو انتظار کرتا تھا لیکن آج جس ماہا کا وہ انتظار کر رہا تھا وہ اس کی نہیں تھی لیکن یہ جانتے ہوئے بھی اس نے گلاب کا پھول ماہا کو دینے کے لیے اپنی جیب میں رکھ لیا۔

کچھ ہی دیر بعد اسے ماہا اپنی طرف بڑھتی محسوس ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں بلایا مجھے

ماہا کی آواز پر وہ حال میں لوٹا وہ تو اسے دیکھتے ہی ماضی کی خوبصورت یادوں میں گم گیا تھا۔

کیا میں تم سے معافی کی امید کر سکتا ہوں

طلحہ نے سر جھکا کر کہا

کل میری عماد سے ملاقات ہوئی تھی اور اس نے مجھے سب بتا دیا کہ وہ سب صرف غلط فہمی تھی شادی سے پہلے تم دونوں کے بیچ کچھ نہیں تھا اور یہ کہ

تم اس سے نفرت کرتی تھی۔مگر میں تو تمھیں ہی غلط سمجھتا رہا تمھیں طنز اور طعنے دیے۔پلیز معاف کر دو مجھے

طلحہ کی آواز بھرا گئی۔

میں تو تمھیں بہت پہلے معاف کر چکی تھی طلحہ۔

ماہا نے نم لہجے میں کہا

میں تمھاری قدر نہ کر سکا لیکن آج بھی میرا دل تمھاری محبت میں پاگل ہے آج بھی میرے سپنوں کی رانی تم ہو میں شاید چاہ کر بھی تمھیں بھلا نہ پاؤں

مجھے بھی اس بات سے انکار نہیں ہے تمھاری محبت میرے دل میں تھی ، ہے اور شاید ہمیشہ رہے گی۔لیکن تم میرا ماضی تھے اور عماد میرا حال اور مستقبل۔تم بھول جاؤ سب اور اپنی نئ زندگی کا آغاز کرو۔آخری التجا ہے پلیز مان جاؤ

ماہا نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

طلحہ کچھ کہنے ہی والا تھا جب دیوار کے سرے سے اسے عماد دکھائی دیا۔ماہا نے بھی اسے دیکھ لیا تھا جو حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

ماہا ہراساں ہو کر عماد کی طرف بھاگی جب کہ طلحہ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر گلاب کا تازہ پھول نکالا۔چند پتیاں ٹوٹ کر زمین پر بکھری۔اس نے آنسو صاف

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیے اور زمین پر بکھری پتیاں اٹھا کر واپس جیب میں ڈال دی۔

کامیاب اور پرسکون زندگی گزارنے کے دو ہی طریقے ہیں معاف کر دو یا معافی مانگ لو۔اور طلحہ کو آج اس بات کی سمجھ آئی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔عماد سنجیدگی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور اس کی سنجیدگی دیکھ کر ماہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ بات کیسے شروع کرے۔

آپ مجھ سے خفا ہیں؟

اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کیوں خفا ہوں گا تم سے؟

عماد نے الٹا اس سے سوال کر دیا

وہ میں طلحہ سے۔۔۔۔۔

ماہا وضاحتیں مت دو مجھے سب پتہ ہے

عماد نے اس کی بات کاٹ دی

پھر آپ اتنے چپ کیوں ہیں ؟

اس نے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا

عماد نے کوئی جواب نہیں دیا۔اب پھر گاڑی میں مکمل سناٹا تھا۔

گاؤں کی حدود میں داخل ہوتے ہی ٹھنڈی ہواؤں نے ان کا استقبال کیا۔کچی پکی سڑک پر گاڑی ہچکولے کھا رہی تھی۔پھر اچانک ایک جگہ عماد نے گاڑی روک دی۔

گاڑی سے اتر کر اس نے ماہا کی طرف والا ڈور کھولا۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی نیچے اتر آئی۔

عماد اس کا ہاتھ پکڑ کر باغات کی طرف بڑھ گیا۔

ماہا میں اس لیے چپ تھا کہ وقتی طور پر میں حیران ہوا لیکن پھر مجھے خود پر افسوس ہونے لگا کہ اللہ پر کامل یقین ہوتے ہوئے بھی میں منفی سوچ رہا ہوں اللہ پاک کبھی ناانصافی نہیں کرتے۔مجھے اللہ پر یقین ہے کہ وہ کبھی میرے زندگی میں ایسے شخص کو شامل کر ہی نہیں سکتے جس کا کردار مشکوک ہو اور مجھے اپنی محبت پر بھی کامل یقین ہے وہ ایسی ہو ہی نہیں سکتی۔

عماد نے یقین سے کہا

آپ کے دل میں کیا ہے کہ میں کیوں طلحہ سے ملی ہوں؟

اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے۔

ضروری نہیں ہوتا کہ انسان غلط مقصد کے لیے ملے شاید تمہارا ملنا اس کی اور

اپنی اصلاح کے لیے ہو لیکن اب اس طرح کبھی اس سے مت ملنا وقت ، انسان اور موسم کبھی بھی بدل سکتا ہے

عماد کی بات پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

اور میں تم سے ناراض نہیں ہوں یہ لو پھول،

عماد نے پھول توڑ کر اس کی طرف بڑھایا

ویلنٹائن ڈے تو گزر بھی گیا

ماہا نے شرارت سے کہتے پھول تھام لیا

میری محبت کسی ویلنٹائن ڈے کی پابند نہیں میں جب چاہوں اپنی محبت کا اظہار کر سکتا ہوں

وہ دونوں کافی آگے نکل آئے تھے۔عماد نے واپسی کے لیے قدم بڑھائے۔

آپ بہت اچھے ہیں عماد بہت زیادہ

ماہا نے دل سے کہا

وہ تو میں ہوں۔لیکن محبت چند خوبصورت لفظوں کے اظہار کو نہیں کہتے۔اپنے اعمال سے محبت کا اظہار کرتے ہیں

عماد نے اس پر پیار بھری نظر ڈالی

ٹھیک کہتے ہیں آپ میری زندگی میں دو شخص آئے ایک وہ جو محبتوں کا اظہار لفظوں میں کرتا رہا اور نبھانے کا وقت آیا تو مجھے چھوڑ گیا اور دوسرا وہ جس سے میں نفرت کرتی تھی لیکن اس شخص نے محبت اعمال سے ظاہر کی ہے۔اور یہ شخص میں کھونا نہیں چاہتی۔

ماہا نے عماد کے کندھے پر سر رکھا۔اس کے لباس سے اٹھتی مہک وہ سانسوں میں اتارنے لگی۔

انسان بہتر کی تلاش میں ہوتا ہے اور خدا اسے بہترین عطا کرتا ہے لیکن انسان پھر بھی خدا سے بہتر کا ہی طالبگار بن کر شکوہ کناں ہوتا ہے۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے۔شام کا اندھیرا ہر طرف پھیل گیا تھا پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے

ایک شعر سناؤں

گاڑی میں موجود خاموشی کو ماہا کی آواز نے توڑا۔

اتنی دلکش کہاں تھی یہ زندگی

ہم نے جب تک آپ کو چاہا نہ تھا

ماہا نے اس کے ہاں میں سر ہلانے پر شعر سنایا

ہاہاہا اچھا تو مسز عماد چاہت کا اقرار کر رہی ہیں؟

عماد نے شریر لہجے میں کہا

اس نے اقرار میں گردن ہلا کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

یقینِ کامل نہ ہو تو عشقِ ادھورا ہے چاہے وہ خدا سے ہو یا اس کے بندے سے۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews